صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز منگل مورخہ 16 فروری 1999

(بمطابق 29 شوال 1419 ہجری)

جلد 14 شمارہ 5

سرکاری رپورٹ

مندرجات

	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1
2۔ قرآن مجید کی کتابت میں غلطیاں	2
3۔ کوہاٹ ڈویژن ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے سامان کی پشاور منتقلی	7
4۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	10
5۔ معزز اراکین اسمبلی کی رخصت	39
6۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا	40
7۔ مسودہ قانون	80

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 16 فروری 1999ء بمطابق 29 شوال 1419 ہجری صبح گیارہ بجکر ایک منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، ہدایت اللہ چمکنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ
وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰہُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَہُمْ عُقْبَی الدَّارِ ہ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَہَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِہِمْ وَاَزْوَاجِہِمْ وَذُرِّیّٰتِہِمْ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْہِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ہ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ہ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ہ سورہ رعد آیت

(ترجمہ) وہ لوگ جو اپنے رب کی رضا کیلئے صبر سے کام لیتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اعلانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں، آخرت کا گھر انہی لوگوں کیلئے ہے یعنی ایسے باغ جو ان کے ابدی قیام گاہ ہونگے، وہ خود بھی ان میں داخل ہونگے اور ان کے آبا و اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو صالح ہیں، وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ ملائکہ ہر طرف سے ان کے استقبال کیلئے آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا، اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو، پس کیا خوب ہے آخرت کا گھر۔

قرآن مجید کی کتابت میں غلطیاں

جناب والٹر مسیح: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ قدرت اللہ اینڈ کمپنی کی طرف دلانا چاہتا ہوں چونکہ اس دن اس پر بہت بحث ہوئی تھی اور اس کے بعد صوبائی اسمبلی نے مشترکہ طور پر ایک قرارداد پاس کی تھی جو وفاقی حکومت کو کارروائی کیلئے بھیجی جائے گی۔ سپیکر صاحب! آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ نے خود دیکھا ہے کہ قراردادیں جتنی بھی صوبائی اسمبلی سے منظور ہوئی ہیں اور وفاقی حکومت کو بھیجی گئی ہیں، ان پر کوئی بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ سپیکر صاحب! حکومت نے ہمیں یہ یقین دہانی دلائی تھی کہ ہم فوری طور پر قدرت اللہ اینڈ کمپنی کے خلاف ایف آئی آر کاٹیں گے اور قانونی چارہ جوئی کریں گے۔ جناب عالی! قدرت کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ ایک ہفتے کا دن آ گیا جس کی وجہ سے ہاؤس کا اجلاس نہ ہوسکا، دوسرے دن اتوار تھی اور تیسرے دن پیر تھا اور Monday کو حکومت اور اپوزیشن نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ باچا خان صاحب کی برسی ہے لہذا اجلاس منعقد نہ کیا جائے۔ جناب عالی! میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ حکومت سے پوچھیں کہ انہوں نے قدرت اللہ اینڈ کمپنی کے بارے میں ان چار روز میں کیا کارروائی کی ہے؟ یہ باہر کا معاملہ نہیں ہے کہ کوئی بہانہ چل سکے کہ جی اس کے خلاف انٹر پول میں Apply کیا گیا ہے اور اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ جناب عالی! جب اقلیتوں کے خلاف وال چاکنگ پر فوری طور پر کارروائی ہوسکتی ہے اور ایف آئی آر کاٹی جا سکتی ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ آیا قدرت اللہ اینڈ کمپنی کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی ہے؟ کس تھانے میں کاٹی گئی ہے؟ اس پر کیا ایکشن ہوا ہے؟ پلیز مجھے یہ بتایا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب پیر محمد خان (وزیر مال): جناب سپیکر! زه د والتر سراج شکریه ادا کوم چه دوئ دا خبره په فلور باندے بیا راوړه۔ دوئ سره یقینی خبره ده چه زمونږه د آسمانی کتاب ډیر احساس دے خکه چه د دوئ کوم کتاب چه دے بائبل، انجیل شریف، زمونږه په هغے باندے هم ایمان دے چه دا د خدائے کتاب دے او تورات او زبور هم د خدائے کتابونه دی، په هغے هم زمونږه ایمان دے۔ داسے مونږه ډیر خوشحاله یو چه دوئ زمونږه په کتاب باندے یقین ساتی۔

جناب سپیکر صاحب! هغه بله ورځ چه کله دا خبره په هاؤس کښې اوچهیړلے شوه نو په هغه وخت هغه ایکټ ما تاسو ته پیش کړو چه د قانون مطابق چه په کومه صوبه کښې چه څوک د قرآن شریف د چهاپ کولو اجازت اخلی نو د هغے صوبے اوقاف محکمے ته به درخواست ورکوی او هغه به ورته اجازت ورکوی۔ بیا که د هغے په پرنټنګ کښې څه غلطی راشی نو هغه صوبه کښې د هغه خلاف کارروائی کیږی قانوناً۔ بیا تاسو ته ما دلته په هاؤس کښې دا خبره اوکړه چه زه هدایات جاری کوم چه انتظامیه په هغے عمل اوکړی او حکومت باقاعده په هغے کښې کارروائی کړے ده۔ ما پخپله چټهئ دستخط کړے ده، چیف سیکریټری ته مو چټهئ لیږلے ده او هغوی ته مو هدایت کړے دے چه فوراً کمشنرانو او ډپټی کمشنرانو ته اطلاع اوکړئ ټوله صوبه کښې چه فوراً دے کښې اقدامات شروع کړی او انشاء الله هغه به شروع شی‌خکه چه ما پخپله هغه چټهئ دستخط کړے ده، هم دغسے چټهئ مرکز ته هم مونږه لیږلے ده چه تاسو مهربانی اوکړئ او په مرکزی سطح په پنجاب حکومت باندے تاسو زور واچوئ چه هلته کښې د هغے خلاف اقدام اوکړی۔ څومره چه ما ته اطلاع ده نو مرکز کښې د هغے خلاف کارروائی هغوی څه شروع کړے ده۔ انشاء الله کارروائی چه په دے کښې څه اوشی نو په دے هاؤس کښې به زه د هغے تفصیل بیا هم پیش کړمه۔ خو زه به د خپلو رونړو د تسلئ د پاره دا اووایم چه یوه خبره داسے وی، زمونږه په هاؤس کښې بعض داسے خبرے راشی لکه چه په وال چاکینګ اوشوه، هغه د بل مذهب خلاف وه نو په هغے کښې فوراً کارروائی اوشوه۔ نو دا خبرے راځی۔ که په بهر ملک کښې دعیسائیانو خلاف یا زمونږه مسلمانانو خلاف څه چاکنک اوشی نو د هغوی خلاف هم کارروائی کیږی۔ په انډیا کښې هم د عیسائیانو خلاف بعض کارروائیا نے اوس شوے دی۔ زمونږه په قوانین کښې، کوم چه اسلامی قوانین دی، د مذهب خلاف، د پیغمبر خلاف څه خبره اوشی، زمونږه دا نه ده چه یوازے زمونږه آخری نبی محمد صلی الله علیه واله وسلم خلاف یوه خبره اوشی، مونږه په هغے باندے بد ګنړو او په هغے سزا ورکوو، هر پیغمبر زمونږه پیغمبر دے او په ټولو باندے زمونږه ایمان دے، که د حضرت

عیسیٰ علیه السلام خلاف څوک خبره کوی، که د موسیٰ علیه السلام خلاف خبره کوی، که د سلیمان علیه السلام خلاف خبره کوی، څومره چه تیر شوی دی، یو لاکھ، څلویښت زره خواو شا پیغمبران تیر شوی دی، په دے کښ هر پیغمبر باندے زمونږه ایمان دے چه دا د خدائے پیغمبر دے، څوک چه په کوم پیغمبر باندے ایمان نه راوړی او د هغه نه انکار کوی نو هغه کافر دے، نو لهذا جناب سپیکر صاحب، یوازے زمونږه نه، د هر پیغمبرخلاف که څوک چاکینګ کوی، څه خبره کوی، د هغه خلاف باقاعده، د مسلمان په حیثیت زمونږه دا فریضه ده چه مونږه به د هغه خلاف کارروائی کوؤ۔ نو زه خپل وروره، خپل دوست ته یقین دهانی ورکوم چه که دعیسیٰ علیه السلام خلاف خبره اوشی نو هم به دغسے کارروائی مونږه کوؤ لکه څنګه چه زمونږه د قرآن خلاف راځی، که زمونږه د پیغمبر محمد صلّی اللّٰه علیه و اله وسلّم خلاف راځی، دغسے کارروائی به د هغوی خلاف هم کیږی۔

جناب والٹر مسیح: سپیکر صاحب! میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں، چونکہ پیر محمد خان صاحب نے بہت اچھے طریقے سے پیش کیا ہے کہ ہم نے کارروائی کی ہے۔ سپیکر صاحب، آپ اس شق 295 C کو دیکھیں، یہ 295 C اجتماعی سطح پر بنتی ہے کہ کسی بھی پیغمبر کے بارے میں کوئی گستاخی کرے گا تو اس کو 295 C کے تحت سزا ملے گی سپیکر صاحب! اس کی آپ Definition کریں، آپ 295 C کی سٹڈی کریں، یہ شق صرف اور صرف اقلیتوں کیلئے بنائی گئی ہے۔ پیر محمد صاحب کو اس چیز کا علم نہیں ہے اور میں یہاں فلور پر یہ کہنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، کہ آپ نے رولنگ دی تھی کہ فوری طور پر صوبائی گورنمنٹ "قدرت اللہ اینڈ کمپنی" کے خلاف ایف آئی آر کاٹے۔ میں سمجھتا ہوں سپیکر صاحب، کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے لکھا ہے، ہم نے یہ کہا ہے کہ جتنے بھی قران پاک ہیں، جن میں غلطیاں ہیں، ان کو گورنمنٹ Collect کرے، ان کو اکھٹا کرے۔ یہ ان کی ذمہ داری بنتی ہے، یہ مجھ پر یا آپ پر کوئی احسان نہیں کر رہے ہیں۔ یہاں صوبائی اسمبلی کی قرارداد پاس ہوئی ہے، اس کا احترام کرنا گورنمنٹ کا اخلاقی فرض بنتا ہے لیکن میرا موقف یہ ہے سپیکر صاحب، کہ "قدرت اللہ اینڈ کمپنی" کے خلاف FIR کاٹی گئی ہے یا نہیں؟ آپ نے اس چیز پر رولنگ دی تھی کہ ان کے خلاف ایف آئی آر کاٹی جائے، تو اس متعلق مجھے بتایا جائے۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر ----------

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، یو سیکنڈ جی، خبره مے کوله -----

جناب سپیکر، حاجی صاحب مخکښے پاڅیدلے دے۔

حاجی محمد عدیل، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آنریبل ممبر، والٹر سراج نے جو بات کی ہے اور اس کا جو جواب آنریبل پیر محمد خان نے دیا، مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ پیر محمد خان صاحب نے یہ کہا کہ چونکہ یہ ادارہ اس صوبے میں نہیں ہے جس میں یہ اغلاط والا قرآن شریف شائع ہوا ہے، چونکہ اس ادارے کی کتابیں اس صوبے میں تقسیم کی گئی ہیں، ہدیہ پر فروخت کی گئی ہیں، تو میں نہیں سمجھتا کہ ان کی کوئی مجبوری ہے کہ ایف آئی آر نہ کاٹی جائے۔ اگر ایک چیز ہمارے صوبے سے باہر بنتی ہے اور وہ چیز اس صوبے میں آتی ہے اور وہ چیز غیر قانونی ہے، غیر اخلاقی ہے اور غیر مذہبی ہے تو اس ادارے کے خلاف بھی ایف آئی آر کاٹی جاسکتی ہے اور جو کوئی بھی اس ادارے کا نمائندہ ہے تو ایک پروانشل گورنمنٹ، دوسری پراونشل گورنمنٹ سے کہہ بھی سکتی ہے کہ اسے Produce کیا جائے ایک۔ دوسرا جو سوال کیا گیا ہے، اس کا جواب نہیں دیا گیا کہ اتنے دنوں میں کتنے اغلاط سے بھرے ہوئے قرآن شریف کے ایڈیشن حکومت نے اپنی تحویل میں لئے ہیں؟ خالی قرارداد پاس ہوگئی، نہ ایف آئی آر درج ہوئی اس ادارے کے خلاف اور نہ Collection ہوئی، اور تیسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر اس صوبے میں کوئی قرآن شریف کی اشاعت کرتا ہے تو محکمہ اوقاف سے اجازت لیتا ہے تو پھر تو جناب سپیکر، اگر اس صوبے کے شائع شدہ قرآن شریف میں کوئی غلطی ہے، تو جتنا پبلیشر ذمہ وار ہے، اتنا محکمہ اوقاف بھی ذمہ دار ہے کیونکہ خالی اجازت ایشو کرنا نہیں ہے کہ جی اجازت دے دی، اس کے بعد محکمے کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہر ایڈیشن کا پورا معائنہ کرے اور مطالعہ کرے کہ اس میں کوئی غلطی تو نہیں ہے۔ مارکیٹ میں اس وقت تک ایسے کسی پبلیشر کو اجازت نہیں دینی چاہئے کہ وہ مارکیٹ میں قرآن شریف کو لائے جب تک کہ محکمہ اوقاف اس کو ایک سرٹیفیکٹ ایشو نہ کرے کہ اس ایڈیشن میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو ذمہ داریاں آپ کے محکمے پر ہیں، وہ بحیثیت وزیر، بحیثیت مسلمان اور بحیثیت ایک اچھے انسان آپ پر بھی آتی ہیں اور جو سوال آنریبل ممبر، والٹر سراج نے کیا ہے کہ آپ آئین کی وہ دفعات بتائیں جن

میں دوسرے پیغمبر علیہ السلام کے خلاف اگر کوئی بات کرے، تو اس کے خلاف بھی وہی اقدامات کئے جائیں گے جو آج کل Minorities کے خلاف کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، فتح محمد خان!

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): ما دا عرض کوؤ چی دے باندے مونږه اوس خو قانون سازی نه کوو، دا کومه خبره چه والتر سراج وانی یا زمونږه ملګری وانی، قانون سازی خو اوس په هغے باندے نه ده چه مونږه په هغے دا هم شامل کړو چه عیسیٰ علیه السلام یا که چا څه اوونیل، د هغے خو چه څه قانون جوړ شوے دے، هغه جوړ شوے دے۔ که زمونږه ملګری مناسب ګڼړی، دوئ به بیا Bill راوړی یا بل څه به راولی۔ بل زمونږه چه کوم فرض وو، قرارداد مونږه پیش کړے دے، اوس د بلے صوبے سره د هغے تعلق دے او هره خبره باندے په پوائنټ آف آرډر اوچتیدل او وخت ضائع کول، زما په خیال مناسب کار نه دے۔ اوس هغه بلے صوبے ته پریښودل غواړی چه هغه د هغے خلاف کارروائی مناسب طریقه سره اوکړی۔

جناب سپیکر: جی، ایوب خان!

جناب محمد ایوب خان آفریدی: شکریہ، سر ---------

جناب سپیکر: دا ستاسو Questions دی۔ کوئ، دا ستاسو Questions' Hour روان دے خه۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: ٹھیک ہے، سر۔ شکریہ، سر۔ میں صرف ایک منٹ کیلئے ایک بات کرنا چاہتا ہوں اسی سلسلے میں جی۔ سر! میری یہ گزارش ہے، انفارمیشن منسٹر تو نہیں ہیں لیکن باقی منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، کہ اگر اسی سلسلے میں اخبار میں یا ٹی وی پر ایک اشتہار آ جائے کہ جن لوگوں نے جن جن دکانوں سے اس قرآن پاک کی وہ جلدیں ہدیہ کی ہیں، وہ پڑھ رہے ہوں گے تو وہ انہی دکانوں کو واپس کریں۔ وہ تو پڑھ رہے ہوں گے کیونکہ ان کو تو پتہ نہیں ہے۔ یہی میری گزارش تھی۔ شکریہ جی۔

وزیر مال: ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب، انہوں نے بہت اچھی تجویز دی ہے۔ انشاء اللہ ابھی ہم ان کو اطلاع کر دیں گے کہ اشتہار اس طریقہ سے دے دیں ٹی وی کے ذریعے، ریڈیو کے ذریعے اور اخبار والوں نے بھی تعاون کیا تھا، اب یہ ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ وہ بھی یہ بات لائیں تاکہ لوگوں کو اطلاع ملے کہ "قدرت اللہ اینڈ کمپنی" کا جو قرآن

شریف ہے، اس میں غلطیاں ہیں اور وہ نہ پڑھیں اور واپس کریں اور باقی کا ہم ٹی بریک میں پتہ کرلیں گے کہ ابھی تک انہوں نے کوئی کارروائی کی ہے یا نہیں؟ انشاء اللہ کی ہو گی کیونکہ میں نے پہلے سے سب کچھ دستخط کرکے بھیجا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: دا لږ اوګورئ کنه جی۔ تی بریک به اوشی، بیا هغے کښې لږ تپوس اوکړئ چه څه پراګرس شوے دے؟ بیا به هاؤس ته اووائی جی۔

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! اگر اجازت ہو ایک منٹ کی ----------

جناب سپیکر: ما ته هیڅ اعتراض نشته، ستاسو 'Questions' Hour' دے، څه چه کوئ ورسره، کوئ۔ جی!

کوہاٹ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے سامان کی پشاور منتقلی

جناب محمد اورنگزیب خان: صرف یو منټ جی، یو منټ جی۔ ما جی وزیر صاحب سره خبره کړے وه، میں نے وزیر صاحب سے بات کی تھی۔ 11 فروری کو میرا کوسچن تھا کوہاٹ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے بارے میں اور انہوں نے یقین دہانی کروائی تھی کہ تین کروڑ، اٹھانوے لاکھ روپے ہم نے ایشین بینک سے لے لئے ہیں اور وہ ہسپتال ہم اس سال چالو کر دیں گے۔ 12 فروری کو اخبار میں آیا کہ کوہاٹ ہسپتال سے کروڑوں روپے کا سامان پشاور منتقل کر دیا گیا، تو یہ حکومت کی تضاد بیانی ہے۔ محترم سپیکر صاحب! اگر یہ یقین دہانی کرا دیں کہ وہ سامان واپس چلا جائے گا یا اس سے بہتر سامان کوہاٹ بھیج دیں گے، اگر یہ جواب دے دیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔

جناب وجیہہ الزمان خان (وزیر صحت): جناب سپیکر! اس سلسلے میں میں نے گزارش کی تھی کہ کوہاٹ ہاسپیٹل میں سے تھوڑا سا سامان، کروڑ ہا کا سامان تو خیر نہیں ہے لیکن کچھ چیزیں یعنی چند بیڈز اور کچھ آپریشن لائٹس وغیرہ، ہم نے کوہاٹ روڈ ہاسپیٹل کیلئے منگوائی ہیں۔ اس میں گزارش یہ بھی ہے کہ وہ 1990 ، 1992 سے آئی ہوئی تھیں جو ابھی تک وہاں پڑی ہوئی تھیں اور خراب ہو رہی تھیں، Obsolete ہو رہی تھیں، اسلئے ان کو ہم نے Utilize کیا ہے اور کوہاٹ روڈ کا ہاسپیٹل جو ہے، وہ ابھی سیٹلائٹ ہاسپیٹل شروع کر رہے ہیں اور اس کیلئے سامان Pipe line میں ہے، جب وہ آئے گا، تو انشاء اللہ وہ ہم ان کو Restore کر دیں گے اور وہ نئے ماڈل کا بھی ہو گا۔

ارباب محمد ایوب جان: جناب سپیکر صاحب! زه معافی غواړم۔ جناب سپیکر

صاحب! زه خو د سټینډنګ کمیټۍ چیئرمین یم، دا مسئلے به مونږه اخلو۔ زمونږه خو Recommendations وی جناب سپیکر صاحب، مونږه ډیر Recommendations استولی دی، خو حکومت هغے باندے عملدرآمد نه کوی۔ جناب سپیکر صاحب! څنګه چه اورنګزیب خان د کوهاټ د هسپتال ذکر اوکړو، دغه شان لیډی ریډنګ هسپتال کښې هم دا چل شوے دے او هم دغه شان چل د بډه بیرے آر ایچ سی سره هم شوے دے۔ زما په خیال بله ورځ ما ستاسو Statement کتلو چه تاسو سره څوک وفد ملاؤ شوے دے د هغه علاقے چه د هغه آر ایچ سی نه لګیا دے سامان اوړی او هغه د کوهاټ روډ چه کوم هسپتال دے، سیټلائټ هسپتال جی، نو سیټلائټ هسپتال یا بل، نو زما په بے عزتۍ باندے هغه خپل عزت نه شی جوړولے، پښتانه وائی، هغه هسپتالونه لګیا دی تباه کوی او نوی جوړوی۔ نو دا حکومت مونږه ته د دا وضاحت اوکړی چه تاسو کوم کوم هسپتالونه، Established هسپتالونه لګیا یئ خرابوئ، Equipment هغه خانے نه اوچتوئ او یو نوے هسپتال جوړوئ؟ پته نشته دے چه ستاسو هغه نوے هسپتال به چلیږی که نه؟ نو زما ریکویسټ دے جناب سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت باندے آنریبل منسټر ته چه دا آر ایچ سی بډه بیره چه ده، د هغے نه دا Equipment اوچتوو او خلقو پرے ډیر احتجاج کړے دے او تاسو ته نے کړے دے، په موقع باندے هغوی دا سامان بند کړے دے خو د دوئ ارادے چه دی، هغه سامان به اوچتوی بیا به ایف سی راشی، بیا به هله ګله اوشی، بیا په زور به اوچتوی نو زما ریکویسټ دے جناب سپیکر صاحب، چه داخیزونه د نه کوی، نوے سامان د ورته واخلی جی۔

جناب سپیکر: جی!

وزیرصحت: سر! اس میں گزارش یہ ہے کہ زیادہ سامان، ہم مانتے ہیں کہ ہم نے کوہاٹ ہاسپٹل کا جو سامان پڑا تھا، Obsolete ہو رہا تھا، وہ شفٹ کیا ہے اور یہ آر۔ایچ۔سی بڈھ بیر کی جو بات کر رہے ہیں تو اس میں یہ نہیں کہ جو Operative سامان ہے، وہ شفٹ ہوا ہے، جو سامان وہاں پر فالتو پڑا تھا یا خراب ہو رہا تھا تو اس کو شفٹ کیا ہے اور جو کچھ جہاں سے بھی ہم شفٹ کر رہے ہیں، جب نیا سامان آئے گا تو اس کو وہاں پر Replace

کیا جائے گا۔

Arbab Muhammad Ayub Jan: Janab Speaker Sahib! I am not satisfied with Minister's answer. The Honourable Minister, when talking on the floor of the house, should be very much positive. I can bring a privilege motion against him.

جناب سپیکر صاحب! دا خو زما ټول روڼړه دلته هم ناست دی، دیخوا هم مونږه ناست یو۔ آر۔ایچ۔سی بډه بیر ته یو Equipment راغلے دے جی، هم دے هیلتھ ډیپارټمنټ راستولے دے، ستاسو په Recommendation باندے به نے استولے وی، تاسو د حلقے ممبر یئ۔ هغه دوئ ولے راستولے دے جناب سپیکر صاحب؟ هلته ضرورت وو۔ جناب سپیکر صاحب! دا بډه بیره کلے چه دے، دا دپینبور په مضافاتو کښې چمکنو نه پس یا چمکنو سره یو ډیر لونے کلے دے، دا کوم ضروریات چه دوئ پینخه شپږکاله مخکښې دے آر۔ایچ ۔سی ته ورکړے وو نو هیلتھ ډیپارټمنټ ورکړی دی۔ ښه اوس هم هغه پکار دے چه نور ورکړی، نور Facilities خلقو ته د علاج ورکړی۔ هغه شته Facilities دوئ لګیا دی واپس دی اخلی نو جناب سپیکر صاحب، دا انصاف دے؟ وانی د دے ضرورت نشته او دا سامان مونږه اوچتوؤ۔ دا خو انصاف نه دے کنه جی۔ Please provide some extra facilities to us

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ایوب جان خان جو فرما رہے ہیں اور آپ بار بار ان کے جواب میں فرما رہے ہیں کہ یہ سامان خراب ہو رہا تھا' تو وہ تو ایک خاص طریقہ کار کی وجہ سے کہ یہ یہ چیزیں ضروری ہیں' جو اس ہسپتال کو الاٹ ہوئی ہوں گی تو پھر Firstly تو یہ ہے کہ You should take them to task کہ وہ کیوں استعمال نہیں ہو رہا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس ہسپتال کی جو بھی Provisions ہیں اور جو بھی سامان ان کو ملا ہے تو Replacement تب ہونا چاہئے کہ نیا سامان اس کیلئے آ جائے تو وہ بھی Unattracting جگہ پر' حالانکہ وہ بھی نہیں ہونا چاہئے تو اس بارے میں آپ ذرا اپنے ڈیپارٹمنٹ سے بات کریں کہ They should stop this habit کہ ایک جگہ کو ایک Facility ملی ہوئی ہے اور اس جگہ سے وہ Facility آپ اٹھا رہے ہیں یا تو یہ ہے کہ اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ وہاں کوئی ضرورت ہی نہیں ہے ہیلتھ کی' تو ٹھیک ہے پھر تو اس

ہسپتال کو بند کر دینا چاہئے۔ میرے خیال میں You should talk to Department or Director, جو بھی Responsible people ہوں' ان سے یہ بات کریں کہ ہر ایک ہسپتال کیلئے اپنا اپنا سامان مہیا کریں کیونکہ ہیلتھ جو ہے تو It's essential for every body. تو اس میں ذرا کوشش کریں' You just consult the Department.

جناب والٹر مسیح: جناب سپیکر صاحب! میری عرض یہ ہے کہ مجھے تسلی دی جائے -----

جناب سپیکر: والٹر صاحب! منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ٹی بریک میں وہ پتہ کر لیں گے کہ کیا پرا گریس ہوئی ہے اور ٹی بریک کے بعد وہ آپ کو Explain کر دیں گے۔

جناب والٹر مسیح: سپیکر صاحب! چونکہ آپ کی رولنگ ہے تو اس کے بعد --------

جناب سپیکر: میری رولنگ اس میں یہی تھی جی' I remember, رولنگ اس طرح تھی کہ میں نے کہا کہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو Consult کریں۔ اگر Cognizable offence بنتا ہے تو Then they should register a case. یہی میں نے عرض کیا تھا اور میرے خیال میں اورنگزیب خان اور مظفر شاہ باچا اور جو وکلاء صاحبان ایوان میں موجود ہیں' ان کا بھی یہ خیال تھا کہ یہ Cognizable cases ہیں تو Still میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو Consult کریں اور اگر Cognizable offence بنتا ہے' Then they are bound to register the case. میں نے اس دن یہی عرض کیا تھا تو بہتر یہ ہو گا کہ after Tea break Let us wait(وہ کیا پوزیشن بتاتے ہیں؟

Mr. Walter Masih: Thank you, Sir.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Honourable Alhaj Muhammad Hashim Khan, MPA, to please ask his Question No. 781. Honourable Alhaj Muhammad Hashim, MPA.

* 781 _ جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ): کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چارسدہ کی بلدیہ کی حدود میں واقع فوڈ گرین کے گودام میں جو گندم باہر سے لائی جاتی ہے' اس پر بھی محصول لیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گندم پر 1/7/1998 سے محصول کی ادائیگی روک

دی گئی ہے؛

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:۔

(i) مذکورہ محصول کی ادائیگی روکنے کی وجہ بتائی جائے؛

(ii) کسی چیز کو محصول سے مستثنیٰ قرار دینے کا اختیار کس کے پاس ہوتا ہے؛

(iii) گندم کے محصول سے بلدیہ چارسدہ کو سالانہ کتنی آمدن حاصل ہوتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) جی ہاں، فلور ملز مالکان 30/6/1998 تک باقاعدگی سے محصول دیا کرتے تھے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i) فلور ملز مالکان نے سابقہ ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی چارسدہ کو ایک درخواست پیش کی تھی جس میں گندم پر محصول کی ادائیگی سے معافی کیلئے گزارش کی گئی تھی۔ اس پر سابقہ ایڈمنسٹریٹر نے محصول کی ادائیگی روک دی تاہم صوبائی حکومت کی ہدایات پر وہ آرڈر واپس کیا گیا اور اب مل مالکان نے محصول کی ادائیگی شروع کر دی ہے۔

(ii) محصول سے مستثنیٰ کرنے کا اختیار صوبائی حکومت کے پاس ہے۔

(iii) گندم کی محصول سے بلدیہ چارسدہ کو تقریباً نو لاکھ، ترسٹھ ہزار روپے کی آمدن حاصل ہوتی ہے۔

Mr. Speaker: Honourable Iftikhar Khan Matta, MPA, to please ask his Question No. 807. Iftikhar Matta, MPA.

* 807 _ جناب افتخار احمد خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ــــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ شبقدر باچا خان چوک سے پہلوان قلعہ تک سڑک موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے ناقابل استعمال ہو چکی ہے؛

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا)۔ جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) شبقدر باچا خان چوک سے پہلوان قلعہ روڈ درست حالت میں ہے البتہ باچا خان چوک سے پیر قلعہ (مچنی) روڈ کی حالت خراب ہے۔

(ج) بلدیہ شبقدر کے ساتھ ضروری فنڈز کی کمی کی وجہ سے سڑک کی مرمت نہیں ہو سکی ہے۔ جونہی بلدیہ کی مالی حالت بہتر ہو جائے مذکورہ روڈ کی تعمیر ومرمت ترجیحی بنیاد پر شروع کی جائے گی؟

جناب افتخار احمد خان: شکریه، سپیکر صاحب۔ جناب! دا یو سوال خو ما کړے وو چه د باچا خان چوک نه پهلوان قلعه پورے دا روډ خو جی صحیح دے خو دے کښ ما بل یو سوال کړے وو، هغه سوال نه دے راغلے او جواب نے راغلے دے چه په شبقدر کښ د باچا خان چوک نه تر پیر قلعه پورے دا روډ چه دے، دا ډیر خراب دے ---------

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! دا سوال مونږه سره چه کوم دے، تاسو خو پریښودو لږ ډیر جلدئ کښ، لکه چه تاسو -------

جناب سپیکر: رومبنے سوال د هاشم خان وو، هغه --------

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! دوئ د خپلے کوتاهئ هډو معذرت اوګرو۔

جناب افتخار احمد خان: بل جی واقعی دا د باچا خان چوک نه تر پیر قلعه پورے دا روډ خراب دے۔ یو میاشت مخکښے چیف منسټر صاحب هم په دے روډ باندے تللے وو، هلته یوه غونډه نے هم کړے وه او هغوی دا وعده هم کړے وه چه په لس اته ورځو کښ دا سړک په هرحالت کښے، او دا سړک ډیر زیات خراب دے نو دوئ خو د بلدیے خبره اوکړه چه کله ورته فنډ مهیا شی، خو دغه سړک چار پانچ کلو میټر دے او په دے سړک باندے ډیر لوئے ټریفک دے، دا مهربانی د اوشی او په دے سړک کار زر شروع شی نو ډیره مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر!

وزیر بلدیات: شکریه، سپیکر صاحب۔ افتخار خان نے جو بات کی ہے جناب تو واقعی اس روڈ کی حالت کافی خراب ہے۔ جب یہ کوئسچن تین چار دن پہلے مجھے ملا تھا تو میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ جلدی میں ایک Rough estimate بنا کر دے دیں کہ M&R پر کتنے پیسے لگیں گے؟ تو تقریباً دس لاکھ، آٹھ ہزار روپے کا انہوں نے اسٹیمیٹ بنایا ہے، تین کلو میٹر روڈ ہے تو انشاء اللہ ہم اس پر M&R کا کام شروع کریں گے۔

ارباب سیف الرحمان: جناب سپیکر! په دے باره کښې یوه خبره کوم۔ دا د شبقدر نه د پیر قلعه پورے چه کوم روډ دے، دا روډ پخوا په Settled area کښې وو، اوس دے گورنمنټ داسے کار کړے دے چه دا نے مهمند ایجنسئ سره شامل کړے دے۔ د Settled area نه نے دا علاقه بالکل ویستے ده۔ پولیس هلته کار نه کوی، ریونیو آفیسرز کار نه کوی نو د دے د دوئ Explanation اوکړی چه دا خرچه به د Settled area نه کیږی او که دا ایجنسئ نه به کیږی؟

جناب سپیکر: ارباب صاحب! دا خو دوئ ته لږه گرانه غوندے وی نو۔

وزیر بلدیات: ارباب صاحب! یہ بتانا تو میرا خیال ہے کہ لوکل باڈیز کا کام نہیں ہے اور نہ ہی یہ پہلے کوئسچن تھا تو اگر آپ Fresh Question کر دیں تو We will be in a position to give you reply.

Mr. Speaker: Honourable Bashir Ahmad Khan Bilour, MPA, to please ask his Question No. 872.

* 872 _ جناب بشیر احمد بلور: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ــــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ نوتھیہ قدیم میں ایک (کمیونٹی سینٹر) دستکاری سینٹر اور ایک ہاسٹل موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سینٹر کیلئے علاقے کی اراضی لی گئی تھی، اب یہ سینٹر ایک گیراج میں منتقل کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمیونٹی سینٹر کی عمارت کو غلط استعمال کیا جا رہا ہے

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل پشاور مذکورہ ہاسٹل کے کمرے الاٹ کرتے ہیں؛

(ہ) اگر (ا) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:۔

(i) کن خواتین کو کس کی سفارش پر اور کس طریقہ کار کے مطابق کمرے الاٹ کئے گئے ہیں؛

(ii) آیا حکومت مذکورہ بلڈنگ کے غلط استعمال کے سلسلے میں انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(iii) آیا حکومت علاقے کے لوگوں کے مفاد کی خاطر مذکورہ قیمتی بلڈنگ میں سکول، کالج

یا ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) جی ہاں' یہ درست ہے کہ نوتھیہ قدیم میں ایک کمیونٹی سینٹر اور ایک ہاسٹل موجود ہے۔

(ب) مذکورہ سینٹر بمعہ ہاسٹل گورنمنٹ آف پاکستان کی اراضی پر وومن ڈویژن اسلام آباد کے فنڈ سے تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ سینٹر یکم اگست 1995 کو گیراج نما کمروں میں منتقل کیا گیا تھا۔ اب یہ سینٹر مورخہ 2/2/1999 کو اپنی اصلی بلڈنگ یعنی کمیونٹی ہال میں واپس منتقل کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ سینٹر کی عمارت کو غلط استعمال نہیں کیا جا رہا بلکہ خواتین پروگرام کی انچارج اس میں رہائش پذیر ہے جو ہاسٹل کی بھی نگرانی کرتی ہے۔

(د) جی ہاں' ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل پشاور مذکورہ ہاسٹل کے کمرے الاٹ کرتے ہیں۔

(ہ) (i) سرکاری و نیم سرکاری ملازم پیشہ خواتین کو ان کے متعلقہ محکمہ کے افسر مجاز کی تصدیق کے بعد قواعد و ضوابط کے مطابق ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل پشاور کمرے الاٹ کرتے ہیں۔ (قواعد و ضوابط و داخلہ فارم کی نقل اسمبلی کی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔)

(ii) اب چونکہ بلڈنگ کا استعمال قواعد و ضوابط کے مطابق ہو رہا ہے' لہٰذا فی الحال کسی انکوائری کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اگر ضرورت محسوس کی گئی تو حکومت کسی بھی وقت انکوائری یا انضباطی کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

(iii) جی ہاں' اس ضمن میں ایک مکتوب ڈسٹرکٹ کونسل پشاور کے ایڈمنسٹریٹر نے بذریعہ نمبر 1919 مورخہ 22/6/1998 سیکرٹری بلدیات صوبہ سرحد پشاور کو بھیجا اور اس کی نقل سیکرٹری وومن ڈویژن اسلام آباد کو بھجوائی ہے' جس میں سفارش کی گئی ہے کہ مذکورہ عمارت کو تعلیمی سکول برائے خواتین کی شکل میں تبدیل کیا جائے۔ (مکتوب مذکورہ کی نقل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔)

وومن ڈویژن اسلام آباد نے اس سلسلے میں سیکرٹری پاپولیشن ویلفیئر اینڈ وومن ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ صوبہ سرحد سے رائے طلب کی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذکورہ ہاسٹل وومن ڈویژن اسلام آباد کے فنڈ سے حکومت پاکستان کی اراضی پر تعمیر کیا گیا ہے' لہٰذا ان کی منظوری کے بغیر صوبائی حکومت اسے کسی اور مقصد کیلئے استعمال نہیں کر سکتی ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! تاسو اوګورئ نو دوئ په جواب کښې دا لیکلی دی چه "اب یہ سینٹر مورخہ 2/2/1999 کو اپنی اصلی بلڈنگ یعنی کمیونٹی ہال میں واپس منتقل کیا گیا ہے"، تو وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ 2/2/1999 سے پہلے اس کو کیوں غلط طریقے سے استعمال کیا گیا؟ ایک تو یہ ضمنی کوئسچن ہے، دوسرا یہ ہے کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل پشاور مذکورہ ہاسٹل کے کمرے الاٹ کرتے ہیں؟" تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ "جی ہاں، ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل پشاور مذکورہ ہاسٹل کے کمرے الاٹ کرتے ہیں" اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ "مذکورہ سینٹر کی عمارت کو غلط استعمال نہیں کیا جا رہا بلکہ خواتین پروگرام کی انچارج اس میں رہائش پزیر ہے جو ہاسٹل کی نگرانی بھی کرتی ہے" لیکن Sub question میں جو میں نے استفسار کیا تھا کہ "کن خواتین کو کس کی سفارش پر اور کس طریقہ کار کے مطابق کمرے الاٹ کئے گئے ہیں؟" تو اس کا جواب انہوں نے نہیں دیا ہے۔ بره دا وائی چه کوم خلق چه هلته سینتر کښې دی، هغوی هغه کمرے استعمالوی، دلته وائی چه نه، ایډمنسټریټر الاټ کوی۔ نو ما هم دا تپوس کړے دے چه دا ایډمنسټریټر صاحب په ضوابط باندے چا ته الاټ کوی، څنګه الاټ کوی؟ د دے طریقه کار څه دے؟ نو د هغے متعلق جواب دوئ نه دے راکړے۔ بره یو شان خبره کوی، لاندے بل شان خبره کوی۔ پہلے آپ فرماتے ہیں کہ 2/2/1999 کو اس سینٹر کو کمیونٹی ہال میں منتقل کیا گیا، تو اس سے پہلے کیوں اس کو غلط طریقے سے استعمال کیا گیا؟ ایک یہ میرا کوئسچن ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ آپ اوپر کہتے ہیں کہ یہ جو بلڈنگ ہے، یہ صرف کمیونٹی کے ورکرز کیلئے استعمال ہوتی ہے، نیچے آپ لکھتے ہیں کہ ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل مذکورہ ہاسٹل کے کمرے الاٹ کرتے ہیں۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ ایڈمنسٹریٹر کس نوعیت کے اور کن لوگوں کو کمرے الاٹ کرتے ہیں، کس طریقے سے کرتے ہیں؟ ان کا Criteria کیا ہے؟ کیونکہ یہ میرے حلقے میں ہے اور مجھے یہ پتہ ہے کہ یہ جواب بالکل غلط ہے اور اس میں بہت غلط طریقے سے الاٹمنٹ ہوتی ہے، Liking and disliking ہوتی ہے۔ کوئی Criteria نہیں ہے، کوئی میرٹ پیش نظر نہیں رکھا جاتا۔ اس کیلئے بہت عریض اور وسیع میدان ہے تو یہ بالکل ایک ایسا کمیونٹی ادارہ بھی ہے جس میں لاکھوں روپے ضائع ہوئے ہیں اور کسی کو بھی کوئی صحیح ٹریننگ نہیں مل رہی۔ میں خود کئی دفعہ وہاں گیا ہوں۔ میری وزیر موصوف صاحب سے یہ

درخواست ہوگی کہ ہمارے علاقے میں سکولز نہیں ہیں اور یہ اتنے بڑے وسیع میدان میں واقع ہے اور اس کو ایک چھوٹی سی جگہ پر بھی منتقل کر سکتے ہیں تاکہ وہ بلڈنگ علاقے کے لوگوں کو ایک سکول کیلئے دی جائے۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ جو بلڈنگ بنی ہے' لاکھوں روپے' کروڑوں روپے اس پر لگے ہوئے ہیں' ایک تو یہ ضائع نہ ہوں اور اگر یہ کمیونٹی سینٹر کیلئے استعمال ہو تب بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر کمیونٹی سینٹر انہوں نے ایک گیراج میں منتقل کیا ہوا ہے اور اب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 2-2-1999 سے اس کو اپنی مین بلڈنگ میں شفٹ کر دیا ہے تو اس سے پہلے اس کو بلڈنگ میں شفٹ کیوں نہیں کیا گیا تھا؟ اور میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ سوال کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور وہاں بیٹھ کر اس کو Thorough طریقے سے دیکھا جائے کیونکہ یہ کافی مدت سے بنا ہوا ہے اور اس میں کافی غلط طریقے سے الاٹمنٹس ہوتی رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! یہ گورنمنٹ آف پاکستان کی زمین تھی' فیڈرل گورنمنٹ کی اور وومن ڈویژن اسلام آباد نے یہ ہاسٹل بنایا ہے' Recuring cost کیلئے اور اپنی سہولت کیلئے انہوں نے ڈسٹرکٹ کونسل کے حوالے کر دیا ہے۔ میرے پاس لسٹ پڑی ہوئی ہے کہ جتنی عورتیں' ورکنگ وومن رہتی ہیں۔ بشیر خان کی تسلی کیلئے میں ان کو دے بھی سکتا ہوں اور باقاعدہ ایک فارم ہے اور انہوں نے ایک Book-let چھاپی ہوئی ہے جس کے تحت یہ الاٹمنٹس ہوتی ہیں اور انہیں اس کو باقاعدہ Follow کرنا پڑتا ہے I can give it to him if he wants. As far as irregularities are concerned, I don't know کہ یہ کس قسم کی Irregularities کی بات کر رہے ہیں کیونکہ میں نے بار بار پوچھا ہے۔ آج سے چند مہینے پہلے ہمیں ایک رپورٹ ملی تھی کہ اس ہاسٹل کے جو سٹاف کوارٹرز ہیں' وہاں ایل۔سی۔بی کے کوئی Male members اپنی Families کے ساتھ رہ رہے تھے' میں نے Directive issue کیا ہے کیونکہ یہ Purely عورتوں کا مسئلہ تھا تو ان کو بھی وہاں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ تو As far as we are concerned, it's absolutely clear یہ سکول کی تجویز دے رہے ہیں' کالج کی تجویز دے رہے ہیں We will have to get permission from the Federal Government کیونکہ پراپرٹی ان کی ہے۔ کوئی اچھی تجویز آئے گی' چاہے کالج بنتا ہے یا سکول بنتا ہے یا وومن ڈویژن خود اس کو Take over کرتی ہے' We have

no objection.

جناب بشیر احمد بلور : سپیکر صاحب ! میری یہی عرض تھی جیسے یہ خود فرما رہے ہیں کہ پہلے غلط استعمال ہو رہا تھا' فیملیز رہ رہی تھیں اور میں نے خود ان کو دیکھا ہے۔ میرا صرف یہ مقصد تھا' جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ مذکورہ سیٹر کی عمارت کو غلط استعمال نہیں کیا جا رہا بلکہ خواتین پروگرام کی انچارج اس میں رہائش پذیر ہیں جو ہاسٹل کی نگرانی کرتی ہیں۔ بیا لاندے دوئ لیکی چه سرکاری و نیم سرکاری ملازم پیشه خواتین (جن کی تفصیل منسلک ہے) کو ان کے متعلقہ محکمہ کے آفسر مجاز کی تصدیق کے بعد قواعد و ضوابط کے مطابق ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل کمرے الاٹ کرتے ہیں۔ نو بره خو دوئ وائی چه صرف دا سینتر والا استعمالوی، لاندے دوئ وائی چه ورکنگ وومن ته مونږ ورکوو، نو جناب د دوئ په جواب کښې Contradiction دے۔

وزیر بلدیات : نہ جی' It is meant for working women. کوئی بینک میں کام کرتی ہیں' کوئی این جی اوز میں ہیں' کوئی سرکاری ملازم ہیں' ہمارے اپنے صوبے کی ملازمائیں ہیں تو ان کو Any working woman can apply and get a room over there. ----------

جناب بشیر احمد بلور : جناب ' 'Any woman' مطلب یہ ہے کہ اس میں کوئی Criteria آپ کا نہیں ہے۔ کوئی بھی آئے یا First come first serve اس کا میرٹ کیا ہے؟

وزیر بلدیات : میرٹ کا تو ' I don't know what the merit is? لیکن وہاں تو کوئی خالی کوئی جگہ نہیں ہے۔ All the rooms have been alloted.

جناب بشیر احمد بلور : ہزاروں عورتیں ورکنگ وومن ہیں' ان کیلئے میرٹ انہوں نے کیا رکھا ہے؟

وزیر بلدیات : جناب سپیکر صاحب ! بشیر خان کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ ان کے حلقے میں یہ Activities ہیں' تو بہت لوگوں کو Benifits نہیں مل رہے تو میں نے جی کہہ دیا ہے کہ کوئی اچھی Proposal آئے Bashir Khan should give a good proposal, we will send it to the Federal Government, take their

permission, خدا کرے کالج بن جائے، کوئی سکول بن جائے، ہمیں کوئی Objection نہیں ہے۔ یہ تو زبردستی ہمارے حوالے کیا گیا ہے Recurring cost کیلئے، ہم تو شکر ادا کریں گے کہ ہماری ڈسٹرکٹ کونسل کی اس سے جان چھوٹے۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! یہ بڑا Important پریویلج ہے، اس ایوان میں جنہوں نے حج کیا ہے، ان کی پریویلج ہے۔ جناب بشیر احمد بلور نے حج نہیں کیا لیکن آپ نے سوال میں لکھا ہے کہ "منجانب جناب حاجی بشیر احمد بلور" تو یہ بغیر حج کئے حاجی کیسے ہو سکتے ہیں؟ تو یہ ----------(قہقہے)

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! حاجی عدیل صاحب کو بہت تکلیف ہوتی ہے کہ ان کے نام کے ساتھ حاجی نہیں لکھا جاتا تو ان کو یہ پرابلم ہے۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! جب انہوں نے حج نہیں کیا ہے تو یہ اپنے آپ کو حاجی کیوں لکھواتے ہیں؟

Mr. Speaker: Honourable Saleem Khan, MPA, to please ask his Question No. 894.

* 894 _ جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) ڈسٹرکٹ کونسل صوابی نے سال 1996-97, 1997-98 اور سال 1998-99 کے مختلف ٹھیکہ جات کتنی رقم میں نیلام کیے ہیں، ہر سال کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) 1996-97 تا 1998-99 کے دوران مذکورہ ٹھیکہ جات میں ٹھیکیداروں کی درخواست پر کتنی کمی (Remission) کی گئی ہے، ہر سال کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ 1998-99 کے ٹھیکہ میں کمی کے سلسلے میں ٹھیکیدار نے کوئی درخواست دی ہے؛

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا مذکورہ درخواست پر ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل صوابی نے کوئی کارروائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) ضلع کونسل صوابی نے سال 1996-97 اور 1997-98 اور 1998-99 میں جو ٹھیکہ جات نیلام کئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1998-99	1997-98	1996-97

(ا) ایکسپورٹ ٹیکس	2,00,00,000/-	1,86,00,000/	3,21,00,000/-
(ii) پراپرٹی ٹیکس	85,60,703/- محکمانہ	40,79,637/-	39,43,694/-
(iii) میلہ مال	2,80,000/-	1,40,000/-	2,15,000/-

مویشیان یارسین

(ب) سال 98-1997 ,1996-97 اور 99-1998 کے دوران ٹھیکیداروں کی درخواستوں پر کارروائی کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

(ا) جب برائے سال 97-1996 کا ضلع ٹیکس کا ٹھیکہ نیلام ہوا تو شرائط نیلام پر ٹھیکیدار اور ضلع کونسل صوابی کے درمیان تنازعہ شروع ہوگیا اور معاملہ عدالت میں چلا گیا اور ٹھیکیدار نے اقساط کی ادائیگی کے متعلق حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ بعدمیں حکومت نے غور و خوص اور قانونی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے زر نیلام مبلغ دو کروڑ روپے میں کمی کرکے ایک کروڑ، چھ لاکھ، بیس ہزار، چھ سو ترسٹھ روپے کر دیا ۔ نیز متعلقہ اہلکاران کے خلاف تادیبی کارروائی بھی کی گئی۔

(ii) جب 98-1997 ء کا ٹھیکہ نیلام ہوا تو اس کے بعد صوبائی حکومت کی ہدایت پر پولٹری اور اس سے ملحقہ آئٹم پر ٹیکس معاف کر دیا گیا جس پر ٹھیکیدار اور ضلع کونسل صوابی کے درمیان تنازعہ شروع ہو گیا اور معاملہ عدالت میں چلا گیا اور ٹھیکیدار نے سول جج کی عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا جس کے خلاف ضلع کونسل صوابی نے پشاور ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر رکھی ہے جس پر ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ تاہم عدالتی فیصلہ کے بعد ضروری کارروائی کی جائے گی۔

(iii) حبیب خان ٹھیکیدار ضلع کونسل صوابی نے 99-1998 کیلئے ایک درخواست گزاری ہے جس میں اس نے معافی کی استدعا کی ہے جس پر ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا بہرحال فیصلہ قانون اور شرائط نیلام کی روشنی ہی میں کیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(د) اس کا جواب جز (ب) (ii) میں موجود ہے۔

<u>جناب سلیم خان ایڈوکیٹ</u>: سپیکر صاحب! دا سوال ما د دسترکت کونسل صوابئ د ایکسپورت ټیکس د ټهیکو په باره کښې کړے دے۔ د رومبنی جز په جواب کښے خو نے د هر کال د نیلامئ تفصیل ورکړے دے جی۔ بیا سر تاسو اوګورئ په جز (ب) (ا) کښے دوئ وانی چه "جب برائے سال 97-1996 کا

ضلع ٹیکس کا ٹھیکہ نیلام ہوا تو شرائط نیلام پر ٹھیکیدار اور ضلع کونسل صوابی کے درمیان تنازعہ شروع ہوگیا اور معاملہ عدالت میں چلا گیا اور ٹھیکیدار نے اقساط کی ادائیگی کے متعلق حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ بعد میں حکومت نے"، (دا تاسو نوټ کړئ سر) "بعد میں حکومت نے بعد غور و خوص اور قانونی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے زر نیلام مبلغ دو کروڑ میں کمی کرکے ایک کروڑ، چھ لاکھ، بیس ہزار، چھ سو ترسٹھ روپے کر دی گئی، نیز متعلقہ اہلکاران کے خلاف تادیبی کارروائی بھی کی گئی ہے"۔ نو دے کښ سر، غور و حوض اوشو او د قانونی مشکلات نه پس دا چورانوے هزار روپئ کمے اوشو جی۔ او دے سره چه تعلیمی ټیکس او دا یو خانے کښ جی نو دے نه ایک کروړ، سوله لاکھ روپئ جوړیږی، دا ئے پکښ کمے کړے دے او هیڅ د هغے Clarification نے نه دے ورکړے۔ بیا تاسو اوګورئ جی په 1997-98 هغه چه کوم دے، هغه خو په عدالت کښ ده، په هائیکورټ کښ ده، خو د 1998-99 متعلق چه ما تپوس کړے دے جی نو هغوی وئیلے دی چه"1998-99 ٹھیکیدار ضلع کونسل صوابی نے ایک درخواست گزاری ہے جس میں اس نے معافی کی استدعا کی ہے جس پر ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا بہرحال فیصلہ قانون اور شرائط کی روشنی میں کیا جائے گا"، خو سر زما د معلوماتو مطابق خبره دا ده جی چه زمونږه د دے ټهیکیدار په درخواست باندے لوکل کونسل بورډ ته یو Claim راغلے دے پینتالیس لاکھ روپئ چه د صوابئ نه د پینتالیس لاکھ روپو غنم راوخی، چه د ټیکس حساب اوکړئ نو د نو کروړ، پچاس لاکھ روپو غنم د صوابئ نه ایکسپورټ کیږی۔ نو غنمو پسے خو مونږه هلته پخپله، حاجی صاحب ناست دے، منتونه کوو، نو د نو کروړ، پچاس لاکھ روپو غنم د کوم خانے نه؟ بل غازی بروتها جی یو نوے چیک پوسټ ویستے شوے دے، هغے نه پیسے لا نه راځی او ساټه لاکھ روپئ ټهیکیدارته ایډجسټ شوی دی هلته جی، نو جی دا انتهائی اهم سوال دے او ډیرے لوئے کهپلے هلته شوی دی۔ نو زما ریکویسټ ستاسو په وساطت باندے دا دے منسټر صاحب ته چه دا سوال د کمیټئ ته لاړ شی او Thrash out شی چه دومره لوئے ظلم ولے شوے دے صوابئ سره جی؟

<u>وزیر بلدیات</u>، سپیکر صاحب! I don't object to that, 1996-97, نہیں، میں یہ ضروری

سمجھتا ہوں۔ جو Remissions ملی ہیں، وہ 1996-97 میں ملی ہیں۔ 1997-98 کا کیس جو ہے That is in the court. As far as 1998-99 is concerned, no remission has been given and it will not be given. I can assure you on the floor of the House. اس کے علاوہ یہ کمیٹی میں لے جانا چاہتے ہیں تو I have no objection at all.

Mr. Speaker : Is it the desire of the House that Question No. 894, asked by Honourable Saleem Khan, MPA, may be referred to the concerned Standing Committee.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The Question is referred accordingly to the Standing Committee on Local Government.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: شکریہ جی، دیرہ مہربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Naik Amal Khan, MPA, to please ask his Question No. 912.

* 912 _ جناب نیک عمل خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ
(ا) مالاکنڈ میں ڈسٹرکٹ کونسل کا قیام کب عمل میں لایا گیا ہے؛
(ب) تاحال مذکورہ ڈسٹرکٹ کونسل کے بقایاجات کن کن لوگوں کے ذمہ ہیں؛
(ج) تاحال حکومت نے لوگوں سے کتنی رقم وصول کی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) مالاکنڈ میں ڈسٹرکٹ کونسل کا قیام مورخہ 19-4-1980 بمطابق نوٹیفکیشن نمبر 9/120SOB/HD/76, dated 7-4-1980 عمل میں لایا گیا۔

(ب) تاحال ڈسٹرکٹ کونسل مالاکنڈ کے بقایاجات مندرجہ ذیل لوگوں کے ذمے ہیں:۔

نمبر شمار	نام بقایادار	نام ٹھیکہ۔ سال	بقایا	کیفیت۔
ا	رحیم اللہ چکدرہ دیر	آکڑائے 81-80	252869/-	ٹھیکیدار کے خلاف 3,33,000 روپیہ عدالت میں ڈگری کرا کر مبلغ 80138 روپیہ بذریعہ

عدالت وصول کئے گئے ہیں جاری ہے کیس کی عدالت			اور بقایا رقم کی وصولی برائے حساب کتاب قاضی میں زیر سماعت ہے۔
۲ احمد سعید ساکن کرگئی دیر بالا	ایکسپورٹ ٹیکس گھی سال 1985-86	-/1,70,000 روپے	ایضاً
۳ یوسف اینڈ کو جمال فلور ملز چکدرہ	آکڑائے سال 19985-86	-/4,83,334 روپے	ایضاً
۴ امیر عالم ولد خوشحال ساکن خرکئی ملاکنڈ ایجنسی	میدہ مال مویشیاں درگئی سال 1994-95	-/1,39,219 روپے	ایضاً
۵ نواب خان خرکئی ملاکنڈ ایجنسی	ٹرک اڈہ برائے سال 1994-95	-/52,305 روپے	دس ہزار ماہوار قسط کے حساب سے وصولی جاری ہے۔
۶ نعمت اللہ آف پیاؤ ملاکنڈ ایجنسی	ڈالسن۔سوزوکی اڈہ سال 1994-95	-/2,37,278 روپے	ایضاً
۷ ایضاً	میدہ مال مویشاں درگئی	-/6,02,752	ایضاً
۸ شریف گل آف خرکئی ملاکنڈ ایجنسی	1996-97	-/8,02,625 روپے	-/80,000 روپے ماہوار قسط کے حساب سے وصولی کی جاتی ہے۔
۹ شیر زمین آف وزیر آباد ملاکنڈ ایجنسی	1995-96 درآمد و برآمد	-/3,34,833	ایضاً۔
۱۰ شریف خان آف خرکئی ملاکنڈ ایجنسی	سال 1995-96	-/15,81,409	ایک لاکھ روپیہ ماہوار قسط کی ادائیگی پر معاہدہ ہو چکا ہے اور وصولی جاری ہے۔
۱۱ "	1996-97 ڈالسن۔سوزوکی اڈہ درگئی	-/3,80,182	ایضاً۔
۱۲ "	تنخواہ آکڑائے سٹاف 1996-97	-/4,20,000	ایضاً۔

(ج) حکومت نے مختلف ٹھیکیداروں سے تقریباً 10,53,425 روپے وصول کئے ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ٹھیکیدار۔ بقایا دار	نام ٹھیکہ۔ سال	کیفیت۔
۱	نواب خان آف خرکئی ملاکنڈ ایجنسی	ٹرک اڈہ درگئی 1994-95	-/90,000 روپے
۲	نعمت اللہ خان آف پیاؤ ملاکنڈ ایجنسی	ڈالسن سوزوکی اڈہ درگئی سال 1994-95	-/90,000 روپے

۳ ۔ ایضاً ۔	میلہ مویشیاں درگئی 1996-97		1,38,000/- روپے
۴۔ شیر زمین آف وزیر آباد درگئی ۔	درآمد بر آمد 1995-96		7,22,280/- روپے
۵۔ ایضاً ۔	ڈالسن اسوزو کی اڈہ درگئی		1,82,964/- روپے
	سال 1995-96		
۶۔ شریف خان آف خرکئی ملاکنڈ ایجنسی۔	درآمد / برآمد سال 1996-97		6,00,000/- روپے۔
۷۔ بخشی حیدر آف ڈگر بونیر	درآمد / برآمد 1997-98		1,50,000/- روپے
۸ رحیم اللہ آف چکدرہ	امپورٹ سال 1980-81		80,131/- روپے۔

<u>جناب نیک عمل خان</u> ، جناب سپیکر! ما دے کښې صرف دا تپوس کړے وو چه دا ډسټرکټ کونسل څه له جوړشوے دے او په دے کښې څومره قرضه دے خلقو ته پاتے ده؟ نو په دے کښې زما په خیال داسے ټهیکه نشته دے چه هغه نیلام شوے ده او په هغے کښې خلقو ته قرضونه نه دی پاتې۔ تر اوسه پورے د هغے د قرضونو، ما له دوئ جواب راکړے دے په دے کښې چه آټه هزار روپئ ماهوار او ایک لاکه روپئ ماهوار، دا مونږ د خلقو نه واپس اخلو۔ جی هغوی تر اوسه پورے، زما په خیال یو پیسه هم نه ده اخستے او نه ئے د هغه خلقو نه اخستے شی۔ پکار دا دی جی چه دا د ما ته باقاعده اوښودلے شی چه دومره دومره پیسے زمونږه هغه خلقو ته وے او مونږه هغه خلقو نه مو واخستلے۔ زمونږه دا ډسټرکټ کونسل بالکل تباه دے۔ په کروړونو روپئ ئے خلقو ته پورے دی او تر اوسه پورے د هغے د وصولئ هیڅ څه خاص طریقه نشته چه د هغوی نه څه پیسے وصول شی۔ په Goods cess کښې چه خلقو ته کومے پیسے پاتے دی، زما په خیال د هغے نه یو پیسه هم تر اوسه پورے نه ده وصول شوے او کورټ ته کیسونه تلے دی، هلته پرے هغوی Stay راواخلی او ښه په قلاره باندے ناست وی۔ دوئ ورله وکیلان هم اونیسی، هر څه اونیسی خو په هغے هیڅ هم نه کیږی۔ نو زه دا وایمه چه زمونږه ډسټرکټ کونسل د تباهئ نه بچ کړئ او دا څومره چه پیسے په دے خلقو پورے دی، دا تاسو د کورټ په ذریعه اخلئ او که هر څنګه ترے اخلئ، د کورټ پیسے ترے واخلئ۔ دا ډسټرکټ کونسل مونږه له چه څه فائده خو راکړی۔ ډسټرکټ کونسل چه پیسے مونږه ته ملاؤ شی چه مونږه پرے هم د خلقو کار اوکړو۔ مونږه له خو راکوی نه، تر اوسه پورے ئے

راله یوه پیسه هم نه ده راکړے او نه ئے راته زما په خیال، څه خیال شته چه مونږه له ئے راکړی چه مونږه پرے هم څه کار اوکړو۔ خو خبره دا ده صاحبه، چه دا قرضے د دے خلقو نه وصول شی نو دا به مو مهربانی وی او دویم سوال زما د Goods cess متعلق وو۔ په هغے کښ زه دا وایمه چه یره د Goods cess چه دلته کښ ټهیکه نیلامیږی په چکدره کښ، په هغے کښ مونږه له څومره حصه راکوی؟ یوه، او بله خبره دا ده چه د هغے هر څه مونږه کوو نو پکار ده چه زمونږه دے ډسټرکټ کونسل ته چه پیسے ډیرے ملاؤیږی، زمونږه د ډسټرکټ کونسل هغه پیسے راخلی او دلته ئے خان ته حکومت راوړی۔

<u>جناب محمد شعیب خان</u>: جناب سپیکر! زمونږ په دے کښ یو ضمنی سوال دے۔ زمونږه دا ډسټرکټ کونسل ډیر ورکوټے دے او د دے اوس هم اتهانوے لاکه روپئ چه کوم دے، پچاس لاکه روپئ یو ټهیکیدار ته Remission کړے دے او اړتالیس هزار روپئ نور هم جی دا ډسټرکټ کونسل قرضدارے دے او اوسه پورے چه کله د حکومت زړه غواړی، نو یو Defaulter چه هغه ته پینځه زره روپئ وی نو هغه پسے د حکومت کور ته لاړ شی او زمونږه دغه ډسټرکټ کونسل چه زمونږه Wholly solly په دغه باندے گزاره ده نو جی اتهانوے هزار روپئ زمونږه د ډسټرکټ کونسل بقایا ده او تر اوسه پورے هغه گورنمنټ دغه نه کړل ما خو یو سوال هم په دے باندے کړے وو خو په دے کښ نه دے راغلے چه پنځوس لکهه روپئ دوئ د کوم قانون باندے هغه ټهیکیدار ته معاف کړے دی؟ نو منسټر صاحب ته مے دا گزارش دے۔

<u>جناب جان محمد خٹک</u>: جناب سپیکر! یوه خبره کولے شم؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب جان محمد خٹک</u>: دوه خبرے راغلے جی په دے کښ، یو د Remission خبره راغله او بله دوئ د دغه خبره اوکړه، دا Outstanding چه کوم دی۔ Remission کوم باندے چه Auction کیږی Remission 1988 نه که د 1990 نه

هغه ایگریمنټ کښې لیکلی شی چه Remission به نه وئ، دا بالکل دغه دے۔ باقی کوم چه ایگریمنټ کیږی ټهیکیدار سره، د هغه نه باقاعده په سټامپ پیپر باندے د هغه جائیداد لیکلے شی نو بیا څه تکلیف دے؟ کورټ ته دے خی او د هغه نه به ریکوری کیږی دا دوه خبرے زما وے جی۔

<u>جناب نیک عمل خان</u>: جناب سپیکر! آنریبل ممبر صاحب د سټامپ پیپر خبره اوکړه، زما په خیال دے زمونږ په علاقه کښې خو نه په سټامپ پیپر باندے د چا نه لیکلی اخستے شوی دی۔ جناب، د یو سړی ډرائیور دے، زه راغلے یمه او زه وایمه چه زه د ډرائیور په نوم باندے ټهیکه اخلم ۔ د ډرائیور په نوم باندے مے ټهیکه واخسته، ډرائیور لاړو، ټهیکه پاتے شوه په ما څوک دعویٰ نه کوی، زما په ډرائیور دعویٰ کوی۔ زه هغه له وکیل اونیسم او Stay ورله واخلم۔ ښه په قلاره باندے گرخم او پچهتر لاکه روپئ اووهم۔ دا څه خبره خو نه ده جی۔ داسے خبره نه ده پکار۔ څنگه جی اوس دا د دغه پیسے دی، د خلقو نه نے وصولوی۔ زما په خیال هلته یو تحصیلدار دے، هغه ته نے ونیلی دی چه ته ورپسے ورځه۔ هغه هدو دا خیال نه ساتی، د سړی په کورهم وریشی او ورته وائی چه دا پیسے راکړه۔ هغے پیسے ترے اخلی او د ټهیکو دا پیسے خلقو ته پاتے کیږی، عجیبه خبره ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل منسٹر، پلیز۔

<u>وزیر بلدیات</u>: سپیکر صاحب! نیک عمل خان نے بڑی اچھی چیز پوائنٹ آوٹ کی ہے۔ پچھلے چند ہفتوں میں ہم Lists collect کر رہے تھے کہ کہاں کہاں Defaults ہیں؟ تو اب تک جو لسٹیں مجھے موصول ہوئی ہیں تو تقریباً ساڑھے بارہ، تیرہ کروڑ روپے کا لوگوں نے Default کیا ہوا ہے۔ ابھی مالاکنڈ کا دیکھیں تو 1980-81 سے Default شروع ہوتا ہے جی اور جو لسٹ یہاں دی گئی ہے، وہ 1996-97 تک ہے۔ کہاں دو لاکھ، چار لاکھ، پانچ لاکھ، یہ اچھی خاصی بڑی لسٹ بنتی ہے اور اگر دیکھا جائے تو ملاکنڈ کے کروڑوں روپے بنتے ہیں۔ جن لوگوں نے ہمارے پیسے لئے ہوئے ہیں اور واپس نہیں کر رہے ہیں Out standing dues تو ہم نے Prelimenary meetings گورنمنٹ کے ساتھ کی ہیں ۔ آپ دیکھیں کوآپریٹیوز کی ریکوری کا بھی کہ جب تک Administratively حکومت پوری طرح ان کے ساتھ میٹنگ کرکے ایک لائحہ عمل تیار

نہ کرے تو کتنے سالوں سے ہر حکومت لگی رہی ہے، کسی قسم کی Recoveries نہیں ہوئیں۔ میں اسی چیز پر لگا ہوا ہوں اور انشاء اللہ اگلے آٹھ دس روز میں کچھ نہ کچھ Results سامنے آئیں گے، نہ صرف مالاکنڈ میں بلکہ It is all over the Province کیونکہ بڑی Heavy amounts are outstanding and we will make sure on the same pattern جو کوآپریٹیوز کا ہوا ہے، جیسے شعیب خان نے کہا ہے وہی Pattern اپنا کر انشاء اللہ ہم ان کی بھی Recoveries کریں گے۔ یہ سراسر بہت بڑی زیادتی ہے اور Remissions کی انہوں نے بات کی ہے، I don't know of any remissions in Malakand نہ ان کے کوئسچن میں تھا اور نہ یہاں جواب آیا ہے۔

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ): سر! میں ایک ضمنی سوال کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ): چه وزیر صاحب دا وائی چه Remissions به کوی ځوک؟ پراونشل گورنمنټ به کوی او که نه؟ او که Remissions فرض کړه نه نو Remissions خو کیږی Already، زمونږ چارسده کښ Remission په ډسټرکټ کونسل کښ شوے دے، تقریباً څه شل لکهه روپئ دوئ Remission کړے دے او اوس شوے دے Recently، تقریباً څلورو پینځو میاشتو راسے شوے دے۔ آیا Remissions شته او که نشته؟ په چارسده کښے Already شوے دے او منسټر صاحب ته Already د دے علم وو۔

جناب نیک عمل خان: جناب! زه د دے سوال نه مطمئن نه یم۔

وزیر بلدیات: ہاشم خان صاحب لیٹ آئے ہیں، اپنا Question بھی Miss کر گئے ہیں۔ ایک مسئلہ Wheat کا تھا اور دوسرا دودھ کا تھا۔ He knows the facts کیونکہ ہماری میٹنگ بھی اس سلسلے میں ہوئی تھی کہ People in Charsadda refused to pay octroy tax on milk. کیونکہ ایک نیا شیڈول بنایا گیا اور میرا خیال ہے کہ ایک من پر تیس روپے ٹیکس لگایا گیا۔ Objection ہوا، تقریباً چھ مہینے لگاتار، کمشنر، ایڈمنسٹریشن اور ڈپٹی کمشنر اس کا ایڈمنسٹریٹر تھا، وہ لگے رہے کہ ہم کسی طرح ٹیکس وصول کریں لیکن وہ لوگ کسی قسم کا ٹیکس دیتے ہی نہیں تھے They refused to pay the

ایڈمنسٹریٹر tax and without consulting the Provincial Governmnent
ڈسٹرکٹ کونسل نے Exempt کر دیا۔ This was a mistake on the part of our
Administerator. I agree with him and we have sent him a huge bill
کہ بھئی یہ نقصان آپ کی وجہ سے ہوا ہے لہذا اسے آپ ہی کسی طرح بھریں۔
Without consulting the Provincial Government خود بخود شیڈول سے ایک
چیز نکال دی گئی۔

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! مونږ واقعی د یوسف ایوب خان ډیر احترام کوو۔ او دوئ خبره ډیره ښه کوی۔ دا اوس دوئ په دے هاؤس کښې د Remision باره کښې اووئیل چه نه مونږه ورکوؤ او نه مو ورکړے دے او نه به ورکړو۔ دوئ په دے هاؤس کښې دا Commitment اوکړو او اوس دوه میاشتے وړاندے Remission شوے دے او دے منسټر دے او Competent Minister دے، ----------

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! میرے کہنے کا مقصد، دیکھیں جی------

جناب فرید خان طوفان: زه خبره ختمه کړم ---------

وزیر بلدیات: زیادہ تر یہ دیکھیں جی، ایک منٹ، فرید خان، مجھے ایک منٹ دو --------

جناب فرید خان طوفان: مجھے ایک منٹ دیں ----------

وزیر بلدیات: جناب! زیادہ تر کیسز عدالت میں ہیں ----------

جناب فرید خان طوفان: آپ پہلے مجھے سن لیں، آپ ذرا حوصلہ کریں۔ جب میں بول رہا ہوں تو آپ کو کیسے موقع دوں؟ آپ ذرا میری بات سنیں۔ میں اردو میں آپ کو بات بتاؤں گا۔

جناب سپیکر: مجھے بتائیں، میری طرف منہ کرکے بات کریں۔

جناب فرید خان طوفان: جی، میں آپ کو بتا رہا ہوں تاکہ منسٹر صاحب بھی سنیں۔ ابھی یہاں انہوں نے اسمبلی کے فلور پر کہا کہ میں نے Remissions نہیں دی ہیں اور نہ دوں گا۔ اب کہتے ہیں، جب پتہ چلا کہ چارسدہ میں، ایک ضلع میں Remissions ہو چکی ہیں اور پھر کیا کہتے ہیں جناب سپیکر، بڑی توجہ کی بات ہے، کہتے ہیں کہ ایڈمنسٹریٹر نے اپنے طور سے کیا ہے۔ تو منسٹر کی پالیسی اگر یہ ہو تو ڈیپارٹمنٹ کون چلائے گا؟ منسٹر ذرا

ایمانداری سے بتائیں۔ میں کہتا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ اگر وہ ہمیں غلط بات کہیں گے تو پھر ہم بتائیں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ منسٹر صحیح بتائیں گے کہ ان Remissions کیلئے آپ کو خاص طور سے کس نے کہا تھا کہ کر دیں جس کیلئے آپ کو تھوڑا بہت جھوٹ بولنا پڑا کہ میں نے نہیں کیا۔ بحیثیت منسٹر اگر آپ کو پتہ نہ ہو، میں ہوتا اور مجھے پتہ نہ ہوتا تو میں Resign کرتا۔ آپ ذرا ہمیں ابھی تسلی سے بتائیں کہ چارسدہ میں ان Remissions کیلئے آپ کو کس نے کہا تھا؟ آپ کی اجازت کے بغیر تو یہ ہو نہیں سکتا۔ اگر ہوا ہے تو آپ نے اجازت دی ہے۔ آپ کو کس نے کہا تھا؟ یہ بتائیں۔

وزیر بلدیات: جناب! ابھی انہوں نے کہا جی کہ On the floor of the House غلط بات تو کرنی بھی نہیں چاہئے۔ Without asking the Provincial Government, کیونکہ ڈپٹی کمشنر، ڈسٹرکٹ کونسل چارسدہ کا ایڈمنسٹریٹر تھا، اس نے Without even sending a letter over here, شیڈول سے دودھ کا جو تیس روپے ایک من کے پیچھے ٹیکس تھا، وہ نکال دیا۔ جب ٹھیکیدار نے محکمے کو Approach کیا کہ میرے ٹھیکے میں سے تو یہ آپ نے نکال دی اور ٹھیکے میں یہ چیز تھی۔ تو ہم نے وہاں میٹنگ بلائی And the Administerator, ہاشم خان نے دو چیزیں پوائنٹ آؤٹ کی تھیں، ایک ایم سی چارسدہ کی اور ایک ڈسٹرکٹ کونسل کی، It was pointed out by Hashim Khan only, ایل سی بی کو تو پتہ ہی نہیں تھا۔ پھر Mutually ایڈمنسٹریشن نے، کیونکہ وہاں لاء اینڈ آرڈر کی Situation تماشہ بنی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ تیس روپے بہت زیادہ ہیں، بہت غریب لوگ ہیں۔ اس میں 16 Rupees، شیڈول کو واپس Revise کیا جائے۔ وہ 30 روپے اور 16 روپے کا جیسے آیا ہے They have done it them- selves, it has not even come over here. Afleast we have not approved that. فرید خان! میری بات سنیں ---------

جناب فرید خان طوفان: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر بلدیات: نہیں جی --------

جناب فرید خان طوفان: نه زما د سوال جواب چه راشی، تاسو که مسئله حل کوئ ----------

وزیر بلدیات: میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب فرید خان طوفان: تاسو که مسئله حل کوئ چه زما د خبرے تهیک جواب راشی۔ زه دا وایمه چه ----------

جناب سپیکر: Listen, داسے کار مه کوه، آوره۔

وزیر بلدیات: Remissions جیسے ہوتی ہیں' As far as یہ میرے پاس ریکارڈ ہے If you want, I can produce it on the floor of the House. سابقہ حکومت میں سیکرٹریز اور منسٹرز خود بخود Remissions دیتے تھے' That we will never do unless it come from the courts. سپریم کورٹ یا ہائیکورٹ آرڈر کرتا ہے تو We are no one to stop it. یا کوئی Arbitration کے ذریعے آتا ہے لیکن As far as the Provincial Government, without proper legal procedure, we will never do it.

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! زما خبره ډیره ساده ده۔ یوسف ایوب صاحب دے Try نه کوی چه دوئ ما ته کوم جواب راکوی نو تور مرور چه څه ته وائی، زما خبره د Twist کوی نه۔ دوئ اوس په هاؤس کښ اوونیل چه زمونږه د حکومت دا پالیسی ده چه نه مونږ Remissions ورکوؤ او نه به ورکوؤ او نه مو ورکړے دے۔ اوس پته اولګیده چه چارسده ضلع کښ نے ورکړے دے۔ دوئ وائی چه ایډمنسټریټر ورکړے دے۔ که ایډمنسټریټر ورکړے دے، زه دا پوښتنه کوم چه ستاسو د پالیسئ خلاف که ایډمنسټریټر یا ډی۔سی دا کړے دی نو تا د هغوی خلاف څه اقدام کړے دے؟ آیا تاسو د هغوی نه Explanation call کړے دے، تاسو هغوی Suspend کړی دی، تاسو هغه ټرانسفر کړے دے؟ تاسو څه کړی دی؟ ځکه چه یو افسر، یو ایډمنسټریټر په دے صوبه کښ، دوئ چه څنګه وزیر دے، دا رنګے مونږه هم پاتے شوے یو، چه یو افسر هم د ډیپارټمنټ د منسټر نه بغیر قدم نه شی اوچتولے او که کوم اوچتوی نو بیا خو هغه عاجز منسټر له پکار دی چه هغه د Resign ورکړی۔

وزیر بلدیات: میں نے کیا ایکشن لیا جی؟ To start with the Administrator, the

Deputy Commissioner was removed from the post of

جیسے Administrator District Council. The Assistant Commissioner,
ہاشم خان کا Question تھا' اب یہ لیٹ ہوگئے ہیں - He was removed the
second day from the Administratorship. اور دونوں کو جتنا نقصان ہوا ہے '
تیس روپے سے سولہ روپے شیڈول کا ریٹ جو کم کیا گیا' اس میں کٹریکٹر کو انہوں نے
ایڈجسٹمنٹ دی ہے اور جو Extra نقصان ہوا ہے We officially have written to
the Deputy Commissioner also and the Assistant Commissioner کہ
جتنا حکومت کو نقصان ہوا ہے' چاہے اپنی جیب سے بھرتے ہیں یا انہی لوگوں سے لیکر
دیتے ہیں' That is your responsibility.

جناب سپیکر: دا اوس جی اوکورئ، چه نیک عمل خان بار بار دا اعتراض کوی چه خبره د ملاکنډ وه او لاره چارسدے ته- دا تاسو مهربانی اوکړئ، دا تاسو څه کوئ؟ هغوی بار بار پاڅی، هغه شعیب خان پاڅی او دوئ پاڅی-

نوابزاده محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! ----------

جناب محمد ہاشم خان: جناب سپیکر صاحب! خبره د ملاکنډ او د چارسدے نه وه، خبره مونږ د دسترکټ کونسل د دغه کوله چه -------

نوابزاده محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! اگر منسٹر صاحب توجہ دیں' میں آنریبل منسٹر سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ابھی انہوں نے کہا ہے کہ ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے یعنی مطلب یہی ہے کہ اس پوسٹ سے ہٹا دیا گیا ہے But the point what I want to ask the Honourable Minister is, by just taking away the administrative post from a person, is this a punishment? In Law, is this a punishment? In Services rule, is this a punishment? Would the kind Minister explain this?

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! ایڈمنسٹریٹیو انچارج کمشنر ہوتا ہے - We officially and
I can show you letters which we have written to them کہ جو نقصان آپ
لوگوں کی غلطی کی وجہ سے ہوا ہے Because Administrators are not
competent authority کہ شیڈول کو Change کریں ' Increase کریں یا

Reduce کریں۔ لہذا جتنا نقصان ہوا ہے، وہ آپ اپنی جیب سے بھریں۔

جناب محمد شعیب خان: سپیکر صاحب! څنګه چه دوئ دا اوونیل، دا پنځوس لکهه روپئ چه کومے دی د ملاکنډ د ډسټرکټ کونسل، د دے دا ریکوری د هم د هغه ایډمنسټریشن نه اوکړی کنه جی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Janab Speaker Sahib! I thank the honourable Minister that he has given a commitment on the floor of the House that he has written to these gentlemen that this amount is going to be recovered from their pockets.

جناب سپیکر: جی۔

جناب نیک عمل خان: صاحبه، ته کښینه، زه یوه خبره کوم۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! مجھے ایک بات پوچھنی ہے کہ ان افسروں کو صرف ٹرانسفر کیا گیا ہے یا Suspend بھی کیا گیا ہے یا او۔ایس۔ڈی بنایا گیا ہے؟ ٹرانسفر تو کوئی سزا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب منسٹر صاحب نے دے دیا ہے۔

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! ما د منسټر صاحب محترم نه سوال کړے دے، زما سوال به اوس تش نه پاتے کیږی۔ ما وئیلی وو چه منسټر صاحب د د ایمانداریٔ نه کار واخلی او په دے هاؤس کښې د اوښائی چه د Remission د پاره دوئ ته چا وئیلے دی؟ د چا په خلے نے کړے دے؟

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): جی تاسو لږ انصاف اوکړئ، دا خو هاؤس دے، دا خو څه بیټهک نه دے۔ دے کښې خبره څه راغلے ده او مونږ وایو پکښې څه څه؟ د چا خبره ده؟ د نیک عمل خان خبره ده او د نیک عمل خان د خبرے جواب د ورکړے شی۔

جناب سپیکر: نیک عمل خان۔

جناب نیک عمل خان: خبره د ملاکنډ ده۔ زما د هغه ملاکنډ خبره چارسدے ته اورسیده۔ د چارسدے نه روانه شوه او بل بل طرف ته اورسیده او زما هغه

سوال په مینځ کښې پاتے شو- په کروړونو روپئ پورے دی او په لکهونو روپئ نے خلقو ته معاف کړے دی- دوئ ته وائی‌څه پینځه؟ دا سوال کمیټئ ته اولیږئ چه دا پته اولګوی چه دا په لکهونو روپئ، دا کروړونو روپئ چه کومے پاتے دی چه د دے د وصولئ طریقه څه ده؟ او چه کومے ګهپلے په دے کښې شوے دی چه د هغے پته خو اولګی کنه- کمیټئ ته نے اولیږئ-

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب سپیکر صاحب! یہ Question آپ بے شک کمیٹی کو بھیج دیں جی-

<u>جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ</u>: جناب سپیکر! On a point of order. Before he answers, د چارسدے خبره نه ده، It is some matter of, you know, on record. یو افسر چه غلطی اوکړی نو د هغه خلاف Under the rules څه انکوائری کیږی- بیا هغے کښې انکوائری افسر مقرر شی نو هغه بیا دا فیصله کوی چه د ده نه دا ریکوری اوکړئ یا ده له دا Punishment ورکړئ- داسے ډائریکټ هغه وائی چه د ده نه ریکوری اوکړئ، This is no punishment. If an officer has committed an offence or he has not obeyed the rules, he has violated the rules, so inquiry has to be initiated against that officer. داسے نه ده چه دوئ کمشنر ته وائی چه د ده نه ریکوری اوکړه او بس دا سلسله ختم شوه- هغه ته هم پوره موقع ورکوئ چه تا ولے کړی دی؟ یو انکوائری رپورټ راشی او په هغے کښې دا Recommendations وی چه ده ته دا دا سزا ملاویدل پکار دی او دا ریکوری کول پکار ده - Has this been initiated or not? This we would like to know.

<u>جناب نجم الدین</u>: جناب سپیکر صاحب! زه یوولس خله اودریدمه -----

<u>Minister for Local Government</u>: Naturally Janab Speaker Sahib, we, after an inquiry, got to know that both the Administrators have given an exemption on schedule without taking prior permission of the Provincial Government.

انکوائری کے بعد ہی یہ چیز سامنے آئی ہے-

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: I am on a point of order, Mr. Speaker. Can the Minister place that inquiry report on the floor of the House? We would like to see that inquiry.

Minister for Local Government: Why not, whenever you want it

جناب سپیکر، جناب! The best course به دا نه وی چه It should be referred to the Standing Committee? چه هلته ئے پته اولگی او Thrash out شی نو داسے به اوکړو کنه۔ (تالیاں)

جناب محمد ہاشم خان (دیر)، جناب سپیکر صاحب! دے کښ یو ضمنی خبره کول غواړم۔ صاحب، څنګه چه نیک عمل خان اووئیل ------

جناب نجم الدین، صاحب! زما نیمه ګهنته اوشوه چه ولاړ یم۔

جناب محمد ہاشم خان (دیر)، نو دغسے د ډرائیورانو په نوم باندے ټهیکے اغستے شوے دی او پچاس پچاس لاکه روپئ Remission شوے دے او د هغے تپوس کول پکار دی۔ نیک عمل خان چه څنګه اووئیل، دغسے د ډرائیور په نوم باندے ټهیکے اغستے شوے دی او بیا په هغے کښ بیس بیس او تیس تیس او پچاس پچاس لاکه روپئ Remission شوے دے۔ صاحب! دا زمونږ د ملاکند ډویژن یوه مسئله ده۔ زما د چکدرے د محصول به هم یوه خبره راوخی۔

جناب سپیکر، کمیټئ ته په حواله کیږی کنه جی۔

جناب محمد ہاشم خان (دیر)، بالکل په حواله ئے کړئ۔ ټهیک شوه۔

جناب سپیکر، کمیټئ ته په حواله کیږی۔ هلته بیا تاسو ټول خپله خبره اوکړئ۔

جناب محمد ہاشم خان (دیر)، ټهیک شوه جی۔

جناب نجم الدین، سر! زما دے پیره څه بدقسمتی راغلے ده، یو خو د اولنئ ورځے نه تر ننئ ورځے پورے یو سوال زما په ټوله ایجنډا راغلے دے نو لس پنځلس خله زه پاڅیدم، زما خیال دے چه سپیکر صاحب زما نه څه خفه خو نه دے؟

جناب سپیکر: نه نه، داسے څه خبره نشته۔

جناب نجم الدین: نو زه خبره کوم، سر۔ نیک عمل خان چه کوم سوال کړے دے او کلیئر کټ کمیټئ له خو نے لیږئ، خو زه د منسټر صاحب په نوټس کښې یو ه خبره راولم۔ هر ټهیکیدار چه ټهیکه اخلی نو د هغے د پاره Open auction کیږی۔ بیا د هغے نه وروستو د هغه سره یو Agreement کیږی، د هغه جائیداد هم لیکلے کیږی او د Agreement خپل طریقه کار دے۔ دا کومے پیسے چه په ټهیکیدارانو پاتے دی، د هغه نه به 1/4 حصه سیکوریټی هم ایښودلے کیږی او د هر دس تاریخ پورے به هغه Instalment داخلوی۔ که د دس تاریخ پورے ده Instalment داخل نه کړو نو پنده تاریخ پورے به د هغه نه هغه ټهیکه اغستے کیږی او د محکمے کسان به کښینولے کیږی۔ اوس مونږ په دے نه پوهیږو چه دس تاریخ تیر شو او یو ټهیکیدار له دوئ دومره ټائم ورکړو چه هغه دوه درے میاشتے قسط داخل نه کړو او سیکورټی نے هم پرته ده، هغه باندے دا بقایاجات پاتے شو او بیا اوتښتیدو۔ دا ورسره هغه کسان رانیول غواړی چه آیا دوئ --------

جناب سپیکر: دا ټول به په کمیټئ کښې تاسو پورته کړئ کنه چه څه وی، هغه به اوکړئ کنه۔

جناب نجم الدین: د کمیټئ خبره خو ده خو چه دلته نے د منسټر صاحب په نوټس کښې راولم چه ------

جناب سپیکر: نو منسټر صاحب به په هغے کښې ناست وی کنه، هغے کښې به ناست وی۔

جناب نجم الدین: چه دا خبره واضحه ده چه د دس تاریخ پورے به خبره کلئیر کوی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 912, asked by Nek Amal Khan, MPA, may be referred to the Standing Committee on Local Government?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Standing Committee. Honourable Said Ahmed Khan, MPA, to please ask his Question No. 997.

* 997 _ جناب سید احمد خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ 1994ء تا 1996ء کے دوران ضلع چترال میں پیپلز پروگرام کے تحت مختلف سکیموں پر رقم خرچ کی گئی تھی؛

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو۔

(1) آیا مذکورہ سکیموں پر کام مکمل ہو چکا ہے؛

(2) آیا مذکورہ سکیمیں ٹھیکیدار یا پراجیکٹ کمیٹی کے ذریعے بنائی گئی ہیں؛ مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) جی ہاں' یہ درست ہے۔

(ب) (1) تفصیل لف ہے۔

(2) بذریعہ ٹھیکیدار بنائی گئی ہیں۔

تفصیل منصوبہ جات پیپلز ورکس پروگرام برائے سال 95-1994ء ڈسٹرکٹ کونسل چترال

نام سکیم: تعمیر ایک عدد کمرہ برائے مکتب سکول بلچھوک چترال۔

تخمینہ لاگت: 200,000 روپے

مختص شدہ رقم: 200,000 روپے۔

خرچ شدہ رقم: 200,000 روپے۔

کام کی تفصیل: کام مکمل ہونے کے بعد متعلقہ محکمہ کے حوالے کیا گیا ہے۔

کیفیت:

نام سکیم: دو عدد اضافی کمرہ جات پرائمری سکول کوژ تحصیل مستوج۔

تخمینہ لاگت: 400,000 روپے۔

مختص شدہ رقم: 3,50,000 روپے

خرچ شدہ رقم: 2,56,966 روپے۔

کام کی تفصیل: 80 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور آئندہ دو ماہ کے اندر کام مکمل ہو کے متعلقہ محکمہ کے حوالہ کیا جائے گا۔

کیفیت: چونکہ یہ دونوں سائٹ چترال کے دور دراز ترین علاقے میں واقع ہیں

جہاں پر تعمیراتی کاموں کیلئے بہت کم وقت ملتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف اوقات میں فنڈز پر پابندیوں کی وجہ سے تعمیراتی کام لیٹ ہو گئے ہیں۔

نام سکیم : تعمیر دو عدد اضافی کمرہ جات پرائمری سکول کھوت تحصیل تورکھوڑ۔

تخمینہ لاگت : -/4,00,000 روپے

مختص شدہ رقم : /3,50,000 روپے۔

خرچ شدہ رقم : -/2,41,542 روپے۔

کام کی تفصیل : 80 فیصد کام مکمل ہوچکا ہے اور آئندہ دو ماہ کے اندر کام مکمل ہو کے متعلقہ محکمہ کو حوالہ کیا جائے گا

کیفیت :

جناب سید احمد خان : محترم سپیکر صاحب! میرے سوال کا جواب تو دیا گیا ہے' ایک تو بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ تین سالوں کے دوران چترال کو صرف آٹھ لاکھ روپے پیپلز پارٹی کے دور میں دیے گئے ہیں 1994 سے 1996 تک اور دوسری بات یہ ہے کہ جو کام مکمل ہونا تھا' وہ مکمل نہیں ہے لیکن میں نے پوچھا تھا کہ اس ٹھیکیدار کا نام بتایا جائے' کام کتنا ہو چکا ہے اور کتنا کام نہیں ہوا ہے؟ تو اس کا جواب بھی نامکمل ہے۔ تو میری درخواست ہے کہ چونکہ 1985 سے کچھ کام اسی طرح پڑے ہوئے ہیں' کبھی سپیشل پراجیکٹ میں' کبھی پیپلز پروگرام میں' کبھی تعمیر وطن میں۔ ایک حکومت آتی ہے تو وہ دوسری حکومت کا کام ختم کر دیتی ہے' دوسری آتی ہے تو تیسری کا کام ختم کر دیتی ہے۔ تو اس سوال کو بھی سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ یہ سلسلہ ختم ہو جائے۔ پیپلز پارٹی کام شروع کراتی ہے تو مسلم لیگ کی حکومت آ کر اس کو ختم کر دیتی ہے ۔ کام نامکمل چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اگر مسلم لیگ کی حکومت میں کام شروع ہو جائے اور پیپلز پارٹی کی حکومت جب آ جاتی ہے تو وہ کام پھر ادھورا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یہ کام' یہ پراجیکٹ' یہ پیسے' سب قوم کی امانت ہیں' یہ ترقیاتی کاموں کیلئے آئے ہیں۔ جو بھی حکومت آتی ہے تو کم از کم آنے والی حکومت وہ کام' وہ سکیم تو مکمل کرے۔ ڈسپنسریاں اس طرح نامکمل پڑی ہوئی ہیں' کئی سکول نامکمل پڑے ہیں تو میرے خیال میں اس سوال کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ کوئی طریقہ نکالا جا سکے اور آئندہ یہ سلسلہ ختم ہو جائے۔

وزیر بلدیات : جناب سپیکر! ویسے جواب تو بڑا Clear ہے' کچھ کمرے تھے پرائمری سکول

کے، ایک تو بن گیا ہے، دو رہ گئے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ 80 % کام ہوا ہے اور باقی دو مہینوں کے اندر اندر ہم مکمل کر دیں گے تو I think it should be very clear اور دوسرا انہوں نے پوچھا تھا کہ Whether the schemes have been executed through Project Committees or Contractors? انہوں نے ٹھیکیداروں کے نام پوچھے نہیں تھے But we still feel that it should go to the Committee. I have no objection.

جناب نجم الدین، کمیٹی ته جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 997, asked by Honourable MPA, Said Ahmad Khan, may be referred to the Standing Committee on Local Government?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is accordingly referred to the Standing Committee on Local Government. The sitting is adjournd for tea break and we will re-assemble after half and hour.

(اس مرحلہ پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی آدھے گھنٹہ کیلئے ملتوی ہوگئی۔)
(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

ارباب سیف الرحمان، جناب سپیکر! دا دومره ورځے زمونږ اجلاس جاری وو او په علاقه کښې د ټولو نه لویه ضروری خبره د اوړو تکلیف دے ----
--

جناب سپیکر، هغه راځی پکښې وروستو۔

ارباب سیف الرحمان، هم دغه خبره مے کوله۔ ما ونیل چه په هغے باندے ضروری بحث پکار دے۔

جناب سپیکر، دا ستاسو نه پاتے ده۔ چه دا ختم شی نو هغے له راځم۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! دلته ما په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کړے وه د نشاط مل په باره کښې او وزیر صاحب موصوف دوه

ورځے معیاد راکړے وو چه دوه ورځے پس به زه تا له جواب درکړمه۔ نو ما له تر اوسه پورے هغه جواب چا رانه کړو۔ نو تاسو مهربانی اوکړئ ستاسو په وساطت چه زما سره هغوی څه خبره کوی۔

جناب افتخار الدین: جناب سپیکر صاحب! ------

جناب سپیکر: وزیر صاحب، کوم یو وزیر صاحب؟

حاجی عبدالرحمان خان: کارخانے والا وزیر۔

جناب سپیکر: کارخانے والا وزیر صاحب خو شته دے نه زما خیال دے۔

حاجی عبدالرحمان خان: کندی نه نشته دے کنه، د هغه په خائے د بل جواب اوکړی چه دوئ څه دغه کړے ده۔

جناب سپیکر: دا دغه به اوکړو چه دوئ به پرے سوچ اوکړی کنه چه کوم یو به نے جواب درکوی۔

جناب افتخار الدین: جناب سپیکر صاحب! -------

جناب سپیکر: جی جی، دا کوره یو اړخ ته ستاسو هغه دغه جمع دی بل اړخ ته------

جناب افتخار الدین: یو منټ جی که اجازت راکړئ۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب افتخار الدین: جناب سپیکر صاحب! دا خبره ډیره اهم وه۔ دلته کښې د پولیس لائن سره جوخت جماعت دے چه ټول سیکرټریټ او ټول شهر هلته راځی نو که یوه ورځ تاسو له هم خدائے موقع درکړه چه د جمعے مانځه ته هلته راشئ، زه درته دا حقیقت وایم جی چه هغه خلق په ډیرانونو ولاړ وی او خائے هلته کښې شته دے، داسے نه ده چه خائے نه نشته دے، نو زه اوقاف منسټر صاحب ته دا خواست کوم چه هلته Aleady د سیکرټریټ سره بلډنګونه شروع دی که لږ جماعت هم ورسره وسیع کړی نو دا یوه سنګینه مسئله به حل شی ولے جی چه د زرګونو خلقو مونځونه خرابیږی په ډیران دغه شان ولاړ وی۔

جناب اکرم خان درانی: محترم سپیکر صاحب! لکه زما دلته یو قرارداد Unanimously پاس شوے وو چه په ایم پی ایز هاسټل کښې به جماعت

جوړیږی او یو کال اوشو، دا خو زما خیال دے په دے حکومت باندے Binding دے او تر اوسه پورے په هغه جماعت باندے کار شروع نه شو۔ بل مے دا وو چه هلته د ایم پی اے گاډی ولاړ وی، په هغے باندے هم خبره شوی وه چه لکه بل خل ژاله باری شوی وه نو د ټولو ممبرانو د گاډو شیشے بالکل ماتے شوے وے، هغه ټول گاډی نے خراب شوی وو چه د هغے د پاره څه انتظام اوشی۔ د گاډو د پاره هم او د جماعت والا خو Unanimous قرارداد وو او تر اوسه پورے لکه هلته زمونږه یو هال دے، په هغے کښ مونږ دومره په تکلیف باندے هلته هغه جمع کوو نو که مهربانی اوکړی حکومت او هلته په ایم پی ایز هاسټل کښ چه کوم دلته نه متفقه قرارداد پاس شوے وو او په جماعت باندے کار د شروع کړی جی۔

معزز اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر، ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ملک نقیب اللہ خان صاحب، ایم پی اے، نے 16.2.1999 تا 18.2.1999 کیلئے، جناب عاشق رضا سواتی صاحب، ایم پی اے، نے 16.2.1999 کیلئے، جناب میاں ولی الرحمان خان، ایم پی اے نے 16.2.1999 کیلئے اور ----------

میاں ولی الرحمان، میں حاضر ہوں جی۔

جناب سپیکر، تو پھر یہ درخواست آپ نے کس لئے بھیجی ہے؟

جناب ولی الرحمان، پہلے بھیجی تھی لیکن کام ہوگیا تو میں واپس آ گیا۔

جناب سپیکر، تو پھر اطلاع دیا کریں ناں جی۔

میاں ولی الرحمان، اچھا جی، بڑی مہربانی سپیکر صاحب۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! نقیب اللہ خان صاحب آنریبل منسٹر نے چھٹی کی درخواست دی ہے، ہم تو Oppose کرتے ہیں۔ ان کو تو یہاں ہونا چاہئے۔ ہاؤس سے پوچھ لیں تو ہاؤس Oppose کرے گا۔

جناب سپیکر، اور آنریبل خورشید اعظم خان، ایم پی اے صاحب نے 16.2.99 کیلئے تو

Is it the desire of the House that leave may be granted to the honourable Members?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Arbab Muhammad Ayub Jan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 811. Arbab Muhammad Ayub Jan, MPA.

توجہ دلاؤ نوٹس

میاں افتخار حسین: په پوائنټ آف آرډر مے یو تپوس درنه کوو، د دے نه مخکښ که یو منټ ----------

جناب سپیکر: ارباب ایوب جان خبره اوکړی، د دے نه وروستو بیا تاسو خبره اوکړئ۔

جناب محمد افتخار خان مہمند: چه Uncle خبره اوکړی نو بیا تاسو ------

ارباب محمد ایوب جان: جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر زیات مشکور یمه۔ دا یو کال اتینشن نوټس ما ورکړے دے۔ "جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے حلقے نمبر پی ایف۔6 میں گلشن کالونی، امین کالونی اور حاجی کیمپ کے گٹر کے گندے پانی کی نکاسی بند ہونے کی وجہ سے علاقہ میں مختلف بیماریاں مثلاً Food poisning اور Jaundice وغیرہ کے پھیلنے کا سخت اندیشہ ہے۔ جناب عالی! اس کا فوری بندوبست کیا جائے"۔

جناب سپیکر صاحب! دا زما د حلقے یوه مسئله ده او زما په پی ایف_6 کښ دے طرف ته چه څومره Outskirts چه دی د پیښور ستی او Slum area چه ده، هغه ټوله زما په حلقه کښ شامله ده۔ جناب سپیکر صاحب! دا امین کالونی، گلشن کالونی او حاجی کیمپ هم زما په حلقه کښ دی او د دوئ جناب سپیکر صاحب، څنگه چه روزانه تاسو په اخبارونو کښ گورئ او زه مشکور یم د خپل صحافی دوستانو چه هغوی زمونږ هغه مسائل په میډیا کښ راولی او نشاندهی کوی او مونږه بیا حکومت ته د دے خبرو نشاندهی کوو۔ خو جناب سپیکر صاحب، دا یوه سنگینه مسئله ده پیښور ښار کښ۔ صفائی بالکل نه کیږی او خاصکر دا گنده اوبه چه دی، که تاسو چرته داسے لارشئ، پرون هم زمونږ د با چا خان صاحب کلیزه وه، د هغے په سلسله کښ ما د غرمے روټئ یو خائے کښ خوړه نو دومره گنده اوبه چه د یو یو مل پورے هغه سخا بوئی خلقو ته راځی، ماشی ناست وی او د هغه گنده

اوبو Outlet نشته، گټرے بند شی۔ گټرے چه کله بند شی نو هغه د واټر سپلائی سکیمونو د اوبو سره Mix شی جی۔ ما به مخکښ هم ما تاسو ته وئیلی وو، دا زما غلطی ده چه بعضے رپورټونه زه ستاسو په خدمت کښ نه پیش کومه۔ دا یونیسف والو بیا یوه سروے کړے وه د ایبټ آباد ستی او د پیښور ستی - هغوی وے چه More than 60 % people are drinking polluted water او په هغه سخا اوبو کښے یورین هم شامل وی جی۔ دا گټر چه کوم د لیټرینونو نه راځی، دا هم هغه پبلک هیلتھ هغے کښ لاړ شی -

---

جناب سپیکر: هسے ارباب صاحب، هغه یو شاستری وو که څه وو، وائی چه هغه به سحر یو گلاس متیازے څښلے۔ (قهقهے)

جناب عبدالسبحان خان: 'مرار جی ډیسائی' وو جی، مرار جی ډیسائی۔

جناب سپیکر: ډیسائی وو، ډیسائی۔

ارباب محمد ایوب جان: سپیکر صاحب! چه کومه خبره تاسو اوفرمائیله، هو بهو هم دا دلته په پیښور ښار کښ د خلقو سره کیږی۔ They are having this urine instead of clean water, Sir, I agree with you, Sir. جناب سپیکر صاحب! زه د منسټر صاحب مشکور هم یم چه زه په کلی کښ ناست ووم نو ما پسے د ایم سی پشاور څه افسران راغلل چه ته مونږ ته نشاندهی اوکړه۔ ما وے چه زه تاسو ته څه نشاندهی اوکړمه، تاسو کار کوئ نه، منسټر درپسے ډنډا واخلی نو For the time being نے کوئ۔ زه جناب سپیکر صاحب، دا وایمه چه زمونږ په پیښور ښار کښ بلور صاحب ته دا مسئله ده، عدیل صاحب ته دا مسئله ده، مونږ ټولو ته دا مسئله ده۔ دا دومره Polluted city ده، It is the dirtiest city of the world. د افغان ریفیوجیز د مائیگریشن نه مخکښ زمونږ پیښور ښار پاکستان کښ د ټولو نه ښه ښار وو، پاک ښار وو، صفا ښار وو۔ د هغے نه پس دومره زیات پاپولیشن او Beltly 90 % افغان ریفیوجیز زمونږ په دے گرد و نواح کلو کښ او په پیښور ښار کښ لگیا دی اوسیږی۔ نو جناب سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت زه خود ا وایمه چه War footed باندے، دا اوس هم، پرون هم ما د آنریبل منسټر یو

پریس کانفرنس کتلے وو یا شاید د چیف منسټر کتلے وو چه دوئ د Pollution او Dirty water برخلاف لگیا دی څه جد و جهد کوی۔ زما دعا ده چه خدائے پاک د دوئ ته کامیابی ورکړی چه زمونږ د خلقو دا مسئله حل شی ولے چه جناب سپیکر صاحب، هغه ستاسو نوټس کښې به وی یا تاسو ته به پته وی چه په دی سپینے ډهیرئ کښې سفید ډهیری کښې ډیر خلق مړه شو، Food poisoning اوشو نو حکومت په هغه وخت کښې په هغے باندے ایکشن اوکړو چه کله خلق نا جوړه شو، ډیر خلق پکښې مړه شو، ټول هسپتالونه زمونږه ډک وو۔ نو زه بروقت دوئ ته دا وایمه چه دا وبائی شکل اختیارکړی نو زما ریکویسټ دے آنریبل منسټر فار لوکل گورنمنټ ته او آنریبل منسټر فار پبلک هیلتھ ته چه دا څیزونه ټهیک کړئ جی ولے چه اوبه د ورخه تیر شی نو بیا به څه کیږی جی؟ او دا خلق غریبانان دی، د دوئ خیال اوساتئ۔ Thank youy very much, Sir.

وزیر بلدیات: شکریہ، سپیکر صاحب۔ ارباب صاحب نے بڑی اچھی باتیں کیں۔ واقعی یہ سب پی ایم سی کا جتنا ایریا ہے، کافی بڑا پرابلم ہے اور گزشتہ کئی سالوں سے چلا آرہا ہے لیکن ایک چیز ارباب صاحب ضرور Appreciate کریں گے کہ پچھلے چند عرصے میں کافی لوگوں نے خود بھی، ہم نے خود بھی دیکھے ہیں، اس شہر سے ہمارے آنریبل ایم پی ایز بھی بیٹھے ہوئے ہیں، کہ پہلے سے ہم نے کافی Improvement لانے کی کوشش کی ہے جوکہ سامنے نظر بھی آ رہی ہے لیکن اس کے باوجود میں ارباب صاحب کی اس بات سے Agree کرتا ہوں کہ ہماری پی ایم سی کے لوگ، منسٹر یا ایڈمنسٹریٹر کوئی مہم شروع کریں، ہفتہ صفائی یا Thing like that تو کچھ نہ کچھ کام کرتے ہیں لیکن بعد میں پھر وہ Stand still ہو جاتے ہیں۔ تو اس کیلئے ہم نے کافی کوشش کی ہے اور آخر میں یہ Decide ہوا ہے اور Initially first phase میں ہم یہ شروع کر رہے ہیں کہ پی ایم سی پشاور کے چالیس وارڈز ہیں، ان میں سے فوری طور پر بارہ وارڈز کو ہم Privatize کر رہے ہیں، This is a new concept اور میں سمجھتا ہوں کے اس کے علاوہ اس کا کوئی چارہ نہیں ہے اور Ward wise ہم یہ بھی Ensure کر رہے ہیں کہ جتنی ہماری اپنی Cost آتی ہے Per ward جتنا Sanitation staff ہم نے رکھا ہوا ہے اور پھر ساتھ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ Sanitation Staff کیا کر رہا ہے۔ اس سے

Cost بھی کم آتی ہے And I am 100 % sure that it could be more effective اور انشاء اللہ Hopefully we have floated tenders in this regard and different people have come. بلکہ ہماری پی ایم سی کے سینٹیشن کے جو ریٹائرڈ لوگ تھے، جو اس کام کو سمجھتے ہیں، ان لوگوں نے بھی Apply کیا ہوا ہے تو Experimental base پہ انشاء اللہ Ist week of March, 1999 میں ہم اس کی پرائیویٹائزیشن شروع کر رہے ہیں۔ تو وہ ایک Definite، کیونکہ ایک ٹھیکیدار ہوگا اور اگر کسی چیز کی صفائی صحیح نہ ہوئی یا اس ٹھیکے کے مطابق نہ چل سکا تو اس کا ٹھیکہ کینسل ہو جائے گا۔ یہاں سینٹیشن سٹاف ہے، چاہے آپ جو کچھ بھی کریں جی، تھوڑا سا کسی کو Suspend کریں یا کسی کو Terminate کریں تو یونین کے مسئلے آ جاتے ہیں۔ تو میں اس چیز سے بڑا Confident ہوں کہ پرائیویٹائزیشن کا سلسلہ جو ہم پشاور کی Suburb جیساکہ ارباب صاحب نے کہا کہ He represents the suburb, جو نئے وارڈز Include کئے گئے ہیں، جن کو ابھی تک صحیح طریقے سے سہولت نہیں مل سکی سینٹیشن سٹاف کی کمی کے وجہ سے اور کچھ نا اہلی کی وجہ سے تو I should admit this on the floor of the House. So this is the new process we are starting. So far Gulshan Colony, Amin Abad and along-with the GT road and in Haji camp یہ Cleanig of drains and sewerage lines کا کام شروع ہو چکا ہے اور عنقریب انشاء اللہ Complete ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>، جی آنریبل منسټر، تاسو ته نے هم ریکویسټ کړے دے نو که تاسو څه خبره کوئ؟

<u>حاجی محمد یوسف خان (وزیر آبنوشی)</u>، جناب سپیکر! دا مسئله خو چه کومه د ارباب صاحب وه، هغه ورله مفصل جواب ورکړو۔ حقیقت دا دے چه اربا ب صاحب چه د کومے مسئلے نشاندهی کړے ده، دا واقعی ډیره اهم او ضروری ده۔ زه خو به ستاسو په وساطت دے خپلو محترم ورونړو ته دا اووایمه چه دغسے چه کوم خانے کښ د پبلک هیلتھ انجینئرنګ سکیمونه دی او په هغے کښ داسے قسمه نقائص وی چه بروقت مونږه ته ښائی، انشاء اللہ پوره لګن او دلچسپئ سره مونږ کوشش کوو چه نه صرف هغه نقصان بچ شی بلکه آئنده عمر د پاره هغه څیز ختم شی او مطلب ته اورسی۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنټ آف آرډر۔ سپیکر صاحب! وزیر صاحب دا اوفرمائیل چه زمونږه پیښور کښې چالیس واردز دی، دا لږ Correction کوم چه بیالیس واردز دی د پیښور ډسټرکټ۔ بل دا چه دوئ اوونیل چه مونږ دومره کار کړے دے چه د پیښور ایم پی اے صاحبانو ته پته ده خو مونږ ته اوسه پورے په ښار کښې داسے څه Improvement نه دے ښکاره شوے۔ لکه Out side یکه توت زما حلقه ده، هلته کښې اوسه پورے دوئ یو جمعدار غوندے سړے نه دے ورکړے۔ څنګه ارباب صاحب خبره اوکړه، د یکه توت حالات د دے نه زیات دی۔ خدائے شاهد دے چه هلته کښې د اوبو د وتو هیڅ انتظامات نشته او مونږه د کمیټئ چیف آفسر ته، ایډمنسټریټر ته خواستونه کوو، چه هفته کښې یو خل ګینک واستوئ چه هلته کښې نالئ صفا کړی خو هغه هم څوک نه استوی۔ نو زه به منسټر صاحب ته دا خواست کوم چه د Out side یکه توت علاقے کښې د مهربانی اوکړے شی چه چکر اولګوی چه هغه علاقے اوګوری چه خلق څنګه اوسیږی۔

جناب سپیکر: جی، دا دریو کسانو په پوائنټ آف آرډر باندے Request کړے وو، اسفندیار خان اوونیل چه زه پاڅیدلے وومه، تاسو پاڅیدلے وئ، تاسو څه خبره کوله، تاسو ئے اوکړئ۔

میاں گل اسفندیار امیرزیب (وزیر تعلیم): جناب سپیکر! هغه خبره خو زړه شوه، ما هسے خبره کوله، زما تره کیږی، درے کاله سینیټر پاتے شوے دے او دوه کاله ایم این اے پاتے شوے دے۔ یوه ورځ دلته کښې راغلے وو Proceedings له۔ هغه ورځ په Proceeding کښې ئے چه اوکتل نو هغه اوونیل چه زما په پینځه کاله، چه زه سینیټر او ایم این اے پاتے شوے یمه نو په دے پینځه کاله کښې دومره Questions, Standing Committee نه دی Refer شوی چه څومره په یو ورځ کښې Standing Committee ته Refer شو بلکه خبره مے دا کوله چه دے Standing Committee ته چه اوسه پورے چه په دے تیر شوی دوه کالو کښې دا Questions په مخه Refer کیږی او میټنګونه کیږی، د هغے چرته د یو Standing Committee څه حل، څه Result راوتے دے؟ که راوتے وی نو چه هغه نه هم لږ دا هاؤس آګاه شی او

که بالفرض دا دومره Delay result وی او بالفرض د هغے Result چه راوخی نو هغه وخت پورے د هغے کونسچن او د هغے خبرے نوعیت او اهمیت هم ختم شوے وی، نو Is it advisable چه دا هر یو څیز Standing Committee ته بار بار Refer کیږی، دغه هغه وخت کښ زما دغه وی۔

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! زه ----------

جناب سپیکر: یو منټ جی، دا مخکښے میاں صاحب پاڅیدلے وو، میاں صاحب!

میاں افتخارحسین: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ ما خو دا یو تپوس کولو چه د احمد شاه بابا په حقله باندے ما مخکښے خبره کړے وه او منسټر صاحب دا وئیلی وو چه زمونږ میټنګ دے او زه په هغے میټنګ کښ دا خبره اوچتومه او د دے مسئلے حل به راوباسم۔ نو مهربانی د اوکړی که د دے خبرے نے راته وضاحت اوکړو د هغے نه پس به بیا ترینه تپوس اوکړو۔

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات): شکریه، سپیکر صاحب۔ زمونږه جی د Information Ministers Inter Provinical Conference وو او ما د اسمبلئ په فلور باندے د پښتون په حیثیت سره د ګران قابل احترام ورور د هغے خبرے په ټاټم کښ دا وعده کړے وه چه زه به دا خبره اوچتوم۔ په هغے کښ Chance هم داسے چه رومبنی خبرو موقع ما ته ملاو شوه، هغے کښ ما Start د دے نه واخستو چه اول زه یو خپل Protest او خپل احتجاج بطورد یو انفارمیشن منسټر ستاسو مخکښے وړاندے کوم او هغوی ته ما دا اووئیل چه د اتوار په شپه باندے په "نګری نګری پروګرام" کښ، جی ما چه کوم الفاظ هلته کښ وئیلی دی، زه به د هغے ترجمه اووایمه، ما اووئیل چه "سلیمان رشید" څوک دے هغه تاریخ د پښتونو او مسلمانانو مسخ کړے دے او دا راته د "سلمان رشدی" څوک ورور یا خونے ښکاری او هغه احمد شاه بابا ته ډاکو وئیلے دی نو احمد شاه بابا ډاکو نه وو او هغه د مسلمانانو یو ډیر لوئے مجاهد وو او هغه د تاریخ یو خلنده ستورے وو او هغه د شاه ولی الله په دعوت باندے په هندوستان باندے حمله کړے وه د هغوی د ظلم او د

بربریت خلاف او هغه ځلور لکهه مرهټیان تخت وتاراج کړی وو او ستاسو په هغه "نګری نګری" کښې تاسو وئیلی دی چه دا نادرشاه درانی وو او نادرشاه درانی نه وو، نادرشاه ایرانی وو چه بیا د خپل یو درباری د لاسه قتل شو او د هغے نه پس بیا قوم نه متفق کیدو نو بیا په احمد خان باندے چه هغه ټاټم کښې به ئے ده ته احمد خان وے او دے سپه سالار وو، په ده باندے ټول قوم متفق شو او د هغے نه پس ده ته احمد شاه درانی او احمد شاه ابدالی خطاب ملاؤ شو جی، نو د هغے Protest کړے دے او د هغے Minutes چه راشی سر، زه ئے بالکل د دے اسمبلئ په فلور باندے پوره شوے یم، هغوی نوټ کړو او هغوی اووئیل چه تا کوم Protest اوکړو، دا بالکل په خانے دے۔ ما ورته اووئیل چه په دے زمونږه جذبات مجروح شوی دی او دا د اسمبلئ په فلور باندے ما وعده کړے ده، ما ځکه Start د دے نه واخستو حالانکه پکار دا وه چه ما کوم د خپلے صوبے د انفارمیشن ډیپارټمنټ یا دلته په اسمبلئ کښې لکه زما بعضے ورونړو سوال پورته کړے وو چه زمونږه د پی ټی وی نشریات په ایبټ آباد او هزاره کښې نه نشر کیږی، هلته هغه بوسټر دومره کم دے نو که په ټهنډیانی یا که په دغه کوم تجاویز وو جی یا زمونږه د ډی آئی خان د ریډیو سنټر دے نو هغه پوره علاقه نه شی Cover کولے۔ دغه شان د ایبټ آباد هم صرف په پندره کلومیټر د هغے په دائره کښې دغه راځی او نوره علاقه ترے محرؤم پاتے کیږی۔ دغه شان چترال هم صرف سټی چترال سره، نو د هغے ډیمانډ د پاره چه کوم د اسمبلئ په فلور زما قابل احترام ورونړو دلته کښې کړی وو او په وخت په وخت باندے هغه ما خان سره نوټ کړی وو نو د هغے نه مخکښے، د ټولو نه مخکښے سر کښې ما جی خپل هغه دغه اوکړو او هغوی اووئیل چه مونږ به باقاعده د دے خلاف انکوائری کوو د دغه سړی خلاف او دا چه ستاسو جذبات ترے مجروح شو، نو د هغے هم پرویز رشید چه چیئرمین پی ټی وی دے، معافی اوغوښته او مشاهد حسین، باقاعده په ریکارډ به راشی جی، اووئیل چه د دے خلاف به مونږه انکوائری کوو او په Next پروګرام کښې به ئے تاسو وارئ چه د هغے به مونږه تلافی اوکړو جی۔ شکریه جی۔

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب! زه بخښنه غواړمه، دا مسئله لږه ډیره اهمه ده ځکه زه پرے د دغه خلاف راوچتیږم۔ زه خو اول د منسټر صاحب مشکور یم چه د وعدے مطابق هغوی هلته کښې دا خبره رااوچته کړه۔ رښتیا خبره دا ده چه په دے خبره کښې هیڅ خبره نشته دے چه په ټی وی نے برملا وئیلی دی، نیغ په نیغه معافی غوښتل پکار دی۔ دے کښې بل څه خبره دریمه نه ځائیږی۔ بل مسنټر صاحب اوونیل چه د مسلمانانو لونے هیرو احمد شاه بابا، دے کښې شک نشته دے چه مونږ ټول مسلمانان یو، مونږ په هغے باندے فخر کوؤ او په مسلمانانو کښې پښتون مسلمان وو خو زمونږ په دے هسټرئ کښې جی د پښتنو مسلمانانو سره کوم حشر کیږی زه لکه د ابراهیم لودهی مثال ورکوم چه هغه کله بابر سره مقابله کوله د پانی پت په میدان کښې، نو بابر په وړومبی ځل دا خبره اوکړه چه کله زه اوګټم د ابراهیم لودهی نه، نو زه به د شرابو نه توبه اوباسم، په دغه ورځ باندے هم هغه شراب څښکی او هغه نن زمونږ په هسټرئ کښې هیرو دے او ابراهیم لودهی چه پښتون دے حالانکه دواړه مسلمانان وو خو دے پښتون دے نو ده ته سزا ملاؤیږی، هغه مغل دے نو هغه ته سزا نه ملاؤیږی، هغه زمونږه هیرو دے۔ نو زه په ډیر بخښنے سره دا خبره کوم د منسټر صاحب په علم کښې راولم چه خاصکر د پښتنو مسلمانانو سره چه کوم زیاتے کیږی، د هغے ازاله د اوکړی، نورخلق د خپل غمونه کوی۔ نو په دغه وجه باندے احمد شاه بابا سره د مسلمان په حیثیت نه، د پښتون مسلمان په حیثیت زیاتے شوے دے، هغه زمونږ د پښتنو هیرو دے۔

جناب محمد اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب! ----------

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر! ----------

جناب سپیکر: هغه مخکښے پاڅیدلے وو، د Call Attention په وخت کښې۔

جناب محمد اورنگزیب خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں شکر گزار ہوں سبحان خان صاحب کا اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے اسی طرح ہی اس میٹنگ میں کہا ہوگا لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ سارے پاکستان کی بے عزتی سارے ورلڈ میں، سٹرل

ایشیاء اور جہاں یہ پروگرام دیکھے جاتے ہیں، وہاں ہو جاتی ہے لیکن اس بے عزتی کے ازالہ کیلئے دوسرے دن اخبار میں ایک چھوٹا سا پیس بھی نہیں آیا کہ اس کی تردید کی گئی ہے یا کی جائے گی یا وغیرہ وغیرہ تو محترم سپیکر صاحب، جس طریقے سے پٹھان لیڈروں کی پنجاب والے بے عزتی کر رہے ہیں، تو مجھے خدشہ ہے کہ پنجاب کا صرف ایک لیڈر ہے رنجیت سنگھ، اس کے ساتھ آئندہ میرا خیال ہے پنجاب والے "رحمت اللہ علیہ" یا "رضی اللہ تعالی عنہ" لکھنا شروع کر دیں تو مہربانی کر کے انہیں ----------

حاجی عبدالرحمان خان: سپیکر صاحب! ----------

جناب سپیکر: حاجی صاحب۔ یو منټ جی، دا عبد الرحمان خان مخکښے پاڅیدلے وو، ایوب جان خان، بیا تاسو -------

سید محمد صابر شاہ: ټهیک شوه جی، ټهیک شوه جی۔ څنګه چه ستاسو خوښه وی ----------

جناب نجم الدین: سر! زما خو دا پنځم خل شو ----------

حاجی عبد الرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! ----------

جناب نجم الدین: او هغه د دریو کسانو لسټ کښې اول زه وومه جی ------

جناب سپیکر: دا خو بیا دوئ زیاتے اوکړو نو زه څه اوکړم؟

جناب نجم الدین: خان لاله، ټهیک ده جی -------

جناب سپیکر: بیا خیر دے عبدالرحمان خان، تاسو کښینئ جی، خیر دے په دے مخکښے لسټ کښې اووایئ جی۔ خه اوس خبره کوئ جی، شابا خبره کوئ او دا ستاسو دغه پاتے دے، ایجنډا هم ستاسو ده۔ ټهیک په ټائم به درنه پاڅمه جی۔

جناب نجم الدین: منسټر صاحب خبره اوکړه، هغه ټائم کښې چه زه پاڅیدلے وومه، بله خبره مے وه خو اوس بله ده جی۔ هغه وخت کښې ما پرون چه کومه جلسه شوے وه، د هغے متعلق مبارکی ورکوله جی او نن په ټی وی باندے د هغے Coverage هم نه دے شوے جی او دا که نن دے او که سبا دے، وائی دوئ هغه طرف ته روان دی او هغوی دے طرف ته راروان دی، داسے خبرے پکښې هم اورو جی، دا صحیح دغه پکښې کیږی۔ خان لالا ته مے

درخواست کوو جی چه دا مخکښ هم دا خبره د هغه په نوټس کښ راوستے وه، زمونږ په دیر کښ یو بوسټر جوړ شوے دے او وختی Complete شوے دے، یو پینځه لس ورځے کار نے هم سټارټ کړے وو نو د هغے متعلق هغه څه ذکراوګرو په هغه خپل بیان کښ چه د میاں صاحب په خبره باندے بیان کیدو جی۔ نو زه وایم چه د هغے د هم ذکر اوکړی چه دوئ به نے کله سټارټ کوی؟

جناب سپیکر: جی عبد الرحمان خان، غوند به جواب درکړی جی، غوند به جواب درکړی۔

حاجی عبد الرحمان خان: ډیره مهربانی۔

وزیر اطلاعات: هغه جی زه جی گزارش کوم خو زما په خیال تاسو د انفارمیشن دے متعلق خبره کوئ که ---------

حاجی عبد الرحمان خان: زه خو خپله خبره کومه ---------

وزیر اطلاعات: نه نه، ما گزارش کوو، دوئ د دا نه وانی چه د شهزاده صاحب خبره کوی --------

حاجی عبد الرحمان خان: یره جی، تاسو دومره مهربانی اوکړئ چه ما له سپیکر صاحب اجازت راکړو نو اوس تاسو مهربانی اوکړئ، کښینئ او بیا جواب ورکړئ خو دا یو مهربانی اوکړئ ----------

وزیر اطلاعات: هغوی وئیل چه زه د ایجوکیشن منسټر خبره کومه، ما وئیل چه زه جواب اوکړم نو بیا د کوی --------

جناب سپیکر: جی د انفارمیشن متعلق باره کښ خبره ده؟

سید محمد صابر شاه: جی هاں، د انفارمیشن حوالے سره خبره ده ---------

جناب سپیکر: نو یو منټ صبر اوکړئ جی، دوئ مخکښے پاڅیدلے وو، بیا خیر دے تاسو به اوکړئ۔

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): دا خو جی اوس اسفندیار باچا اوکړه، اسمبلی خو په څه طریقه چلول غواړی جی۔ Call Attention دے، کوم Call Attention وو او دا مونږ څه ته لاړو جی؟ نو دا خو ستاسو ذمه داری ده،

بحثیت سپیکر دا هاؤس به تاسو د رولز مطابق چلوئ جی ---------

حاجی عبدالرحمان خان: یره جی تاسو، جناب سپیکر صاحب، ---------

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): جناب سپیکر صاحب! Request یہ ہے کہ یہ بحث ہو رہی ہے ' Even this is an important issue لیکن More important than this is the leglisation, we have to carry out that should be ----

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اپنی سیٹ سے بات کریں' یہ زیادتی ہے۔ یہ اسمبلی کا فورم ہے' وہ اپنی سیٹ پر آ کر بات کریں دوسروں کی سیٹ سے آپ بات نہیں کرسکتے ----------

حاجی عبدالرحمان خان: اوس یو شہزادہ پاخیدو او ونے ونیل ----------

جناب سپیکر: یره جی، خپله خبره اوکړئ۔

حاجی عبدالرحمان خان: او خپله خبره کوم جی ----------

جناب علی افضل خان جدون (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تو اپنی سیٹ سے بات کر رہا ہوں ----------

وزیر بلدیات: اگر آپ کو شوق ہے اس طرف سیٹ پر بیٹھنے کا تو میں اُدھر آ جاتا ہوں' آپ اِدھر آ جائیں جی ----------

جناب بشیر احمد بلور: جناب! اللہ کا شکر ہے' مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔ میں چار دفعہ وزیر رہ چکا ہوں' مجھے کوئی پرابلم نہیں۔ آپ کو شوق ہے اور خدا آپ کو یہ مبارک رکھے۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: سر! احمد حسن خان بھی ایک مہمان کی حیثیت سے اس طرف آئے ہیں' خیر ہے کوئی بات نہیں' درگذر کر دیں۔

سید محمد صابر شاہ: خیر ہے جی کوئی بات نہیں لیکن ہاؤس کا جو Decorum ہے' اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے ----------

حاجی محمد عدیل: جناب! وزیر خوراک کی سیٹ پر جھگڑا ہو رہا ہے ----------

جناب سپیکر: تاسو مہربانی اوکړئ جی، گورئ دا ټوله ایجنډا پاتے ده او تاسو لږ خان دغه کړئ جی، اوس دومره ورځے ښے تیرے شوے، دا په آخره ورځ باندے په ما باندے خواه مخواه د Rules enforcement مه کوئ خو پخپله لږه مهربانی اوکړئ، دغه اوکړئ ----------

حاجی عبدالرحمان خان: آخره ورخ ده نو بیا خو به خواه مخوا خبره کوو جی ----------

وزیر جنگلات: یو وخت کښې ترے دا خبره جوړه شی چه سپیکر هم چرته کښې فوجی راولو چه هغه به دا هاؤس کنټرول کوی نو تاسو لږه مهربانی اوکړئ، تاسو لږه مهربانی اوکړئ ----------

جناب سپیکر: هم داسے خبره ده۔ هم دے ته به جوړیږی۔

وزیر جنگلات: تاسو لږ دا دغه اوکړئ، تاسو لږ دا هاؤس کنټرول کوئ، دا ستاسو ذمه داری ده جی ---------

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! دے شهزاده صاحب په چیئرمینانو باندے خبره اوکړه چه د ستینډنګ کمیټئ چیئرمینانو څه کار اوکړو؟ دا خبره دوی اوکړه ----------

وزیر اطلاعات: سر! ما که جواب کړے وے نو ښه به نه وه چه دوئ به دغه اوکړی --------

حاجی عبدالرحمان خان: زه د اوقاف د ستینډنګ کمیټئ چیئرمین یمه جناب سپیکر صاحب، تاسو ته پته ده او ټولو ته پته ده چه مونږ او زمونږ ملکرو په ستینډنګ کمیټئ کښې د اوقاف په کروړونو روپئ آمدن اوقاف له پیدا کړو او په زرګونو جریبه زمکه ورکه مونږه را پیدا کړه۔ باقی اوس دا خبره زه لنډومه، زمونږ د فوډ او ایګریکلچر کمیټئ چیئرمین ناست دے، شهزاده صاحب ته دا په نوټس کښې راولم چه مونږ یو اتیم، پچاسی لاکھ روپئ دے حکومت ته فائده رسولے ده۔ هسے زما خیال دے، ته هلک سړے یے، په دے باندے دغه نے ---------

جناب سپیکر: ښه جی اوشوه۔ عبدالرحمان خان، په دے Topic خو یو شل خله خبرے شوے دی، بس دا راغلی دی۔

حاجی عبدالرحمان خان: سوال دا دے جی مونږ خپله صفائی کوو جی چه چیئرمینان د خپل کار نه غافله نه دی۔ ګنے که کومه خبره ما اوکړه او په هغے کښې غلطی وی نو ما له سزا راکړئ خو دوئ د چیئرمیانو نامه دغه

کړے ده جی ---------

جناب سپیکر: پیر صاحب! فرمائیں جی۔

سید محمد صابر شاہ: یو خو جی دلته کښې خبره اوشوه، صرف ریکارڈ درستګی د پاره، دا زمونږ چه کوم هیروز دی جی دا پښتانه محمود غزنوی، غوری، احمد شاه ابدالی، شیر شاه سوری، دا زمونږه هیروز دی اودا د عالم اسلام، دا محدود نه دی او په دوئ باندے مونږ فخر کوو او زما په خیال باندے د دوئ باره خکه چه دلته نه پاخیدلی دی او په پوره هندوستان باندے هغوی حکومت کړے دے پوره په مسلمانانو باندے۔ نو زه صرف دا گزارش کوم چه مونږ له هغوی د پوره عالم اسلام باندے دغه کوی او هغه مونږ له محدود کول نه دی پکار صرف دے پورے چه جی دا د پښتنو او هغه د ټول عالم اسلام او پښتانه په هغوی فخر کوی۔ پښتانه په هغوی فخر کوی چه زمونږ نه وو لیکن مونږ دا وایو چه هغه صرف د پښتنو نه وو، هغه ټول د عالم اسلام هغه وو۔ تر څو پورے دا خبره کول چه جی پنجابے، پښتون او بل، نو زما په خیال دا تقسیم مونږ له نه دے پکار خکه چه نن که میزائل جوړیږی نو د هغے نوم غوری میزائل ایښودلے کیږی۔ دا زمونږ فخر دے او دا هغه ستارے دی چه کومے په یوه محدوده حلقه کښې محدود کیدلے نه شی۔ بل گزارش زما دا دے جناب سپیکر، چه نن زمونږ ډیر اهم بلونه دی نو که زما په خیال دا موضوع په دغه خائے باندے ختمه شی او هغه بلونو ته مونږه لږه توجه ورکړو خکه چه دوخت کمے دے۔

Mr. Speaker: Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, Mr. Ahmad Hassan Khan, MPA, and Mr. Bahadar Khan, MPA, from Dir, to please move their identical 'Call Attention Notices, No. 822, 827 in the House one after another, please.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ڈیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر! مہربانی کرکے مجھے اجازت دی جائے کہ میں پشاور میں آٹے کے بحران کے بارے میں حکومت کی توجہ مبذول کراؤں اور حکومت کی غلط پالیسی کی وجہ سے عوام کو در در کی ٹھوکریں

کھانے پر بھی آٹا میسر نہیں ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں گا اگر اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: مسٹر احمد حسن خان، ایم پی اے۔

میاں افتخار حسین: جناب سپیکر صاحب! په دے کښې مونږه هم کال اټینشن ورکړے دے۔

ارباب محمد ایوب جان: پوائنټ آف آرڈر، مسټر سپیکر سر۔ زما هم دغه شان کال اټینشن پروت دے۔

جناب سپیکر: ارباب ایوب جان خان! ټول سیکرټریټ مونږه کتلے دے خو چه په ټول سیکرټریټ کښې مونږه اوکتل نوستا دا د نالو والا را اوتو، نو ما اووے چه دا ورله کیږدئ ولے چه گله نے پټه کړے ده۔ ولے تاسو خو دا تکلیف نه کوئ چه تاسو راشئ او سپیکر ته اووایئ چه زما شے نشته دے یا چه ما چا له ورکړے دے چه زه د هغه کس نه تپوس اوکړم۔ دا سیکرټریان ناست دی چه کله مونږه ټول سیکرټریټ اوکتلو نو په ټول سیکرټریټ کښې ستا دا یو د نالو دا کال اټینشن را اوتلو نو ما اووے چه خیر دے، دا ورله کیږدئ گنی په دے ورځ باندے مونږه د فوډ نه علاوه بل نه ایښودلو۔ اوس تاسو چا له ورکړے دے، کوم خائے کښې مو ورکړے دے؟ خو هغه نشته دے۔

ارباب محمد ایوب جان: جناب سپیکر صاحب! گله خو به زه ډائریکټ ستاسو نه کوم، د بل چا نه نه کوم۔ که گله وی نو هغه ستاسو نه کوم ځکه چه په تاسو باندے مے حق دے۔ تاسو اووے چه پټه گله د کړے ده نو پټه گله مے نه ده کړے، ښکاره مے وئیلی دی چه دا Crisis دی او په دے باندے پکار ده چه مونږه Debate اوکړو، ټهیک ده جی۔ گله خو بالکل نشته دے او ستاسو نه به زه خامخا، I have got expectations from you, I will come directly to you. هغه پټه نه ده جی، هغه ښکاره وه او جناب سپیکر صاحب، شاید چه دا زما غلط فهمی وی، ما به د خپل طرف نه ورکړے وی او کیدے شی چه تاسو رسیدلے ته نه وی خو که تاسو ما ته هم اجازت راکړو د یو منټ د

پاره As you are giving the other speakers, so please give me one minute.

جناب سپیکر: اوکړه هسے خو شے دا نه دے جی۔ شے دا دے چه ما ټول سیکرټریټ اوکتلو او په ټول سیکرټریټ کښ ستاسو دغه یو شے راووتلو نو ما اووے چه دا ورله کیږدئ۔ کیدے شی چه دا وی او نور ستاسو څه نه وو۔ تاسو Confirm کړئ چه چا له تاسو ورکړے وی او هغه سړی بیا څه Negligence کړے وی نو I will take that fellow to task.

ارباب محمد ایوب جان: Right, Sir. جناب سپیکر صاحب! ما خو تاسو ته مخکښ هم اوونیل چه غلطی به زما وی شاید خو تاسو په Chair باندے ناست یئ او ستاسو نه زه دا Expect کوم چه You will include my name also.

جناب سپیکر: احمد حسن خان را به شی۔

میاں مظفر شاه: پوائنټ آف آرډر، سر۔ په دے کښ جناب ټول هاؤس Interested دے نو چونکه دا کال اټینشن نوټس دے جناب سپیکر صاحب، نو که تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ او تاسو دا کال اټینشن نوټس Convert کړئ Adjournment motion for discussion نو دا به زیاته بهتره وی، Every body wants to take part in discussion.

جناب سپیکر: Convert به نے کړم که تاسو ټول وایئ او هاؤس ته به Put کړم خو بیا پرے تاسو پوهه یئ؟

میاں مظفر شاه: تاسو به جناب، درے کسانو له اجازت ورکړے وی او په دے باندے ټول خلق وینا کول غواړی کنه، نو که بیا نن اجازت ورکړئ۔

جناب سپیکر: تاسو جی اوس اوکورئ کنه، تاسو که دا وایئ چه Convert نے کړئ Adjournment motion ته، بیا به زه تاسو ته د ایډمشن د پاره وایم نو بیا خو پکښ نن خبره نه کیږی۔ بیا دا سوچ پرے اوکړئ نو۔

حاجی محمد عدیل: د ایډمشن د پاره به ریکویسټ اوکړو۔

جناب سپیکر: مهربانی اوکړئ او ټائم مه Waste کوئ۔

میاں افتخار حسین: جناب سپیکر صاحب! چه د چا شته دے، خیر دے که نه وی

نو هغه چا چه ورکړی دی نو هسے نن خو نے Include کړئ کنه جناب۔ دا چه چا ورکړی دی، زما هم پکښې نوم شته دے۔

جناب سپیکر: احمد حسن خان۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! پشاور میں آٹے کے بحران اور پورے علاقے میں شدید بحران کی وجہ سے حکومت کی توجہ مبذول کراکر یہ جاننا چاہتا ہوں کہ حکومت کے دعوؤں کے باوجود ان مشکلات کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: حاجی بہادر خان۔

حاجی بہادر خان (دیر): ما ته خو جی کاپی نه ده ملاؤ شوے او هغه خپله کاپی راسره ده۔ جناب سپیکر صاحب! معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے کو زیر بحث لایا جائے کہ میرے حلقہ پی ایف۔76 جندول سب ڈویژن میں آٹا بحران سنگین شکل اختیار کرگیا ہے۔ عام آدمی کو آٹا ملنا دشوار ہے جبکہ کوٹہ من پسند افراد کو دیا گیا ہے جو آٹا بلیک میں فروخت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب بشیر احمد بلور۔

جناب بشیر احمد بلور: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب! تاسوته پته ده او هره ورځ مونږه ټول اخبارونه ګورو، تقریباً یوه هفته مخکښې داسے حالات په پیښورکښې پیدا وو چه لاننونه به لګیدلی وو، لاټهی چارج، آنسو ګیس او د دے پورے چه تقریباً یوه نیمه میاشت مخکښې یو سړے پکښې هم مړ شو۔ د اوړو دومره قلت وو په دے پیښورکښې او خاصکر په دے ټولو اضلاع کښې هم دغسے حالات وو او دا حالات په دے وجه باندے وو چه د حکومت هډو څه پالیسی نشته دے۔ نه د Distribution policy شته دے او نه ملونو ته د غنمو ورکولو پالیسی شته دے او نه دا پته لګی چه دا زمونږه د پیښور ښار آبادی، دا اوس چه کوم Census شوے دے، په دے کښې تقریباً څه د پاسه نهه لکهه هغوی Calculate کړے ده، نو دوئ کله هم دا سوچ نه کوی چه لس لکهه زمونږه په دے پیښور ښار کښې افغان مهاجرین هم اوسیږی او بیا په ښارکښې هغه خلق چه کوم د اضلاع نه راشی دلته د خپلو کارونو د پاره، دلته سیکریټریټ دے، دلته د خپل کار د پاره څوک راځی،

دلته اسمبلی ده، د لته گورنر، چیف منسټر او منسټران ناست دی، د دے ټولو حالاتو سره دلته تقریباً آبادی Double شی- چه آبادی Double شی نو پکار دا ده چه د دے سره کوټه هم خلقو ته هغه شان ملاؤ شی- سپیکر صاحب! دا د اوړو بحران چه دے، کله چه مونږه اعلان اوکړو چه پاکستان یو زرعی ملک دے او د هغے باوجود مونږه الوگان هم د هندوستان نه Import کوؤ، شین مرچکے او دالونه هم د هندوستان نه Import کوؤ، بیا زمونږه وزیراعظم صاحب اودریږی او وائی چه د گرین ټریکټر سکیم په تحت به دومره ټریکټرے ورکوم- زه تپوس کوم چه څومره ټریکټرے تاسو دے زمیندارو ته ورکړے دی؟ بیا دوئ اعلان اوکړی چه زمینداروں کو قرضے دے رہے ہیں، نو زه تپوس کوم چه په دے صوبه کښ تاسو زمیندارانو ته څومره قرضے ورکړے دی؟ بیا دوئ هغه زمکے خلقو ته Free ورکوی چه په دے کښ Cultivation کیږی او د څښکلو اوبه مونږه خلقو ته نه شو ورکولے نو دا د ایریگیشن د پاره دا اوبه به د چرته نه راځی؟ نو دا ټول مسائل داسے دی چه د دے مسائلو حل کولو نه بغیردا د اوړو مسئله چه کومه ده، د دے درے کاله اوشو- اول خل زمونږه حکومت وو نو چا به وے چه بیزے پرے ناستے وی نو دا د فلانکو ټرک دے- اوس څه اوشول چه میلو پرے ناست وی نو هغه د فلانکو ټرک وی- نو سپیکر صاحب، په یو بل باندے د الزام تراشئ نه دا مسئله نه حل کیږی- پکار دا دی چه حکومت In time سره ورکړی- پکار ده چه حکومت In time غنم Import کړی او پکار ده چه حکومت خپلے پالیسئ ټهیک کړی- پکار دا دی چه حکومت کوم غنم ملونو ته ورکوی، زمونږه منسټر صاحب روستو خل خبرے کولے چه مونږه هر مل ته به غنم ورکوؤ، چه د دوه گهنټو د پاره غنم هم وی نو هم به ورله ورکوؤ او مونږه یو مل هم نه ایساروؤ- سپیکر صاحب! دا پیسه چه کومه ده نو دا د عوامو پیسه ده، دا د بینکونو پیسه وی، دا هم هغسے د کوآپریټیو په شانتے به شی چه څنگه کوآپریټیو بینکونه خلقو کهلاؤ کړی وو او په اربونو روپئ د خلقو نه اوخوړلے شوے نو بیا په د چا وس هم نه رسیدلو چه د هغوی سره څه چل اوکړو- پکار دا دی چه حکومت صحیح

پالیسی جوړه کړی- دوئ چه وے چه دوه گهنټے مل به چلیږی نو د هغے خرچے به نه پوره کیږی نو ملونه به بندیږی- چه ملونه بندیږی نو دا د چا پیسے ضائع شوے؟ دا د عوامو پیسے دی- دا د بینکونو نه چه ملونه والا قرض اخلی نو هغه هم د عوامو پیسے وی- د دے د پاره یوه صحیح پالیسی پکار ده چه مونږه د دومره Limit پورے به ورکوؤ او د دومره Limit نه پس مونږه نه ورکوؤ- په هغے کښ چیف منسټر صاحب شاید چه د خپلے خوښے دوه کسانو ته ورکړی وو، د هغے په وجه باندے بیا داسے اوشول چه ټولو ته نے ورکړل- هائیکورټ بیا دا فیصله اوکړه- نو پکار دا ده چه زمونږه انډسټری ډیپارټمنټ، زمونږه فوډ ډیپارټمنټ، دوئ د کښینی او یوه داسے پالیسی د جوړه کړی چه د هغے په وجه د عوامو سرمایه هم ضائع نه شی او د عوامو دا ټول Problems هم حل شی- سپیکر صاحب! د افغانستان خبره کیږی چه مونږ ته اوړه نه راځی د پنجاب نه او هغوی دا وائی چه دا اوړه افغانستان ته سمگل کیږی، قبائلو ته دا اوړه ځی- نو مونږه دا تپوس کوؤ چه دا قبائل زمونږه په پاکستان کښ نه اوسیږی- دا افغانستان خو ښکلے ملک وو خو دا افغانستان چا لوټے لوټے کړو؟ دا د چا په پالیسو باندے ټول افغانستان تباه شو؟ تاسو ته به یاد وی او زما دے ورور ارباب صاحب ته به هم یاد وی چه د پیښور په دے کینټ سټیشن باندے به په زرگونو ټنونه غنم راتلل او ټول به افغانستان ته تلل- اوس یوه دانه هم افغانستان ته نه ځی نو د افغانستان خلق به د چرته نه اوخوری- ما سرتاج عزیز صاحب ته Personally دا Request کړے وو کله چه مونږه په حکومت کښ وو، ما ورته ونیلی وو چه ته مهربانی اوکړه د ورلډ بینک، United Nations، یورپ او امریکه ته دا اووایه چه ستاسو چه کله خپل مفادات وو نو زمونږه دا زمکه تاسو استعمالوله، نو پکار دا ده چه اوس خو دومره مهربانی اوکړئ او د دے افغانیانو د پاره غنم خو راکړئ کنه چه نور څه را کوئ- تاسو د دے افغانستان نه ایتهوپیا یا اریټیریا مه جوړوئ- نو داسے حالات پیدا دی- زمونږ دلته په پیښور ښارکښ تاسوته علم دے چه داسے حالات پیدا شوی وو چه خلقو د یو بل سره په اوړو باندے جنگونه کول او اوس نے اعلان دا اوکړو

چه پینځه کلو اوړه به ملاوړیږی، په لانګر کښې به اودریږی- پرون ما ته خلق راغلل او هغوی اووے چه د شناختی کارډ نه بغیر اوړه نه راکوی- نو اوس کوم افغانیان چه زمونږه وروڼه دلته راغلی دی، نو ستاسو د دے غلطو پالیسو په وجه باندے هغوی دلته آباد دی او د هغوی سره خو شناختی کارډ نشته دے نو هغوی به د چرته نه اوړه اخلی؟ نو سپیکر صاحب، زه دا خواست کوم د حکومت نه چه صرف دا اوړه یوه داسے مسئله ده چه د دے نه بغیر، دوئ وائی چه اقتصادی طور باندے ملک ډیر مخکښې لاړو، نو اقتصادی طور باندے ملک به هله ټهیک کیږی چه مونږه Law & order situation ټهیک کړو او Law & order situation به هله ټهیک کیږی چه اقتصادی طور باندے خلقو ته هر شے ملاؤ شی، چه اوړه نه وی نو خامخا به اختلافات جوړیږی او چه اوړه نه وی نو خامخا به جهګړے جوړیږی- چه اوړه نه وی نو خامخا د Law & order situation به Creat کیږی- نو زما به دا خواست وی چه ما دا تپوس اوکړو چه د اوړو ولے داسے دا حالات خراب شول؟ نو ما ته یو Responsible سړی دا اووئیل چه درے زره بورئ مونږ ته روزانه پنجاب راکول او هغه نے بند کړل، نو دا آخر مونږه مسلمانان نه یو؟ دا Discrimination ولے زمونږ سره کیږی؟ د پنجاب نه روزانه درے زره بورئ، مطلب دا دے چه 90000 بورئ میاشت، چه 90000 بورئ اوړه کم شو نو Automatically دلته قحط پیدا شو او خلقو ته اوړه نه ملاویدل- نو زه د حکومت نه دا ریکویسټ کوم چه په مرکز کښې هم د دوئ حکومت دے، بیا به هغه خبره کوؤ نو بیا به دوئ وائی چه دا غلطے خبرے کوی- پکار خو دا دی چه دلته د حکومت دومره نر شی چه دا خپله بجلئ ورله بنده کړی- چه مونږ له اوړه نه راکوی نو مونږه ورله خپله بجلئ څنګه ورکړو؟ هلته اوړه په شپږ روپئ او په پینځه روپئ کلو خرڅیږی، دلته اوړه په دولس روپئ کلو هم نه ملاؤیږی- هغه بله ورځ په مشرق اخبارکښې یو کارټون وو چه په هغے د خلقو سره بیګونه د پیسو نه ډک وو او اوړو ته ولاړ وو لیکن اوړه نه ملاویدل- نو په دے جالاتو کښې پکار دا ده چه په مرکز کښې هم د دوئ حکومت دے او په صوبه کښې هم د دوئ

حکومت دے، چه مرکز ته دومره اووانی چه دا درے زره بورئ اوړه روزانه ولے بند شو؟ دا مونږه حق لرو چه د دوئ نه تپوس اوکړو او دوئ د مونږ ته Explain کړی چه هغوی دا ولے بند کړل؟ د دے سره تر کومه وخته پورے چه پنجاب مونږ ته اوړه نه راکوی نو مونږ ته دا Problem به وی او د دے باره کښې زه دا وایم چه حکومت د کښینی او یو داسے لائحه عمل د جوړ کړے شی چه په هغے باندے عمل اوشی چه د پنجاب سره د خبره اوکړی چه هغوی ولے مونږ ته اوړه نه راکوی؟ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: احمد حسن خان، پلیز۔

جناب احمد حسن خان: حاجی غفور جدون صاحب چه کوم نن سبا د خوراک د وزارت انچارج دے، زمونږه ډیر پخوانے قابل اعتماد دوست دے او دے موجوده صورتحال ته چه مونږه دا گورو نو زمونږه دا خیال دے چه شاید حقائق د ده په نوټس کښې نه غواړی۔ د هغے بنیادی وجه جناب سپیکر، دا ده او زه وریته یو څلور پینځه خبرے کول غواړم د دے د پاره چه په حقیقت کښې زه د ده توجه را گرځول غواړم۔ زه وایم چه گنی د ده خلاف څه سازش روان دے۔ جناب سپیکر! شاید د دے بنیادی وجه دا کیدے شی چه دوئ ټول اختیار ایډمنسټریشن ته ورکړے دے او د ایډمنسټریشن د انگریز د وخت نه، ځکه چه انگریز به په ایډمنسټریشن کښې د مسلمانانو او د پاک و هند د خلقو خلاف هغه خلق ساتل چه هغوی به د انگریز حکمران هرے ښے ته خو به نے ښه وے، خو بدے ته به نے ورله هم ښه وے۔ دا خو جناب سپیکر، د دے ایډمنسټریشن په ذهن باندے هغه وراثتی او نفسیاتی اثر دے چه هغه نن هم یو خپل وزیر، یو منتخب نماینده چه هغه د دے صوبے یو مسلمان پښتون بچے دے، هغه ته هم د انگریز آقا په نظر باندے گوری او چه کوم څه کیږی جناب سپیکر، یوسف ایوب صاحب د مل مالک دے نو دے دا وائی چه په دے باندے څوک پوهه نه شی۔ گړ بړ پیدا کول غواړی۔ جناب سپیکر! دلته بل شکایت هم دے چه یو شهزاده صاحب ته ډبل کوټه ملاوړیږی، شکر دے چه هغه په خپل سیټ نشته دے، هغه دلته ناست دے او هغه دلته حالات خرابوی، دا تقسیم شوی دی په دے علاقه کښې۔

جناب سپیکر! درخواست دا دے چه انتظامیه دا کوشش کوی چه هغه ده ته اووانی چه سب ٹھیک ہے۔ هغه بله ورځ ما دلته یو اخبارکتلو او په یو ورځ په اخبارکښ، په هغه ورځ باندے تاسو دا Fix کړے وو، نو ما د هغے د پاره د یوے ورځے په اخبارکښ کتل چه د اوړو خلاف د خلقو ځومره شکایات دی؟ زما یو فوټوګرافر ورور راغے او بیا په اخبارکښ سبا راغلل چه " اسمبلی کے پاس کوئی بزنس نہیں ہے لہذا معزز ممبر اخبار دیکھ رہا ہے" په خدائے یقین اوکړئ چه هغه اخبار ما د دے د پاره کتلو چه په دے یو اخبارکښ که دا وزیرصاحب د ډی-سی، اے-سی او ایس پی نه تپوس اونکړی او دے پخپله دا تکلیف اوکړی او ماښام اخبار اوګوری نو زما په خپل خیال د ده بیا دا حق جوړیږی چه چیف منسټر ته دا اووانی چه دا انتظامیه ټوله معطل کړه او د نوکرئ نه نے اوباسه او د هغے مثال دا دے جناب سپیکر، "داؤدزئی کے لوگوں کا صوبائی اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کیونکہ ان بیچاروں نے آٹے کی قلت کے خلاف جلوس نکالا تھا۔ لاٹھی چارج بھی ہوگیا اور لوگ جیلوں میں بھی چلے گئے"۔ 12 فروری مشرق۔ مشرق پکښ اوس کله نه کله لږ د دے اشتهاراتو د پاره چهکه هم لګوی، د حکومت لږه ډیره مرسته هم کول غواړی جناب سپیکر۔ مخکښ پالیسی ډیره % 100 صحیح وه جناب سپیکر۔ "چارسدہ میں آٹا بحران کے خلاف احتجاجی مظاہرہ، 10 فروری مشرق"۔ مسٹر سپیکر! آٹے کی قلت نہیں۔ دا واورئ اوس جناب سپیکر، دا خبره ده، دا عابده حسین هم وئیلی وو۔ وائی نن ما ته اوښایئ چه په ټول پاکستان کښ د اوړو نه څوک مړه دی خکه چه هغے ته Daily situation report تلے وو چه هغه د ډی-سی او د ایس-پی صاحب بهادر نه تلے وو، د آئی-بی نه به تلے وو، د عوامو نه نه وو خبر۔ هغے هم دا وئیلے وو چه "آج تک آٹے کی قلت کی وجہ سے کوئی مرا نہیں ہے"۔ دلته هم دا رپورټ کیږی، "آٹے کی قلت نہیں، تمام اضلاع کا کوٹہ بڑھا دیا گیا ہے۔ حکومت کسی بلیک میلنگ میں نہیں آئے گی" وزیر خوراک۔ مشرق 10 فروری۔ زما دے ورور ته دا رپورټ غلط ورکړے شوے دے۔ "آٹے کی قلت، پشاور میں فلور ملز مالک سمیت تینتیس افراد گرفتار، صوبہ سرحد میں امن و امان کی صورتحال پر اظہار اطمینان"۔ دا بیا د ایډمنسټریشن رپورټ دے۔ "فلور ملوں کیلئے گندم کا کوٹہ دگنا کر دیا گیا ہے"۔ دا

وائی، دلته دا خبره ده، "آٹے کی قلت جہانگیرہ اور مضافات کے عوام چوکر کھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اکوڑہ خٹک، شیدو، جہانگیرہ میں سخت احتجاج"۔ مشرق 12 فروری۔ مسٹر سپیکر، "اور یہاں تک کہ مقامی انتظامیہ نے چپ سادھ لی ہے۔ حکومت کے وعدے دھرے کے دھرے رہ گئے"۔ بیا جناب سپیکر، د "دیو" چه کوم "دیو" ورته وائی، دا خدمت کوی د خلقو، نو هغه خدمت کمیټی والا څه وائی؟ "نوشہرہ میں آٹے کی تقسیم کا طریقہ کار درست نہیں۔ خدمت کمیٹی نوشہرہ، اختیار ولی۔ آٹے کی غلط تقسیم کی وجہ سے غریب عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے"۔ دا So on and so forth. مسټر سپیکر! که تاسو دا اخبارات اوګورئ نو تاسو ته به پخپله پته او لګی چه څه صورتحال دے؟ جناب منسټر صاحب چه کله د دے وزارت قلمدان واخستو او زمونږ سره کمیټئ په Meeting کښې راغے خکه چه د خوراک او د زراعت کمیټئ زه هم ممبر یم، نو دوئ چه د کوم خپلو ارادو اظهار اوکړو، مونږ ورله شاباش ورکړو۔ دوئ چه کوم کاوش اوکړو، مونږ ورله دغه کوڅ خو په دے مینځ کښې There is something wrong in the bottom, Mr.Speaker, دے کوټه زیاتوی جناب سپیکر، دے وائی چه ما دګنا کړے ده، خلق بیا هم احتجاج کوی او نن په دے صوبه کښې امن و امان ته د ټولو نه غټه خطره چه کومه ده، نو د اوړو قلت دے جناب سپیکر۔ بیا جناب سپیکر، دوئ چه د کومے بورئ سرکاری قیمت ایک سو پینتالیس او ایک سو ساټه روپئ ایښودے دے، زه ورته جناب سپیکر، په ضمانت سره دا خبره کوم چه هغه بورئ اوړه په بازار کښې په دو سو بیس روپئ باندے خرڅیږی۔ اوس دوه خبرے دی جناب سپیکر، یا به ډی سی او ایس پی رشتیا وائی یا به هغه عوام چه کوم خپلے خیټے د ماتم پشان ډبوی او سرکونو ته را اوخی او بیا ظلم در ظلم دا سلسله چه بیا په هغوی باندے جناب سپیکر، لاټهی چارج کوی، بیا په هغوی باندے آنسو ګیس استعمال کیږی او بیا جناب سپیکر، د داؤدزئی چه کومه زما د مشر ورور په حلقه کښې راځی، د هغے کسانو خلاف ئے چه کومه پرچه کړے ده، هغه د شعیب خان د بغاوت د پرچے نه هم زیاته سنګین ده۔ هلته تاسو اوګورئ جناب سپیکر، تاسو هغه پرچه را اوغواړئ او ایف۔ آئی۔ آر تاسو ته نزدے خکه

د هغوی گناه دا ده چه د اورو نه ملاویدو په وجه د هغوی بچی د لوږے نه د مړه کیدو د وجے نه هغوی سړک ته اوتی دی، احتجاج نے کړے دے جناب سپیکر- زه په دے باندے نه پوهیږم چه د یو عوامی جمهوری حکومت، نن که تاسو دا ټول بلونه اوګورئ د دے حکومت آخیرنئ پیره دا ده جناب سپیکر، چه دا قانون به مونږ منظور کوؤ او دے کښ دا اختیار هم حکومت اخلی چه د دے قانون خلاف، د دے بل خلاف چه څه کارکردگی کیدے شی، خلق به عدالت ته نه ځی جناب سپیکر، څوک به احتجاج نه کوی، څوک به چغه نه وهی، څوک به سړک ته نه اوځی- څوک به د حکومت د غلط کار خلاف عدالت نه ځی- په اخبار په پابندی، په ایم پی ایز به پابندی، ایډمنسټریشن له به اختیارات ورکړلے کیږی، د دے انجام به څه وی؟ د دے انجام به تباهی وی او نمبر ایک ملزم به کټهرے کښ اودیږی زما ورور غفورجدون څکه جناب سپیکر، چه د خوراک محکمه د ده سره ده، نو لهذا دا زما مجبوری ده چه زه د ده توجه را ګرځوم او که توجه دلته نه راوګرځی نو وائی خیر ما خیر شما زما پکښ بیا څه دی جناب سپیکر، خو حالات او صورتحال نن په دے صوبه کښ ښه نه دے- په هره ضلع، په هر تحصیل او په هر خائے کښ جناب سپیکر، که تاسو اوګورئ، صورتحال- ډیر زیات بد تر دے او زما پخپل خیال چه په هر ملک کښ بغاوت چه کله راځی نو د خیټے بغاوت د ټولو نه زیات خطرناک وی- په هغے کښ بیا دا څوک نه ګوری چه غفور جدون صاحب یا پیر صابر شاه صاحب د مسلم لیک سره تعلق لری یا احمد حسن د پیپلز پارټئ سره تعلق لری یا بلورصاحب د اے این پی سره تعلق لری- په هغے کښ به هراوږے سړے په فلور ملونو حمله کوی جناب سپیکر، د چا سره چه اوړه وی، په هغه به حمله کوی، په کورونو به حمل کوی او دا بغاوت به څوک نه شی کنټرول کولے جناب سپیکر او د دے ذمه دار به حکومت وی- خو زما ویره دا ده چه ذمه دار بیا حکومت وی څکه چه دا پالیسی خو حکومت نافذ کوی خو خطرناک صورتحال به زما ورور غفور جدون ته وی، لهذا زه د دوئ توجه دے خبرے ته را ګرځول غواړم چه د انتظامیے په O.K رپوټ باندے د یقین نه

کوی۔ صورتحال ډیر زیات ابتر دے۔ عوامو ته ډیر سخت مشکلات دی او د دے نه مخکښ چه یو خونی بغاوت په دے ملک کښ یا باالخصوص په دے صوبه کښ راشی جناب سپیکر، دا حالات د دوئ کنټرول کړی۔ ډیره مهربانی، مسټر سپیکر۔

جناب سپیکر: حاجی بهادر خان، ایم پی اے، پلیز۔

حاجی بهادر خان (دیر): شکریه، سپیکر صاحب۔ بشیر خان او احمد حسن خان په تفصیل سره خبره اوکړله، زه به مختصر غوندے خبره اوکړمه سر۔ ما خو جدون سره خبره کړے هم ده۔ زمونږه بد قسمتی یا خوش قسمتی خو زما حلقه داسے خائے کښ ده چه هغے ته د افغانستان باؤنډری هم ده او باجوړ ایجنسی متصل پرته ده۔ په هغے کښ کله چه مخکښ Crisis راغلے وو په 1997 کښ، مونږه یو طریقه کار کړے وو چه هغه اوړه خو پوره نه رسیدل خو هغه که کوم چهټاکئ چه د چا رسیدل نو هغے د پاره مے یو طریقه کار جوړ کړے وو۔ هر تحصیل ته هم هر غټ بازار دکاندار چه هغه څومره د اوړو ډیلران وغیره غونډ کړے وو، د هغوی په خوښه باندے مونږه یو یو سړے په بازارکښ ټاکلے وو او هغه هم بیا په واړدونو باندے تقسیم کړے وو۔ باقاعده به هرسحر د خپل واړد سړے راتلو او د هغه سړی نه به نے خپل اوړه اوړل۔ اوس په دے دورکښ د دے روژے او د روژے نه را وروستو دا منسټر صاحب چه راغلے دے، دوئ هغه اختیار انتظامیے والا ته حواله کړے دے او هغوی داسے خلقو له ورکړی دی چه هغوی پچاس خلتے، هغه وړے وړے خلتے چه دی نو هغه نے ورکړی دی۔ زه څه وایمه۔ زه بیا راغلم د ډی سی صاحب سره مے بیا هم خبره اوکړله چه دا داسے خلقو ته حواله شوی دی چه هغه نے په بلیک خرڅوی۔ د ایجنسئ خلق نے اوړی او د افغانستان باؤنډری ده، افغانستان ته نے اوړی۔ دا داسے خلقو له ورکوئ چه هغه کم از کم دے عوامو تا دا شته چه کوم څه راځی، که دا رسی او که نه رسی خو چه دا په صحیح طریقه تقسیم شی۔ چونکه ډی سی صاحب بیا هم په هغے باندے هیڅ قسمه څه غور او نه کړو، څه عملدرآمد نے او نه کړو، صرف دا نے ونیل چه دا ما ته د بره نه وینا ده۔ نو

زه صرف دوئ ته دا درخواست کومه چه کوم څه چه دوئ دا مونږ له راکوی هغه کوم څه چه راځی، خدائے شتے که هغه نیم خلقو ته هم رسی، خو دا کوم څه چه راځی چه هغه په صحیح طریقه باندے هلته تقسیمږی او په صحیح طریقه باندے خلقو ته ورکړے کیږی، زما په خیال څه نه څه گزاره به پرے روانه شی۔ ستاسو په وساطت دوئ ته درخواست کومه چه دوئ راشی او هلته کښ پخپله اوگوری، د هغه خلقو شکایات واوری چه هغه په ډاگه باندے تقسیموی او په ډاگه نے خرڅوی او خبره کوی، وائی چه دا ما سره د فلانکی حصه ده، وروره په دے کښ د چا څه نشته دے، دا زه ورکومه خکه چه تاسو له نے نه شم درکولے۔ نو دا دوئ ته درخواست کومه چه تاسو پخپله باندے راشئ، هغه اووینئ، داسے خلقو ته نے حواله کوی، هغه د دے خائے نه چا له مه ورکوئ تاسو۔ هلته کښ اوگورئ چه خلق بے خوښ کړی او د خلقو خوښه باندے هغه چا ته ورکوئ چه هغه کم از کم لږ راځی او که ډیر راځی خو چه هغه کوم راځی او هغه عوامو تا رسی۔ ډیره مهربانی۔

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب! ستاسو دفتر کښ شته دے، پروت دے جی --

جناب سپیکر: نه نه، آنریبل منسټر، پلیز۔ هیچ چا ته نه شی ورکیدے، د ټولو پراته وی په دفترو کښ۔ پلیز، آنریبل منسټر۔

جناب غفور خان جدون (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر زیات مشکور یم۔ دا کال اتنیشن نوټس چه کوم دے ---------

میاں افتخار حسین: زه به داسے اوکړمه چه د خپلے حلقے د پاره به د دے خائے نه واک آوټ اوکړمه جی۔ د ټولو نه غټ، زما د خپلے حلقے متعلق، نه جی تاسو ټول عمر، مطلب دا چه تاسو سل په سله د مسلم لیگ په نوم باندے زما په حلقه کښ خدمت کمیټئ ته حواله کړی دی او سیاست پکښ کوی په اوړو کښ۔

جناب سپیکر: آنریبل منسټر، پلیز۔

وزیر خوراک: میاں صاحب هسے خفه شو۔ میاں صاحب متعلق کومه خبره کوم، خفا کیږی د نه۔ راځه کښینه، خبرے زما واوره۔ که غلطے وی،

پاڅه راشه خبرے واوره ولے خئ؟ عرض دا دے جناب سپیکر صاحب، دا بشیر بلور صاحب چه کومے خبرے اوکړے، د قرضه جاتو متعلق یے اوکړے، د مخالفت برائے مخالفت متعلق خبرے یے اوکړے، نکته چینی یے اوکړه جی۔ زه یو عرض اوکړم، بشیر صاحب زما خبرے واوره ښه توجه سره د پیښور ښار متعلق۔ په پیښور ستی کښ دس هزار بورئ به مونږه ورکولے جی، دس هزار بورئ غتے جی۔ د دے نه جوړیږی جناب سپیکر صاحب، تقریباً ستاون هزار تهیلئ بیس کلو گرام روزانه جی۔ روزانه دوئ ته کوم غنم ملاویږی چه کوم ما دوئ تا سوا کړل گیاره هزار چار سو، ستاون هزار د دے نه تهیلئ جوړیږی د پیښور ښار د پاره جی۔ په دے کښ د فیئر پرائس شاپ کوته گیاره هزار چار سو ده جی، باره هزار تهیلئ د نان بائیانو کوته ده جی Daily، آته هزار پانچ سو نو بورئ د دیهات کوته ده چه کوم پیښور ښار سره دی۔ تئیس هزار پینتالیس بورئ د پیښور ستی کوته ده جی (تالیاں) چار سو ستر بورئ جی د ایف آر ده جی، دا چهپن هزار ایک سو انسته بورئ جوړیږی د پیښور ښار د پاره جی۔ چار سو اتهتر ډیلر دی په پیښور ښار کښ، چوبیس فیئر پرائس شاپس دی جی۔ د دے نه علاوه په Surrounding area کښ جدا ډیلران دی جی۔ په رمضان شریف کښ مونږه دا تین سو نه ستر ته راوستل۔ د ټولو مخکښ هغوی چه کومه مظاهره اوکړه چه مونږ Dealership نے منسوخ کړو۔ بیا فوراً دوه ورځے پس مونږ تین سو ته بیا اورسول، چار سو اتهتر ته رسولے دی بلکه دے کښ اضافه روزانه کیږی۔جناب سپیکر صاحب! د غنم او د اوړو بحران نشته په دے صوبه کښ جی۔ایک لاکه ټن پچیس هزار ټن مونږ ته MINFA غنم د میاشت راکوی جی، پانچ هزار ټن Daily۔ د پندره اگست نه مخکښ په دے صوبه کښ چار هزار ټن به په ملونو کښ Grinding کیدو او دوه هزار ټنه اوړه راتلل د پنجاب نه۔ د پندره اگست نه بعد چه کوم پنجاب گورنمنټ په مونږه پابندی اولگوله، دا منسټری ما ته ملاؤ شوه جی، نو پانچ هزار ټن ته دا ما اورسول۔ ایک هزار ټن په هغه ورځ مے د دے اضافه اوکړه۔ اوس زما دا یو ورور وائی چه پالیسی نشتے۔ پالیسی ولے نشتے؟ پالیسی شتے۔ د کوم

ځیز نه مونږه انکار کوؤ؟ ایک سو تئیس ملونو په دے صوبه کښې ټول دی۔ تین په فاټا کښې وو او ایک سو بیس په دے Settled area کښې ملونه وو۔ نن نے پالیسی چه مونږه راغوښتله، پندره ملونه تیار وو جی۔ چیف منسټر صاحب ونیل چه هیڅ څه سیاسی رقابت نه باوجود چه په هغے کښې کومے پارټی والا مل جوړ کړے دے، چه هغه هر څوک وو جی، خلقو په دے باندے پنځوس کالو کښې مخکښے چه په دے کوټه څه کار کړے دے، هغه ستاسو نه پټ نه دے جی۔ مونږه بغیر د هائیکورټ ته تلو د پاره چیف منسټر صاحب آرډر اوکړو چه ټولو ته کوټه ورکړئ، نو پندره نوے ملونو ته مونږه کوټه ورکړه جی۔ دا په ریکارډ ده جی او اوس تقریباً لس اتو ورځو کښې یا شل ورځو کښې یا میاشت کښې نور ملونه هم تیاریدل جی۔ جهګړه خو ستاسو دا ده، په دے باندے جهګړه دا ده چه نورو ملونو باندے د پابندی اولګی۔ په قانون کښې نشته جی په ملونو باندے پابندی۔ سبسډی ته راځم۔ زما خبره واورئ، د پانچ هزار ټن نا په دے میاشت کښې پانچ هزار چارسو نوے ټن ته مونږه کوټه اورسوله جناب سپیکر صاحب۔ پانچ سو ټن مونږه Daily د MINFA د آرډر باوجود ------

<u>ارباب محمد ایوب جان</u>: پوائنټ آف آرډر۔ جی یو پوائنټ آف آرډر کومه I have got the right, Sir. دا جدون صاحب چه وائی دا ملونه مونږ جوړ کړل او دومره غنم شو نو دا اوره زمکے اوخوړل که آسمان اوخوړل که الماری اوخوړل؟ چا اوخوړل؟ عجیبه خبره ده جی۔

<u>وزیر خوراک</u>: جناب سپیکر! آپ اس کیلئے دن مقرر کریں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں اس کا جواب دوں گا، میں اس کا منسٹر ہوں انشاء اللہ تعالیٰ مجھے ریکارڈ زبانی یاد ہے۔ جو کچھ بھی آپ کہیں گے میں آپ کو اس کا جواب دوں گا۔ (تالیاں)

<u>Arbab Muhammad Ayub Jan</u>: We want to have a debate on the floor of the House, Sir.

<u>وزیر خوراک</u>: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ دوہ سوہ ملونه په دے صوبه کښې اولګی جی، که دوه سوه ملونه جوړیږی، دغه پانچ هزار ټن غنم دی، دا په دوئ تقسیمیږی جی۔ کوټه سوا

نشتہ که دوه سوه ملونه جوړ شی، که ډهانی سو جوړ شی، که تین سو جوړشی، پانچ هزار ټن دی جی- بیا هم د صوبانی وزیر اعلیٰ د حکم مطابق پانچ سو ټن Daily مونږه کوټه اضافی دوئ له ورکړے ده جی- بحران نشته چه بحران چرته دے- مونږه کله اوړه کهلاؤ کړل، پچانوے فیصد افغانستان والا وو، پندره لاکهه رجسټرډ افغانیان دے او بغیر د ریکارډه تقریباً تیس لاکهه دی جی- د دے صوبے دو کروړ، چه لاکهه آبادی ده بمع فاټا کښ، دا نه وی چه مونږه په افغانانو باندے بند کړل خو هغه خائے لاټن کښ به چلولو، پچانوے فیصد به د هغوی اکثریت وو- د هغے نا بعد مونږه دا فیصله اوکړه چه دا اوړه تاسو کهلاؤ کړئ- چه کله مونږه کهلاؤ هغوی ته ورکړل، هیڅ راشن بندی نه وه، هیڅ راشن کارډ نشته، هیڅ شناختی کارډ نشته چه کله مونږه اوړو کهلاؤ کړل خلقو له لس سیره، شل سیره، من شروع کړو جی، هغه لاټنونو بیا هډو ختم شو-

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>، دا خو دوه ورځے اوشوے، دوئ کړی دی او دا لاټنونه چه مخکښے هم وو خو د هغے لاټهی چارج او د هغے خبره کوؤ-

<u>جناب سپیکر</u>، دا درمیان کښ دغه مه کوئ، کال اټینشن نوټس دے-

<u>وزیر خوراک</u>، کال اټینشن نوټس دے، ډیبیټ د هغه اوکی- بیا بشیر صاحب چه څه د زړه کښ راځی، بهړاس د اوباسی- مونږه به انشاء الله تعالی جواب درکوو جی- جناب سپیکر صاحب!-------

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>، خبره دا ده چه مونږ دلته دا خبر د علاقے او د عوامو خبره کوؤ، څه بهړاس مړاس خبره نه ده او تاسو ته کله هم ریکوسټ نه دے کړے څه د پاره چه تاسو زما دا وایئ چه یره ستاسو ما نه ده منلے نو په دے وجه ستاسو زړه کښ بهړاس دے- مونږ نه چرته ریکوسټ کړے دے، نه چرته بهړاس تاسو خلاف وی- صرف زمونږ مطلب وو چه د عوامو خبره کوؤ، هغه بیا به هم کوؤ بیا به هم کوؤ-

<u>وزیر خوراک</u>، زه جناب سپیکر صاحب، سیاسی خبره نه کوم- ما ته هر څه پته ده، هغے باندے نه کوؤ چه زه بهړاس ویستل غواړم، زه صحیح حقائق بیانومه چه څه زما حق دئ، هغه به زه پیش کومه جی- د اوړو بحران

جناب سپیکر صاحب، نشته- بالکل نشته، آن دی فلور وایم جی- زما عرض واوری جی --------

جناب نجم الدین: پوائنټ آف آرډر، سر- جناب سپیکر صاحب! د اوړو بحران نشته نو دا جلوسونه او دا جلسے، دا څه شے دے جی؟ نه نو زمونږه هم خبره----

جناب سپیکر: تاسو خپلے خبرے اوکړئ جی --------

جناب نجم الدین: د خلقو تباهی اوشوه او دوئ وائی چه د اوړو بحران نشته-------

جناب سپیکر: کښینئ کښینئ- تاسو داسے وایئ او هغوی داسے وائی -----

جناب نجم الدین: داسے د اووائی چه شته خو زمونږه غلطی ده، سمه خبره د کوی-

وزیر خوراک: اصلی خبره دا ده جی چه په پیښور کښ، په نوشهره ضلع کښ میاں صاحب د دے ګله اوکړله- د دوئ 3900 ټن کوټه وه جی، ما ورته 5000 ټن کړله- د دیر 56000 بورے Monthly کوټه وه، ما ورله 70000 بورے کړله- 56100 په ریکارډ باندے ده، 70000 هزار ته مے اورسوله جی- د مردان کوټه کمه وه، هغه مے سوا کړله- دو کرور چه لاکه آبادئ باندے زه خبره کوم- د چارسدے کوټه مو سوا کړله- په هزاره ډویژن کښ هیڅ قسم کمے نه وو، صرف دا په پیښور ویلی کښ او په نوشهره، مردان او په دے کښ وو په تقسیم کار باندے او صرف سیاسی خبرے لکه څوک، یو ډیلر چرته په غلطئ باندے د مسلم لیک نه او دا بله پارټی وائی، دے ولے کیږی؟ جماعت اسلامی وائی، دے ولے کیږی او NAP والا وائی، دے ولے کیږی؟ صرف په ډیلرشپ باندے جګړه ده، نور په هیڅ څیز باندے جګړه نشته بلکه مونږه انتظامیه ---------

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! مونږ په فلور آف دی هاؤس دا کلئیر کټ خبره کوو چه نه چرته --------

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب! -----

جناب نجم الدین: بس جی، دا کمیټی ته اولیږئ۔ (شور)

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب! زه په Personal explanation باندے ولاړ یم۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! په پیښور کښې پچیس ملونه دی جی ---

میاں افتخار حسین: زه په Personal explanation باندے ولاړ یم۔

جناب سپیکر: ستاسو نوم نے میاں صاحب، اخستے دے؟ لږ پریږده چه هغوی خبره ختمه کړی بیا به درله د Personal explanation اجازت درکړمه۔ تاسو مهربانی اوکړئ، کښینئ، دا تاسو څه کوئ؟

وزیر خوراک: جناب سپیکر! په پیښور ښارکښې دا پچیس ملونه دی۔ دا ضلعی انتظامیے د دوئ په صلاح باندے ډیلرشپ مقرر کړے دے۔ که دے پیښور ښارکښې، په ضلع کښې دوئ ته په دے ډیلرانو باندے څه قسم شکایت وی، که څه Amendment پکښې کول غواړی، نور پکښې څه کول غواړی نو زمونږ د طرف نه کهلاؤ اجازت دے۔ نه حکومت د دے نه سیاسی فائده اوچتول غواړی، نه حکومت په بحران کښې Involve دے جی او زه درته دا وایمه چه د هر څیز د پاره څومره چه د دوئ ضرورت دے، هغه ضرورت ورته مونږه پوره کړے دے جناب سپیکر صاحب، او که په دے لسټ باندے د دوئ اعتراض وی، دا لسټ ما سره د ټول پیښور ښار دے جی، دا د دوئ سټمپ کړی، د دے نقل زه سیکرټری سرحد اسمبلی ته ورکومه جی، د دے کاپیانے د دوئ له ورکړی۔ دوئ د پخپله باندے اوګوری چه واقعی دا ډیلرشپ شته که نشته؟ او د ګوری که څه قسم Amendment پکښې کول غواړی نو مونږ ته هیڅ اعتراض نشته او نه ورسره زمونږ کار شته۔ په ټول صوبه سرحد کښې زه یادوم --------

حاجی عبدالرحمان خان: سپیکر صاحب! -------

وزیر خوراک: یوازے په پیښور ښار کښې زه نه یادوم، هر خائے یادوم۔ په مردان، صوابئ، چارسده، پیښور، نوښار، په Southern districts کښې، په ملاکنډ کښې بلکه په ټول صوبه سرحد کښې په ډیلرشپ کښې چه دوئ څه

کول غواړی، زمونږ فوډ ډیپارټمنټ ته پرے هیڅ قسم اعتراض نشته۔

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! په پوائنټ آف آرډر باندے یو منټ خبره کومه ------

جناب سپیکر: چه هغوی Personal explanation باندے خبره اوکړی - Personal explanation جی۔

حاجی عبدالرحمان خان: پوائنټ آف آرډر هم تاسو نه دغه کوے؟ د دے جواب ترے نه غواړمه جناب سپیکر صاحب -----

جناب سپیکر: چه هغوی په Personal explanation باندے خبرے اوکړی نو بیا پاڅئ خبره اوکړئ کنه۔ تاسو بل له نمبر نه ورکوئ او هم خان له، هر یو سړے وائی چه هم زما نمبر به وی۔ هغه مخکښ دے۔ هغه په پوائنټ آف آرډر باندے ما Allow نه کړلو، اوس په Personal explanation دے۔

میاں افتخارحسین: جناب سپیکر صاحب! شکریه۔ وزیر صاحب چه کومه خبره اوکړله، کم سے کم زه خپله خانی دا خبره کوم چه دا دوه کاله اوشو چه کله زمونږ طوفان صاحب وزیر وو، زه واحد هغه ایم پی اے یمه چه ما په خپل هغه حکومت کښ روډ بلاک کړے دے، مل مے بند کړے دے او نیغ په نیغه ما د خدائے په فضل سره او د دے اسمبلئ په فلور باندے زه دا خبره کوم چه که چرته د یوے پیسے په دے خبرو کښ زمونږه عمل دخل وی نو زه سبا ته د ایم پی اے توب نه استعفئ ورکوم۔ دا وزیر صاحب بیخی Misguide شوے دے۔ دوئ ته غلط انفارمیشن ملاؤ شوی دی او دوئ د غلط انفارمیشن په بنیاد هلته کښ سیاسی مداخلت کوی او ډی-سی نیغ په نیغه ما سره ذاتیات کوی۔ زه خو په دے خفه یم او ډی-سی د دوئ نمائنده دے او هغه ډی-سی چه کوم دے نو جناب سپیکر صاحب، باقی دا خبره، هغه بله ورخ چه دوئ ونیل ټول ډیلران کینسل، په نوښار کښ جی ټول ډیلران کینسل او د فلانکی سړی نه نومونه واخلئ، نو دوئ د ډی-سی په Through باندے، مجسټریټ ته ټیلیفون راغلو چه دا د خدمت کمیټئ چیئرمین درخی او د دوئ نه لسټ واخله۔ زه خالی د پی ایف-9 خبره په

دے بنیاد کوم چه دا د یو، یو نیم کال راسے او زه، دا وزیر صاحب د اووانی چه په دروغو ده ته ما شکایت کړے دے؟ سوال نه پیدا کیږی- په هغه ورځ د میاں افتخار مړ شی چه هغه د اوړو د پاره داسے شکایت کوی خو د عوامو د حق د پاره جنګ کوو او په نره نے کوو او د دوئ تقسیم سیاسی تقسیم دے- سیاسی مداخلت پکښ کوی او په هغے کښ د کمیشن تر بنیاده پورے ټول پکښ د "الف" نه واخلئ تر "ی" ملاوَ دی- دوئ وائی چه اوړه شته دے او رسی نه خکه نه رسی چه هغه انتظامیه پکښ Involve ده او هغه انتظامیه نے د خپلے خوښے والا له ورکوی- هغه خلق نے په خلقو باندے خرڅوی نو هغوی پکښ خپل کاروبار کوی- زه صرف په دے بنیاد باندے خپلو ملګرو ته د Safe side د پاره وایمه چه مونږ د اوړو نه سیاست نه دے جوړ کړے کنی نو د اوړو مسئله دومره ګرمه مسئله وه که مونږه روډونو ته راوتلو نو دوئ زمونږ نه سر هم په آرام نه شو لګولے- نن هم زه سړک ته راوخم نو ټوله حلقه میدان ته راوخی- زه نن سړک ته اوخم نو ټول نوښار میدان ته راوخی د اوړو په مسئله خو زه سپیکر صاحب، دومره وضاحت کول غواړمه چه نه مو په ډیلرئ کښ شوق شته، نه مو د اوړو شوق شته، نه مو پکښ دا دلچسپی شته چه د چا سره د وی او د چا سره د نه وی خو دا یوه خبره به په وثوق سره کوی چه دے انتظامیے ته دا شے د حواله کولو ضرورت څه وو؟ آیا فوډ ډیپارټمنټ نشته؟ فوډ ډیپارټمنټ به یو کار کوی نو انتظامیه به د هغے روک تهام کوی، نو انتظامیے سره چه شو نو دا ګړ بړ خو انتظامیه کنټرول کوی نو چه انتظامیه په خپل لاس هغه پکښ خپل شے اخلی نو هغه به نے څنګه کنټرول کوی او د دے تدارک به څوک کوی؟ نو ښه خبره دا ده چه دوئ د په ایمانداری سره سروے اوکړی او چه څوک د لسو، دولسو کالو نه د اوړو کاروبار کوی، هغه کاروباری خلقو له د ورکړی، زید بکر له د نه ورکوی- هیچ چا له د نه ورکوی، هغه خلقو له دے ورکړی چه د چا د اوړو کاروبار دے او که دوئ هغے خلقو له نه ورکوی، کله وائی چه ته واخلے، ما له به راشے، زه به ترے نه چټ اخلم، دا هم سیاست شو او که زما مخالف له ورکوی، دوئ پکښ پخپله سیاست

کول غواړی۔ ښه دا ده چه د اوړو زاړه ډیلران چه Recognized ډیلران دی چه د هغوی په ریکارډ باندی نومونه شته دے، هغے خلقو له د ورکړی او د هغوی نه د بیا تپوس اوکړی۔ نو په دے بنیاد باندے که دوئ داسے نه کوی نو د دے مطلب دا دے چه دوئ پکښ بیا، دا بحران به وی که اوړه ډیر هم وی خو چه غائبیږی او خلق پکښ خپلے پیسے اخلی نو دا بحران به وی۔ زه ډیره بخښنه غواړم جناب سپیکر صاحب، اوس مے هم ډیر څه په زړه ځکه دی چه زما په حلقه کښ ما سره ذاتیات کیږی او امتیازی سلوک کیږی۔

حاجی بہادر خان (دیر): پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ زه جی یوه خبره کومه۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب! اگر آپ مجھے ایک موقعہ دے دیں۔ میاں صاحب نے اچھی بات کی ہے جی We accept this thing, this is a good suggestion کہ آٹا جس کو بھی دیتے ہیں He should have food grain licence تاکہ وہ Recognised ہو، محکمے کے ساتھ رجسٹرڈ ہو، چاہے اس نے تیس سال پہلے لیا ہے یا سال پہلے لیا ہے لیکن اس کے پاس Food grain licence ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی وایئ تاسو څه ونیل عبدالرحمان خان؟

جناب محمد اورنگزیب خان: یو منټ جی۔

جناب سپیکر: کښینئ۔

ارباب سیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب! مونږ ته اجازت دے؟

حاجی عبدالرحمان خان: زه به دا اووایم چه کار حلقه کښ بند ----

جناب سپیکر: کله وایمه او که وائے نه وایمه۔

حاجی عبدالرحمان خان: اوس وایم درته ------

جناب سپیکر: داسے دغه مه کوه، د هاؤس نه ګپ مه جوړوه سړیه، خبره سمه کوه۔

حاجی عبدالرحمان خان: نه نه، زه درته وایمه۔ کار نشته، د ایم پی اے په لاس کښ کارونه نشته۔ یو شے هم نشته، خبره هم نشته، خبرے راباندے تاسو بند کړے۔ مونږ باندے دا حکومت تاوان ولے کوی؟ مونږ د دے تپوس په کولو باندے حق بجانب نه یو چه د پشاور ډسټرکټ تپوس زه اوکړم؟ چه په

پشاور ډسټرکټ کښې ، هغه بله ورځ تاسو له جلوس راغلے وو دے اسمبلۍ ته، دا د څه د پاره راغلے وو؟ چه ستاسو لښکر ورته درے وړاندے وو او درے روستو وو، د څه د پاره راغلی وو او څه نے ونیل؟ دا ماشو والا چه ما ته هم ولاړ وو څه نے ونیل سپیکر صاحب؟ نو چه تاسو پہ مونږ باندے دا قدغن لګوئ او بیا وایئ چه شاباسے د اسمبلۍ آخری ورځ ده، ولے آخری ورځ ده؟ مونږه خلقو رالیږلی د دے د پاره یو چه د خلقو تکلیف بیان کړو، د خلقو د تکلیف ازاله اوکړو، د خلقو په تکلیفو باندے خبرے اوکړو نو چه دا نه وی نو لهذا ما د نن د چُپ روژه ده بس۔

حاجی بهادر خان (دیر): ماجی یو عرض کولو ------

ارباب سیف الرحمان: جناب سپیکر! ما ته اجازت دے؟ جناب سپیکر صاحب! اصلی خبره دا ده چه فی الحال دومره تکلیف دے چه په قطارونو کښې خلق ولاړ وی، کله پرے لاټهی چارج کیږی، خلق جګهړے کوی روزانه چه مونږ ته څومره تکلیف دے په دیهاتو کښې۔ هغه ضروری کومه خبره چه وه نو هغه زمونږ منسټر صاحب اوښکړله چه آئنده فصل کښې لا دوه نیمے میاشتے اوس هم پاتے دی، مارچ اپریل په آخیره کښې بیا نوے غله رارسی۔ اوس دا ایشورینس دِ دے هاؤس له ورکړی چه دوئ سره دومره سټاک شته چه دا دوه نیمے میاشتے به دوئ پوره غله دے قوم ته اورسوی او اوره به اورسوی که به او نه رسوی۔ اصلی بنیادی خبره دا ده۔

جناب سپیکر: ایوب جان خان!

وزیر خوراک: سپیکر صاحب! دا یو -------

جناب سپیکر: یو منټ جی، تاسو کښینئ جی، تاسو لږه ګزاره کوئ۔ تاسو ته هم اوس موقع درکوم۔ ما تاسو هم منع کړی وے، تاسو له هم اجازت درکوم۔ یو خبره زه ستاسو په نوټس کښې راولم چه په کومه طریقه زه تاسو سره دا اسمبلی چلوم کنه او دے کتاب ته ګورم نو ستاسو یو شے هم Admissible نه وی۔ تاسو په پوائنټ آف آرډر راشروع شئ، خبره د یو وی او بل پرے راشروع شی، راشروع شی، راشروع شی، راشروع شی

آخر رولز هم شته که نشته؟ تاسو چه دا، ټولو ته وایمه خو تاسو دا اوونیل چه ما، ما، اوس زه درته دا خبره کوم ---------

وزیر اطلاعات: سر! بخښنه غواړمه په -------

جناب سپیکر: یو منټ جی تشریف کیږدئ۔

وزیر اطلاعات: په عبدالرحمان خان باندے کفاره واوړیده۔

جناب سپیکر: زما خبره واورئ جی، زما خبره واورئ۔ تاسو چه یئ، تاسو Law makers یئ، Law makers نو زه چه څه کوم؟ ما خو تاسو سره ځان سم کړلو، ټوله ورځ زه د دے اسمبلئ قانون ورانوم ګنی نو پکار نه ده چه زه داسے اوکړم۔ هر یو خفه کیږی، هر یو مروریږی، هر یو دغه کیږی خو باوجود د هغے نه زه دا وایم نن په مخامخ باندے چه قسم دے دا (ګورنمنټ) سائډ ډیر کوآپریشن کوی، تاسو راسره نه کوئ۔ (تالیاں) اوس دا خبره چه اسمبلی ختمیږی، اسمبلی ختمیږی نو تاسو بتیس کسا ن یئ یا تیس کسان یئ، تاسو ریکوزیشن ولے نه ورکوئ، چا منع کړے یئ؟ هغه ساعت په قلاړ کښینئ او بیا د مسئلے تاسو سره د خپلے حلقے دغه راشئ۔ دا تاسو باندے د حلقے حق دے چه روز د اسمبلئ د پاره ریکوزیشن ورکوئ، د هغے نه تاسو غلی یئ، هغے باندے غږ نه کوئ او بیا انبتی یئ چه د ګورنمنټ بزنس راغلے دے او په هغے باندے تاسو بیا لګیا یئ هر یو په پوائنټ آف آرډر، هر یو په پوائنټ آف آرډر۔ What is this? This is an Assembly. (تالیاں) ځپل قانونی حیثیت اوپیژنئ چه تاسو له پروردګار دومره لوئے حیثیت درکړے دے په قانون کښ د هغے په مطابق چلیږئ او ما ته چل ښایئ۔ زه به ستاسو اورم او ما ته چل ښایئ چه داسے قانون لاګو کړه نو زه به په هغے باندے روان یم۔ دا خو تاسو بالکل دغه کوئ۔ ایوب جان خان، پلیز۔ (تالیاں)

ارباب محمد ایوب جان: سپیکر صاحب! خبرے خو تاسو ډیرے ښے اوکړے خو تاسو ډیره غصه هم اوکړه جی۔ مونږ خان سره دلته اویروئ۔

جناب سپیکر: غصه خان پورے راشی۔ ایوب جان خان هغه پښتو کښ یو مثال

دے، هغه وائی چه "یو مے دا دا اوشو او یو مے خیرات اوِ نه شو" (قهقهے)
یعنی دوئ سره ټوله ورځ دا هم کوه او بیا چه کوم دے کنه نو هر یو وائی چه ما سره، هر یو، مونږ خو قانونی شی ته ګورو خالی جدون صاحب، ګنی نو شل کاله به رانه دا میاں نه وے پاڅیدلے که خفه کیږی نو یو شل خله د خفه شی خو چه هغوی د هغه نوم واخستلو، بیا مے ورته پخپله اووئیل چه پاڅه په Personal explanation باندے۔ یو قانون دے، یو شے دے، که نوم ئے نه وے اخستے نو میاں صاحب به نه وو پاڅیدلے۔

ارباب محمد ایوب جان: جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو په خدمت کښ دا ګزارش کومه چه -------

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر صاحب! په دے ټائم کښ که دوئ دا خبرے کوی نو زما خیال نه دے چه تاسو پرے پوهه شئ۔

حاجی محمد عدیل: سپیکر صاحب! تاسو به هم سترے شوی یئ، کله بل چا ته هم موقع ورکړئ۔ (قهقهے)

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر صاحب! تاسو ته هم پته ده چه عبدالرحمان خان قسم اوخوړلو، خبرے نه کوی نو تاسو هم هغه څه اوکړلو چه -----

جناب سپیکر: اودریږه کنه، دا خو اوګوره زما Neutrality ښائی -----

حاجی عبدالرحمان خان: قسم مے نه دے خوړلے خو ما وئیل چه سپیکر صاحب خفه کیږی نو خبره نه کوم۔

جناب سپیکر: دا زما Neutrality ښائی حاجی صاحب، ګنی نو پکار دا وه، زما Neutrality ثابتوی ګنی نو پکار دا وه چه نن مے هم تا له موقع درکړے وے او دلته کښ مے کښینولے نو د خیره سره هیڅ Amendment به دے نه راتلل۔ پکار دا وه خو زه خپله Neutrality ښائم۔ جی!

ارباب محمد ایوب جان: جناب سپیکر صاحب! زما یو ریکوسټ دے ستاسو په خدمت کښ، تاسو مونږ ته لږ خاندئ هم چه مونږه هم خوشحاله شو جی۔ جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر زیات مشکور یمه خو بعضے وخت کښ کوآپریشن مونږه او تاسو به خا مخا کوو خکه چه You are our

خو بعضے وخت کښې elected Speaker and custodian of the House
جناب سپیکر صاحب، flare up شی اپوزیشن نو هغه دا وی چه بعضے
وخت کښې داسے خبرے اوشی لکه جناب سپیکر صاحب، څنګه چه احمد
حسن خان اوونیل چه یره عجیبه خبره دا ده چه دا څومره اخبارونه چه
دی روزانه که تاسو نے اوچت کړئ نو په هغے کښې آیا کرانسز دے، چرته
پکښې مړه شوی دی خو حکومت بل طرف ته دا وائی چه بالکل هیڅ کرانسز
نشته دے۔ I am quoting Ahmad Hassan Khan. نو خبره دا ده جی دا یو
ډیر مشهور Saying دے چه وائی 'Room was burning and Nero was
blowing his whistle' (قهقهے) هغه ټول روم باندے جناب سپیکر
صاحب، اوور بل شوے وو او د هغے خائے بادشاه نیرو چه وو، هغوی
خپل شپیلے غږولو هغوی وئیل چه Burn د شی۔ نو ما د احمد حسن خان
هغه Saying باندے دا اوونیل Good saying, old saying and English
saying چه که په صوبه سرحد او پختونخوا باندے د اوړو د طرف نه اوور
لګیدلے دے خو This man will get fat and fat every day and he will
blow his whistle جی۔ (قهقهے) نو جناب سپیکر صاحب، زه Speach
نه کومه جی ولے چه زه به تاسو ته دا ریکوسټ کومه چه څنګه باچا صاحب
اوونیل چه دا زمونږه د ټولو مسئله ده۔ مونږ خو دوئ ته دا دعا کوو، مونږ
د خلقو د پاره، د پختون خوا د خلقو د پاره هر قسم تعاون که دوئ مونږ نه
غواړی نو مونږ به ورسره کوو خو څنګه چه میاں صاحب اوونیل چه آیا
ډیلرانو کښې مونږ مه شمارئ، انشاء الله تعالیٰ د اے این پی د طرف نه یو نوم به
هم تا له نه راځی او د دے نه پس به بالکل نه درکوو۔ (تالیاں) مونږ
خو کوآپریشن کوو، چیف منسټر صاحب اوونیل چه رمضان پیکجز کښې
ما یو روپئ، دوه روپئ کلو اوړه ارزان کړل۔ د هغے نتیجه څه اووته
جی؟ اوړه غائب شو۔ غفورخان جدون اوس اوونیل چه اوړه غائب شول۔
You are the Minister, you are the Government, بهنی ته منسټر یے،
اوړه تا نه څنګه غائبیږی؟ یو آنریبل منسټر پیکج ورکوی، د هغه رزلټ دا
دے چه اوړه غائب شو جی - Who is responsible? Mr. Speaker Sir,

you are responsible or I am responsible ? The concerned Minister is responsible, جناب سپیکر صاحب! دس روپئ کلو اوړه پیښورکښ ملاویږی، زمونږه کلو کښ دولس او دیارلس روپئ او د بهادر خان او احمد حسن خان کلو کښ پته نشته څه به وی خو دا یو ایشو دے جی- Please, on your behalf, I will request,wil I beg him چه دا مسئله تهیک کړه- دا یعنی داسے مسئله نه ده چه ته دا Avoid کړے چه یره مسئله هډو ده نه- دا زما پاس دوستان صحافیان چه ناست دی، زه د دوئ مشکور یمه چه هر یو اخبار جناب سپیکر صاحب، زه جدون صاحب ته دا وایم چه نن تا ټول اخبارونه کتلی دی، پرون د کتلی دی، آیا نه د دئ کتلی، دا ته چرته ناست یے ؟ You are living in London or you are living in Pukhtoon-Khawa? دا زمونږه مسئله ده که نه ده؟ خو مونږ ته افسوس دے جناب سپیکر صاحب، بعضے وخت مونږه هغه ستاسو د احساسات او جذبات قدر کوو خو تاسو مونږ سره خکه شئ چه زمونږ، Naturally تاسو flare up شئ او مونږه هم شو- مونږ Flare up په دے شو چه We challenge this Government چه دا مسئله ده جی- خدائے او رسول اومنئ چه دا مسئله Accept کړئ او د دے حل اوباسئ- که تاسو څه Co-operation غواړئ لانسنسونو او پرمټونو والا نه نو زما په حلقه کښ جی داودزئی او چارسده روډ باندے روډ بلاک شوے وو- ما ته خلقو اوونیل چه ته هم راشه- ما ونیل مونږ به هم راخو خو مونږه په ایمانداری څنګه چه میاں صاحب اووے، مونږ دوئ سره Co-operation کوو ګنی یو، دا سیکرټریټ به نه پاتے کیږی- زه درته څه اووایمه جی؟ کله سیکنډ ورلډ وار کښ چه جرمنی شکست اوخوړو، خلقو جولئ د ډوش مارک نه به ډکے ګرخولے او یوه ډبل روټئ به هغوی ته نه ملاویده- دے پاکستان کښ په 1985 کښ څه وارنه دے شوے، 1970 کښ وارنه دے شوے، دا یو پاکستان مونږ نه جدا نه شو؟ هغه وخت کښ خو Atta crises نه وو، دا Atta crises ولے دے؟ مونږ تپوس اوکړو چه دا چیک پوسټونه تاسو ولے لګولی دی؟ وائی افغانستان ته سمګل کیږی- جناب سپیکر صاحب! دا د پاکستان یو تاریخ دے چه اوړه

همیشه د پاره د هغه طرف نه راخی او د پنجاب او د سندھ د اوړو او غنمو منډئ چه ده، هغه صوبه سرحد او افغانستان دے ولے چه سنټرل ایشیا، د روس نه او رشین ایمپائر نه غله نه راخی، غنم اخوا نه نه راخی خکه چه هغوی پخپله Self sufficient نه دی۔ امریکه که اخوا نه راتلل نو ټهیک ده، دا نوے خبره خو نه ده جی خو Who are holding Atta and Wheat پنجاب جی هغوی نیولے دے خان سره او خپل ښه منظم طریقه باندے د هغوی ---
---

جناب سپیکر: ایوب جان خان! تاسو خو وے چه تقریر نه کوم خو -----

ارباب محمد ایوب جان: ښه جی، بس زه معافی غواړم۔ زه جناب سپیکر صاحب، آخر کښ تاسو ته دا ریکویسټ کومه چه آئنده اجلاس کښ مونږ به ریکوزیشن کوو And put it to the talk and debate.

جناب سپیکر: جناب بہادر خان، جی۔

حاجی بہادر خان (دیر): جناب سپیکر صاحب! ما جی عرض کوو چه مونږ خو د جدون خان سره خدائے شته دے او دے سائډ سره دا ښیګړه ده چه دا مونږه چه څه وایو د دوئ په ښیګړه کښ وایو۔ سر! زه دوئ ته دا په دعوئ سره وایمه چه تاسو وایئ Crises نشته دے، هلته کښ که درے څلور سوه خلتے ورکوی نو هغه صرف او صرف هغه خلقو له ورکوی چه تا ورته ښودلی دی او هغوی نے په بلیک خرڅوی۔ زه دا په دعوے سره وایم چه هغوی نے په بلیک خرڅوی۔ هغه عوامو ته نه ملاویږی۔ نو دوئ د دا مهربانی اوکړی چه هغه خلقو له د ورکړی چه هغه خلق نے خوښ کړی۔ مونږه نه وایو چه مونږ له د راکړی۔ داسے خلقو ته هلته ډیلری ورکړئ چه کم از کم هغه خلقو ته اورسی۔ نو که ته پکښ شریک نه یے نو یقیناً بیا داسے اوکړه که نه وی نو خدائے شته دے چه ګوره هغه خلق نے په بلیک خرڅوی۔

وزیر خوراک: ارباب سیف الرحمان صاحب ډیره ښه خبره اوکړه، نوم ورله خکه اخلم، جی نام اسلئے لے رہا ہوں که دوئ د سټاک متعلق خبره اوکړه۔ سټاک جی اوس فی الحال مونږ سره ایک لاکھ اتهاره هزار دے او دو لاکھ باون هزار ټن غنم زمونږ را روان دی جی نو دا درته زه وایم چه مونږ سره

د درے میاشتو سټاک شته دے جی۔ داسے خبره نشته۔ ارباب صاحب تر جون پورے مونږ سره سټاک موجود دے جی او بل د بهادر خان صاحب خبره چه ده نو زه درته حلفاً وایم چه په صوبه سرحد کښ د صوبائی حکومت د طرفه اوسه پورے یو ډیلر نه دے Nominate شوے جی او دا د ریکارډ خبره ده جی۔ میاں صاحب د خپلے حلقے، د نوښار خبره اوکړه، سحر جی د دوئ څه کسان راغلی وو جی، اسحاق خټک دی، ما د ډپټی کمشنر نوښار نه تپوس اوکړو چه طریقه کار د څه جوړ کړے دے؟ هغه ونیل په 1987 کښ چه کوم کونسلران Defeated وو او کوم چه Elected شوی وو، د هغوی دواړو ما کمیټی جوړه کړه او دا ټول د کلو کوټه مونږه هغه دیهاتونو کښ ورکړه جی۔ زمونږ د طرفه جی، دا په دے اسمبلئ فلور باندے درته وایم جناب سپیکر صاحب، هیڅ قسم Nomination د چا د طرفه نه دے شوے۔ بل دا زه دے معزز ممبرانو صاحبانو ته وایم که دوئ وائی چه زمونږ په کنټرول کښ راکړه نو بس دوئ د کنټرول په ټولو ضلعو کښ واخلی د انتظامیے سره۔ زما عرض واورئ جی، بهادر خان صاحب وائی چه دوئ Nominate کړی دی جی۔ زه حلفاً درته وایم چه ډی-سی دیر ته یا دا شان ډپټی کمشنر نوشهره چه کوم دے، هغه د دوئ یو معزز رور دے، تپوس د ترے اوکړی یا که د انتظامیے د طرف نه یا د چیف منسټر صاحب د طرفه په دے ټولو اضلاع کښ مونږه چا ته وینا کړے وی نو زه په دے اسمبلئ کښ آن دی فلور وایم چه دا په ریکارډ اوساتئ چه مونږه Nomination د چا نه کوو او که دوئ کنټیناسټل مونږ سره غواړی، میاں صاحب، بے ادبی د معاف وی، یو منټ ما له راکړئ جی -------

میاں افتخار حسین: دا زما نوم نے واخستو، بخښنه غواړم، دا یوه خبره کوم، بله ورته نه کومه۔ نه جی دا کومه -------

جناب سپیکر: میاں صاحب! خدائے ته اوګورئ جی۔

میاں افتخار حسین: نه جی، دا کومه خبره چه دوئ اوکړه، زه دا وایمه چه سل په سل -----

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اب تفصیلاً بات ہو گئی ہے جی میرا خیال ہے کہ --------

میاں افتخارحسین: وزیر صاحب د غلط بیانئ نه کار واخستلو- سل په سل د دوئ خلق دی-

جناب بہادر خان: منسټر صاحب پاڅیدلے دے- دا خو دلږ واوری کنه جی-

وزیر خوراک: بہادر خان صاحب ټهیک وائی، زما په علاقه کښې جی-

مسودہ قانون

مسودہ قانون بابت شمال مغربی سرحدی صوبہ مالیاتی اصلاحات مجریہ 1999 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The Hon'able Minister for Finance to please move that the North West Frontier Province Economic and Financial Reforms Bill, 1999 may be taken into consideration at once.

تاسو کښینئ جی، ما Bill کال کړو، تاسو کپ مه جوړوئ- کښینئ جی-

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں آپ کے حوصلے کی داد دیتا ہوں کہ آپ نے تمام کارروائی کو بڑے اچھے طریقے سے Conduct کیا ہے۔ اب میری معزز اراکین سے گزارش ہے کہ بنیادی طور وہ جس کام کیلئے اسمبلی میں آئے ہیں، اس کی طرف بھی تھوڑی سی توجہ دیں۔ جناب والا! میں آپ کی اجازت سے، On behalf of Chief Minister, I beg to move that the NWFP Economic and Financial Reforms Bill, 1999, may be taken into consideration. اور جناب والا، میں قاعدہ 82 کے تحت یہ گزارش کروں گا کہ This Bill may be considered and referred to the Select Committee.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Economic and Financial Reforms Bill, 1999, may be taken into consideration and may be referred to the Select Committee? Is it the desire of the House that the Bill be referred to the Select Committee?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill is accordingly referred to the Select Committee.

(Applause)

Mr. Bashir Ahmed Bilour: Mr. Speaker Sir, alongwith amendments should be referred to the Select Committee.

جناب سپیکر : Total 'Bill' دے کنه Alongwith the amendments. Yes, alongwith the amendments.

وزیر قانون و پارلیمانی امور : اسلئے میں نے کہا ہے کہ Total Bill is referred to the Committee. That goes alongwith the amendments.

جناب سپیکر : سیلکټ کمیټۍ کښې به څه ممبران څلور دغه کوو، هغه خو هاں جی روستو به بیا جوړه کړو۔ روستو به نے جوړه کړو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : سر! ہم Propose کرتے ہیں کہ آپ جس کو بھی مناسب سمجھیں، نمائندگی دے دیں۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ پنشن فنڈ بل سال 1999 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Finance, NWFP, to please move that the North West Frontier Province Pension Fund Bill, 1999, may be taken into consideration at once.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the North West Frontier Province Pension Fund Bill, 1999, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Pension Fund Bill, 1999, may be taken into consideration at once. Is it the desire of the House that the Bill be taken into consideration at once?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 to 2 may stand part of the Bill?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand parts of the Bill. Honourable Haji Muhammad Adeel, Deputy Speaker has moved an amendment in Clause 3 of the Bill, therefore, Haji Muhammad Adeel Sahib is requested to move his amendment in Clause 3 of the Bill. Haji Muhammad Adeel.

Haji Muhammad Adeel: Mr. Speaker! I will not press my this amendment in Clause 3. Thank you.

(Applause)

Mr. Speaker: The amendment in Clause 3 has been withdrawn by the honourable mover. Therefore, it stands withdrawn. The motion before the House is that Cluase 3 may stand part of the Bill without amendment. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 stands part of the Bill. Haji Muhammad Adeel, honourable Deputy Speaker has proposed an amendment in Clause 4 of the Bill, therefore, he is requested to move his amendmend in Clause 4 of the Bill.

Haji Muhammad Adeel: Mr. Speaker Sir! I beg to move that in sub Clause (1) after the word "Government", the following may be inserted namely, 'Which offer', this is not 'after', this is 'offer', 'which offer maximum profits for the short periods only'. Here it has been written as "After". After the word 'Government' the following may be inserted namely, ' Which offer maximum profits'.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس Clause میں 'For short period only' is omitted, 'which offer maximum profits', this is the amendment. حاجی صاحب! آپ کی طرف سے یہ ہے کہ 'After' کا لفظ Chage ہوا ہے 'Which offer' typographical mistake ہے اور 'Maximum profits' آ گیا

And the rest of the thing is eleminated. Government has ہے جناب ' no objection to this amendment, Sir.

Mr. Speaker: The questiion before the House is that Clause 4 as amended in the House and agreed to by the Treasury Benches, stands part of the Bill. Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Clause 4 as amended stands part of the Bill. Haji Muhammad Adeel, the Hon'able Deputy Speaker has proposed certain amendments in Clause 5 of the Bill, therefore, he is requested to please move his amendments.

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! میں تھوڑا سی Statement دوں گا کہ ٹریژری بنچز سے یہ یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ جب اس صوبے میں سٹاک ایکسچینج ہوگا تو پھر وہ Amendment لائیں گے تو اسلئے I will request you to please drop these amendments.

Mr. Speaker: The hon'able mover of the amendments has withdrawn his amendments. Now the motion before the House is that Clause 5 do stand part of the Bill. Those who are in favoure of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Clause 5 stands part of the Bill without amendment. Haji Muhammad Adeel, the hon'able Deputy Speaker, has proposed certain amendments in Clause 6 of the Bill, therefore, he is requested to please move his amendments.

Haji Muhammad Adeel: Thank you, Mr. Speaker. I have given three amendments in Clause 6, but I withdraw first amendment. Sir, in second and third amendments, I beg to move that in Sub Clause

3 after the word, this is the second one, to move that in Sub Clause 3 after the word ----------

Mr. Speaker: Firstly, you withdraw.

Haji Muhammad Adeel: The first one, the first one, Sir.

Mr. Speaker: The first one, right.

Haji Muhammad Adeel: Second and the third ----------

Mr. Speaker: The first withdrawn.

Haji Muhammad Adeel: Yes Sir, and in second, I beg to move that in Sub Clause (3) after the word 'fund', the words 'and to the Provincial Assembly' may be added.

یعنی پراونشل اسمبلی کو بھی Statement of Accounts آنے چاہئیں پنشن فنڈ کے۔

And in third, I beg to move that in Sub Clause (4), after the word 'manner', the words 'and the Audit Report shall be tabled in the Provincial Assembly' should be included in the Bill and 'for consideration and referred to Public Accounts Committee of the Provincial Assembly' may be dropped.

Mr. Speaker: Any objection to this amendment.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سپیکر صاحب! ترمیم پیش کرنے والے فاضل ممبر سے گزارش ہوگی کہ He may reconsider his 2nd item of clause (6), because اس میں ٹیکنیکل پرابلم یہ ہے کہ 'Statement of Accounts' اسمبلی میں اس طرح پیش کرنے میں کچھ قانونی رکاوٹیں ہیں جبکہ پوری آڈٹ رپورٹ کا اسمبلی احاطہ کرتی ہے' Audit report of the entire matter is submitted to the assembly. تو اگر اس پر غور فرمانا چاہیں تو I will be obliged۔

Haji Muhammad Adeel: Sir, I have no objection. I withdraw my 2nd amendment i.e. addition of the words, 'and to the Provincial Assembly' after the word, 'fund' in Sub Clause (3). I withdraw this, but you see, the third one should be included in the Bill.

tatement

of Accounts' کو نہیں لانا ہے۔

Minister of Law & Parliamentary Affairs: Mr. Speaker! With regard to the third amendment, moved by Hon'able Haji Adeel Sahib, we accept upto this that in Sub Clause (4) after the word 'manner' the words 'and the audit report shall be tabled in the Provincial Assembly' and rest of the item is deleted. Thank you, Sir.

Mr. Speaker: Agreed to.

Haji Muhammad Adeel: Agreed, Sir.

Mr. Speaker: Now the question before the House is that the first portion stands withdrawn, that has been withdrawn and the 2nd & 3rd as agreed to by the Government, sorry, first and second have been withdran ----------

Mr. Bashir Ahmed Bilour: Ist and 2nd amendments are withdrawn.

Mr. Speaker: The Ist and 2nd amendments stand withdrawn, the question before the House is that the 3rd amendment as amended and agreed to by both, the mover and the Treasury Benches stand part of the Bill. Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Clause 6 stands part of the Bill as agreed to with the amendment.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Sir, I am grateful to the House for passing this. (Applause)

Mr. Speaker: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 7 do stand part of the Bill. Those

who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 7 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Now the honourable Minister for Finance, NWFP, to please move that the North West Frontier Province Pension Fund Bill, 1998 may be passed.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: I beg to move that the North West Frontier Province Pension Fund Bill, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Pension Fund Bill, 1998 may be passed. Is it the desire of the House ----------

Mr. Bashir Ahmed Bilour: '1999'.

جناب سپیکر: '1999' ' دا غلط پرنټ شوے دے 1999، دا بیا لږ Amend کړئ، بیا Correction پکښې اوکړئ۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Janab Speaker Sahib! then the Government has to move an amendment ----------

Mr. Speaker: No, we can do correction. We can d o it, Jee. The motion before the House is that the North West Frontier Province Pension Fund Bill, 1999, may be passed. Is it the desire of the House that the Bill be passed without amendment? Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, ----------

Voices: With amendments.

جناب سپیکر: Amendments دے سره شته۔

نوابزاده محسن علی خان: او جی، او جی شته دے۔ You have taken the amendments already ---------

Mr. Speaker: Yes, with amendments, with amendments, may be

passed. Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed as amended. The honourable Minister for Finance, NWFP, ----------

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! لالا وائی زه خبره نه شم کولے خو زما د پاره نے اوونیل چه کله بلونه پاس کیږی چه په هغه ورخ بیا د مازیگر او د ماسپښین یو خائے کیږی۔ (قهقهه)

شمال مغربی سرحدی صوبہ جنرل پراویڈنٹ انویسٹمنٹ فنڈ بل 1999 کا زیر غور لایا جانا۔

Mr. Speaker: The honourable Minister for Finance, NWFP, to please move that the North West Frontier Province General Provid--ent Investment Fund Bill, 1999 may be taken into consideration at once. Honourable Minister, please.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Thank you, Sir. Mr. Speaker Sir, I beg to move that the North West Frontier Province General Provident Investment Fund Bill, 1999, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province General Provident Investment Fund Bill, 1999, may be taken into consideration at once. Is it the desire of the House that the Bill be taken into consideration at once? Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 do

stand part of the Bill. Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Haji Muhammad Adeel, honourable Deputy Speaker, has proposed an amendment in clause 3 of the Bill, therefore, he is requested to please move his amendment in Clause 3 of the Bill. Haji Muhammad Adeel, please.

Haji Muhammad Adeel: Mr. Speaker! thank you very much. I with--draw my this amendments conditionally because after discussion with the Department concerned, I was advised that I shall include this amendment in clause 4 instead of clause 3, so it will be more proper. If you allow me later on, I will move another amendment in Clause 4. So I withdraw this amendment in clause 3.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ہم نے حاجی صاحب آنریبل فاضل ممبر سے اس پر بات کی تھی اور یہ طے ہوا ہے کہ ان کے مشورے سے، اگرچہ ہم پہلے بھی ان کے بہت سے اچھے مشوروں پر چلے ہیں تو Let this be passed اور اس کے بعد اس ترمیم میں جو بھی آپ مناسب سمجھیں گے، We will accept that amendment اب اس بل کو آپ ایسے ہی پاس کرنے دیں پھر آپ نے جو مناسب ترمیم دی تو اس میں Governemnt will support you. Thank you very much, Sir.

Mr. Speaker: So you withdraw this amendment.

Haji Muhammad Adeel: Yes, Mr. Speaker Sir.

Mr. Speaker: As the Hon'able Haji Muhammad Adeel, the Deputy Speaker has withdrawn his amendment, therefore, the question before the House is that Clause 3 stands part of the Bill without amendment. Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 stands part of the Bill without amendment. Since no amendment has been proposed by any Hon'able Member in clause 4 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is ----------

Haji Muhammad Adeel: Mr. Speaker! as I said earlier, I will move, with permission of the House, an amendment in clause 4.

جناب سپیکر: شنګه به اوس Amendment پکښې کوئ؟ په دے سټیج باندے نه شنګه کیږی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کیلئے میں نے گزارش کی تھی کہ اس کے بعد یہ ترمیم پیش کر سکتے ہیں After the passage of the Bill, this can be considered کیونکہ اتنی Let we have the smooth sail, there is no time and motion require tendering of notice for few days, تو اس میں ہمارا ----

جناب محمد افتخار خان مہمند: سر! On Private Members' day وی نو هغه کښې کیدے شی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی سر، تو اس میں Then you can move that and we will cooperate in that.

Mr. Speaker: Since no amendment has been moved by any Hon'able Member in Clauses 4 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 4 to 7 do stand part of the Bill. Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'?

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 4 to 7 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Now the Hon'able Minister for Finance, NWFP, to please move that the North West Frontier Province General Provident Investment Fund Bill, 1999,

may be passed. Honourable Minister, please.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Mr. Speaker Sir, I beg to move that North West Frontier General Provident Investment Fund Bill, 1999, be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province General Provident Investment Fund Bill, 1999, may be passed without amendment. Is it the desire of the House that the Bill be passed without amendment? Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed without amendment.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Thank you very much, Sir, for passing this Bill. (Applause)

گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (ترمیمی) بل 1999 کا زیر غور لایا جانا۔

Mr. Speaker: The Honourable Finance Minister, NWFP, to please move that the Galiyat Development Authority (Amendment) Bill, 1999, may be taken into consideraiton at once.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Mr. Speaker Sir, I beg to move that Galiyat Development Authority (Amendmend) Bill, 1999, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Galiyat Development Authority (Amendment) Bill, 1999, may be taken into consideration at once. Is it the desire of the House that the Bill be taken into consideration at once?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been

proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 do stand part of the Bill. Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Honourable Sardar Ghulam Nabi Khan, MPA, and Haji Muhammad Adeel Khan, Deputy Speaker, have proposed certain amendments in Clause 3 of the Bill, therefore, both the honourable Members are requested to please move their amendments one by one. Sardar Ghulam Nabi Khan.

Sardar Ghulam Nabi: Sir, amendment No. 1 is withdrawn. amendment No. 2 is withdrawn, amendment No. 3 is withdrawn. Amendment No. 4. Sir, I beg to move that in Sub Clause (2) para (d) of Clause 3, after the word 'unless', the words 'the detailed plan of construction alongwith' may be added.

جناب سپیکر: جی، حاجی صاحب!

Haji Muhammad Adeel: Janab Speaker, this is my first amendment ----------

وزیر قانون و پارلیمانی امور: مسٹر سپیکر سر! میں مداخلت کی معافی چاہتا ہوں۔ پہلے سردار غلام نبی صاحب کی Amendments آئی ہیں. And after that is Haji Adeel.

جناب سپیکر: پہلے One after another move کریں۔ انہوں نے Move کر لیا ہے اب یہ Move کریں گے۔ انہوں نے Three withdraw کر لی ہیں۔ ایک میں وہ کہتے ہیں کہ Certain ---------

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے، سر۔

Haji Muhammad Adeel: Janab Speaker! I beg to move that in

Sub Clause (2), para (a), line 7, after the word 'where' and before the word 'construction', the word 'lawful' may be added. And I with- draw my 2nd amendment because I was given a surety that they will follow National Highways Rules.

جناب سپیکر، 2 کښې تاسو څه غواړئ؟

حاجی محمد عدیل: ما ته دا Assurance ملاو شوے دے چه هغه National Highways Rules will be followed.

جناب سپیکر، جی تاسو، گورنمنټ څه وائی په دے باندے چه څنگه چه دوئ Amendment withdraw کوی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! Proposed law میں سیکشن 2 کی شق (a) پر حاجی عدیل صاحب نے جو Amendment پیش کی ہے The word 'lawful' to be added with the 'construction', the Treasury Benches agree to this amendment.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by honourable Haji Muhammad Adeel Khan, in Clause 2 of the Bill and agreed to by the Treasury Benches, may be adopted. Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 2 is amended accordingly

ستاسو کلاز 2 کښې وو کنه۔

حاجی محمد عدیل: او جی۔

جناب سپیکر، او 'Yes' ستاسو 3 کښې دے که 2 کښې دے؟ ستاسو خو 3 کښې دے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ It is read as Clause 3.

جناب سپیکر، دا به کلاز 3 کړو۔

e question before the House is that Clause 3, stands part of the 'll with the amendment. Those who are in favour of it, may say ye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

r. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 stands part of the Bill with amendments. Now the Hon'able Minister for Finance, باندے خو د هغه هم Amendment اوکړو۔ پہ دے

yed Manzoor Hussain: Point of order, Sir.

Sardar Ghulam Nabi: Sir, what about my amendment No. 4?

Syed Manzoor Hussain: Yes, I was pointing out that point.

Mr. Speaker: Now the question before the House is that Clause 4 as amended and agreed to by the Treasury Benches ----------

Sardar Ghulam Nabi: Clause 3, Sir.

Mr. Speaker: Clause 3.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Sir, It may be read as Section 3, Sub Section (2), Clause (a).

Mr. Speaker: Section 3, Sub Section 2 ----------

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Section 3, Sub Section 2, Clause (a), to which the word 'lawful' has been added.

جناب سپیکر، جی، 'As agreed to' به نے اوکړو، 'As agreed to by both.
وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی، سر۔

Mr. Speaker: So those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 stands part of the Bill with amendment. Preamble also stands part of the Bill.

Sardar Ghulam Nabi: Sir, what about my amendment in Clause 3, Sub Clause (2), Para (d) ----------

جناب سپیکر: صبر کریں جناب، وہ تو ہو گیا ہے۔ آپ جس کی بات کر رہے ہیں، وہ تو دوسرے بل کی ہے۔

سردار غلام نبی: سر! یہ Amendment No. 4 جو ہے، یہ Clause 3, Sub Clause (2), para (d) میں ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو گئی ہے جناب۔

Sardar Ghulm Nabi: Sir, after the word 'Unless', the words 'the detailed plan of construction alongwith' may be added.

جناب سپیکر: وہ تو ہو گئی ہے، جناب۔

Sardar Ghulam Nabi: Is it approved, Sir?

Mr. Speaker: That has been done. Now the Hon'able Minister for Finance, NWFP, to please move that the Galiyat Development Authority (Amendment) Bill, 1999, may be passed as amended.

Syed Manzoor Hussain: Sir, point of order. In Clause 3, Sardar Ghulam Nabi Sahib withdrew his amendment No. 1, amendment No. 2, amendment No. 3, and amendment No. 4 was agrred to by the Government, whereas amendments No. 5 & 6 are still standing.

Sardar Ghulam Nabi: Yes, 5 & 6 are still standing, Sir.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں ذرا اس ابہام کو دور کرتا ہوں --------

Sardar Ghulam Nabi: Sir, let me explain further ----------

وزیر قانون و پارلیمانی امور: چیف صاحب! ایک منٹ۔ اس میں جناب، Section 3, Sub Section 2 کی کلاز (d) میں آنریبل سردار غلام نبی صاحب نے Amendment پیش کی ہے، So the Treasury Benches accepted this amendment اور آپ نے پاس کر دی ہے۔ اب جناب، اس کے بعد ان کی دوسری Amendments ہیں۔ اس میں اب No. 5 میں ان کی ایک Amendment ہے۔ Now he should

move that amendment.

جناب سپیکر: جی۔

Sardar Ghulam Nabi: Amendment No. 5. Sir, I beg to move that in Sub Clause (5) of Clause 3 after the word 'Murree', the following may be added:-

'Contrary to West Pakistan Highway Ordinance, 1959'. Sir! No. 5 is a little change.

جناب سپیکر: یہاں پر تو یہ ہے کہ

In Sub Clause (5) all the words after 'and Mukshpuri' may be deleted ----------

Sardar Ghulam Nabi: Sir, with the consent of the Law Minister ----

Haji Muhammmad Adeel: Sir, it is an amended amendment.

Sardar Ghulam Nabi: It is an amended amendment. Yes, Sir. I would read again., Sir. I beg to move that in Sub Cluause (5) of Clause 3, after the words 'Murree' the following may be added :-

'Contrary to West Pakistan Highway Ordinance, 1959'.

Mr. Speaker: Hon'able Minister! have you any objection?

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Amendment as proposed, is agreed Sir.

Mr. Speaker: The question before the House is that amendments proposed by Sardar Ghulam Nabi Khan, MPA, may be adopted? Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended amendments in Clause 3 are adopted. Now the honourable Minister for Finance,

بل هم چرته پکښې شته؟ 6 هم پکښې شته۔ دا خو ټول پرېښې دی۔ ښه جی۔

Sardar Ghulam Nabi: Sir, I have another amendment also.

Mr. Speaker: Yes.

Sardar Ghulam Nabi: Amendment No. 6. I beg to move that the following new Clause 6 may be added, namely:-

(6) 'The local poeple of Galiyat area shall be given some preference in the matter of allotments of plots and land use being ancestral heritage right holders of the area'.

Sir, the Treasury benches have in principle agreed that they will considere it later on, so I withdraw this amendment. (Applause)

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! د دے Amendment د Withdrawl د پاره د هاؤس د Leave ضرورت شته که نشته؟

جناب سپیکر: شته خو دا اوس په دے باندے به څه Voting کوئ چه هغه شے Withdraw کیږی؟

جناب احمد حسن خان: مسټر سپیکر سر! دا به بیا Technically ټول دغه وی که څوک نے Challenge کړی جناب سپیکر، نو بیا به پکښې Problem create شی۔ دا مختصر خبره ده خو پکار ده۔ It is very much clear.

جناب سپیکر: زه درته Put کومه - Do you allow him to withdraw his amendment?

(تحریک منظور کی گئی۔)

Mr. Speaker: Withdrawn.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں یہ ہے کہ Even it is moved at --

جناب احمد حسن خان: سر! دا خو د Legislation یوه ډیره صحیح لار ده کنه، جناب سپیکر دے باندے مونږ سترګے نه شو پټولے او غصه او سترے والا بله خبره ده۔ کله نه کله سرے غصه وی یا سترے وی نو په هغه کښې خیر دے

که څه نه څه اوکړی۔

Mr. Speaker: Now the honourable Minister for Finance, NWFP, to please move that the Galiyat Development Authority (Amendment) Bill, 1999, as amended may be passed.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Galiyat Development Authority (Amendment) Bill, 1999, be passed ----------

Mr. Speaker: As amended.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: As amended, Sir.

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that Galiyat Development Authority (Amendment) Bill, 1999, as amended, may be passed.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed as amended.

Minister for Law & Parliamentary Affairs: I am thankful to the House for passing this Bill, Sir.

Mr. Speaker: The Hon'able Minister for Finance, NWFP, to please move that the Kaghan Development Authority (Amendment) Bill, 1999, may be taken into considearation at once.

کاغان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (ترمیمی) بل سال 1999 کا زیر غور لایا جانا۔

Minister for Law & Parliamentary Affairs: Mr. Speaker Sir! With your permission I beg to move that the Kaghan Development Authority (Amendment) Bill, 1999, may be taken into considearation at once.

Mr. Speaker: The Motion before the House is that the Kaghan Development Authority (Amendment) Bill, 1999, may be taken into

cosideration at once. Is it the desire of the House that the Bill be taken into consideration at once?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes, have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Sardar Ghulam Nabi Khan, Honourable MPA, Haji Muhammad Adeel Khan, Honourable Deputy Speaker, have proposed certain amendments in Clause 3 of the Bill, therefore, both the honourable Members are requested to move their amendments in Clause 3 of the Bill one by one. Sardar Ghulam Nabi Khan.

Sardar Ghulam Nabi: Is it Kaghan, Sir?

Mr. Speaker: Yes.

Sardar Ghulam Nabi: Sir! Amendment No. 1 is withdrawn, No. 2 is withdrawn and No. 3 is withdrawn. In amendment No. 4, I beg to move that in Sub Clause (2), para (d) of Clause 3, after the word 'Unless', the words, 'the detailed plan of construction alongwith' may be added.

جناب سپیکر: جی' One او Two خو هغه Withdraw کړل۔

حاجی محمد عدیل: ښه جی۔

جناب سپیکر: او Three نے هم Withdraw کړو۔

حاجی محمد عدیل: دا کلاز 3 کښې زما Amendment دے جی۔

Sir, I beg to move that in Clause 3, Sub Clause (2), Para (a), line 7,

after the word 'where' and before the word 'Construction', the word 'Lawful' may be added.

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! دا څه نے Withdraw کړه او داسے دا یو Rule 99, Sub Rule (5) جی Hit کیږی، هغه دا چه The Speaker may refuse to propose an amendment which is, in his opinion, frivolous or meaningless نو I think چه. It is like that.

Haji Muhammad Adeel: If the Speaker think.

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! تاسو Ruling ورکړو چه خبره د ډیره مزیداره ده؟ This is ruling?

Mr. Speaker: No.

جناب احمد حسن خان: ښه سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment moved by the honourable Members may be adopted? Is it the desire of the House is that the amendments moved by the honourable Members may be adopted?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted. Now the question before the house is that Clause 3 stands part of the Bill with the amendments? Those who are in favour of it, may say 'Ayes' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 with amendments stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Now the Honourable Minister for Finance, NWFP, to please move that the Kaghan Development Authority (Amendment) Bill, 1999, may be passed. Honourable Minister, please.

Haji Muhammad Adeel: Mr. Speaker! fifth amendment moved by

Honourable Sardar Ghulam Nabi Khan, is a new Clause that may be included as a new Clause.

Sardar Ghulam Nabi: Amendment No. 5 is withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn.

Minister for Law & Parliamentary Affairs): Sir, I beg to move that the Kaghan Development Authority (Amendment) Bill, 1999, along--with amendments, be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Kaghan Development Authority (Amendment) Bill, 1999, alongwith amendments be passed. Is it the desire of the House that the Bill be passed? Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those agaist it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

The Minister for Law & Parliamentary Affairs: Sir! I am grateful to you for cooperation and favour.

Mr. Speaker: In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lieutenant General (Retd.) Muhammad Arif Bangash, Governor of the North West Frontier Province, hereby order that the Provincial Assembly shall on completion of its business, fixed for the day, stands prorogued on 16th February, 1999, till such date as may here-in-after be fixed.

اس فرمان کی رو سے اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)